ڈاکٹر سہیل عباس بلوچ

داغ اور مرادِ فعلی

Dagh is one of the prominent poets of Urdu. Especially his diction stands as a standard language of his time. In this article the researcher has critically reviewed Dagh's poetry and indicated the examples of Murad-e-Feli.

اردو ادب میں ضرورت اس امر کی ہے کہ الفاظ کے وہ معنی تلاش کیے جائیں جو لغات میں موجود نہیں، اس کے لیے ضروری ہے کہ ادبی متون کی فرہنگیں تیار کی جائیں جو نئی لغت سازی میں معنی کے ان لامحدود امکانات کو شمولیت کی دعوت دیں گی جو زبان کی ترقی میں ایک سنگ میل ثابت ہو گا۔ دیکھا جائے تو فرہنگ سازی میں مراد کو کلیدی حیثیت حاصل ہے۔ رشید حسن خاں کا خیال ہے کہ فرہنگ نگاری کا مقصد یہ ہے کہ پرانے اور نئے شاعروں اور نثر نگاروں کے دواوین، مثنویات، داستانوں اور دوسری منظوم و منثور تحریروں میں استعمال ہونے والے ایسے الفاظ شامل کیے جائیں، جن کا ہمارے زمانے میں چلن نہیں رہا یعنی جواب مستعمل نہیں رہے، وہ متروک ہو چکے ہیں یا جن کا تلفظ اور جن کے معنی بدل گئے ہیں یا پرانے معانی کے ساتھ نئے معانی بھی ان کے ساتھ شامل ہو گئے ہیں۔ جن کے معنوی متعلقات اب بیش تر لوگوں کو معلوم نہیں یا اچھی طرح معلوم نہیں۔ اس طرح بہت سے عام پڑھنے والے بھی ایسے الفاظ سے اور ان کے معنوی متعلقات سے واقف ہو سکیں گے۔ ایک بڑا فائدہ یہ بھی ہوگا کہ کچھ ایسے پرانے لفظوں سے شناسائی ہو سکے گی جن کا چلن اب نہیں رہا یا ان کے معنی بدل گئے ہیں۔

اس طرح یہ اندازہ ہو سکے گا کہ پرانے متنوں میں ایسے لفظوں کی کتنی بڑی تعداد محفوظ ہے جو ہماری علمی اور تہذیبی سرگذشت کے دھندلے نقوش بن کر رہ گئے ہیں۔ فرہنگ کی صورت میں ایک ایسا مجموعہ مرتب ہو گا جو گویا اشاریہ ہو گا اس ضرورت کا کہ کلاسیکی متون کے ایسے لفظوں کو جن کی تعداد بہت ہے، ممکن حد تک یک جا کر لیا جائے۔ اس طرح وہ معنوی تفصیلات مرتب ہو کر محفوظ ہو جائیں گی جن سے آگے چل کر کم سے کم لوگ واقف ہوں گے۔

جتنی فرہنگیں میری نظر سے گزری ہیں ان میں عام طور پر ایسا کیا گیا ہے کہ متن میں سے لفظ لے کر کسی لغت میں سے اس کے معنی لکھ دیئے جاتے ہیں۔ یہ کوشش نہیں کی جاتی کہ تخلیق کار نے لفظ کو جن نئے معنوں میں استعمال کیا ہے وہ معنی لکھے جائیں اور بتایا جائے کہ اس سے مراد کیا ہے۔

مراد دراصل لفظ کا وہ جال ہے جس میں تخلیق کار نئے معنی شکار کر کے لاتا ہے۔ اس لیے مراد دراصل معنی کے وہ چشمے ہیں جو مل کر ایک بڑے دریا کا روپ دھار لیتے ہیں۔

اپنے ایک سابقہ مضمون جو ''مراد'' کے نام سے ''دریافت'' کے شمارہ ۸ میں چھپا تھا، میں نے مراد کا تفصیلی تعارف کروایا تھا۔ وہ قارئین جن کے پیشِ نظر وہ مضمون نہیں ہے، ان کے لیے مراد کا تعارف دوبارہ کروایا جاتا ہے۔

مراد کیا ہے؟ ویسے تو ادب نام ہی مرادی معنی کا ہے۔ لیکن میرا مقصد مراد کو ایک ادبی اصطلاح کے طور پر متعارف کروانا ہے۔ محاورہ میں فعل کا آنا لازمی ہے۔ جیسے میٹھی چھری ہونا۔ بنارسی ٹھگ ہونا۔ اردو میں میٹھی چھری اور بنارسی ٹھگ فعل کے بغیر

بھی مستعمل ہیں۔ایسے الفاظ کے لیے کسی ادبی اصطلاح کی ضرورت تھی۔یہ تنقیدی اصطلاح ''مراد'' سید بشیر احمد سعدی سنگرُوری نے اپنی کتاب معلم اردو میں استعمال کی ہے جو ۱۹۵۴ء میں مکتبہ تنویر الادب ملتان (مطبوعہ تعلیمی پریس لاہور) سے چھپی۔

جس طرح رعایت لفظی کسی علمی اصطلاح کا باقاعدہ نام نہیں بلکہ بدیع کی صنائع معنوی اور لفظی سے ناآشنائی کی وجہ سے دیا جانے والا عوامی نام ہے،اسی طرح خاکسار کے خیال میں روزمرہ بھی عوامی نام ہے۔اکثر کتابوں میں نسوانی بول چال،معیاری اردو،اچھی اردو یا روزمرہ کے نام سے دیے جانے والے مواد میں محاورہ،کنایہ،ضرب الامثال اور خاص طور پر مراد کی کئی شکلیں کو اکھٹا کر دیا جاتا ہے۔ضرورت اس امر کی ہے کہ ان مبہم اشکال کو دھند میں سے نکال کر منظرِ عام پر لایا جائے اور ان کے باقاعدہ علمی نام رکھے جائیں۔شمس الرحمٰن فاروقی صاحب کی لغاتِ روزمرہ میرے اس دعوے کی دلیل ہے۔

ایک لحاظ سے دیکھا جائے تو مراد کا دائرہ اتنا وسیع ہے کہ اسے معنی،بیان،بدیع اور عروض کی طرح ایک باقاعدہ علم کا نام دیا جاسکتا ہے۔جس کا نام علمِ مراد ہوگا۔علمِ مراد روزمرہ کی علمی تعبیر کا نام ہے۔مراد کی تعریف کچھ اس طرح ہوسکتی ہے کہ ''وہ الفاظ یا افعال جو مفرد یا مرکب الفاظ یا ناتمام جملہ کی صورت میں مجازی معنی دے رہے ہوں اور ناتمام جملہ کی صورت میں اس میں فعل کی شکل ''نا'' استعمال نہ ہوا سے مراد کہیں گے۔'' اگر فقرہ مکمل ہو تو اس کا نام ''فقرہ'' ہے جو اردو لغت تاریخی ترتیب میں موجود ہے۔لیکن فقرہ کے مکمل لفظی معنی ہوتے ہیں،مجازی معنی نہیں ہوتے۔ویسے روزمرہ میں کئی ایسے جملے بھی استعمال کیے گئے ہیں جن کے مجازی معنی نہیں ہیں۔مراد کی بنیاد ''ناتمام اور مرادی معنی'' میں ہے۔ایسی مرادی چیزیں جن کے کوئی نام نہیں ہیں ان کو نئے نام دے کر مراد میں شامل کیا جاسکتا ہے۔

علم مراد سے بیان کی لطافت میں کتنا اضافہ ہوسکتا ہے یا اس علم کے پیچھے کتنے تہذیبی اور معاشرتی عوامل ہیں۔یہ ایک طویل بحث ہے۔مراد کی سب سے بڑی خوبی اس کا مقامی رنگ ہے۔علم مراد کے پیچھے پوری گنگا جمنی تہذیب چھپی ہوئی ہے۔ہندوستان کا مخلوط تمدن،اخلاقی اقدار،جذبات،حواس وغیرہ غرض کئی چیزیں ہیں جو علم مراد کی تشکیل و ترقی میں مدومعاون ثابت ہوئیں۔آسان اردو کی تشکیل میں مذہب کا بھی عمل دخل رہا ہے۔مذہب امامیہ شمالی ہند سے دکن گیا اور جب دکن میں مرثیہ اور عزادری کو فروغ حاصل ہوا تو شمالی ہند اور دکن کے درمیان اس عزاداری کی وجہ سے زبان کا فاصلہ کم کرنے کی کوشش کی گئی،جس کی عمدہ مثال فضلی کی کربل کتھا ہے۔علم مراد کے پیچھے بعض مذہبی عناصر بھی کارفرما ہیں جیسے قرآن مجید یا آئمہ کے نام اس لئے نہیں لیے جاتے تھے کہ بے ادبی کا کوئی پہلو نہ نکل آئے،یا حد سے زیادہ احترام کی وجہ سے،اس لئے انھیں مرادی نام دیے گئے۔دوسرا اس دور میں فارسی خواص کی زبان تھی عوام کی زبان نہیں تھی۔عوامی زبان میں عوام کی نفسیات اور ان کے تہذیبی اور تمدنی روایات،رسم و رواج عادات و اطوار کو مدنظر رکھنا نہایت ضروری ہے۔اردو ایک عوامی زبان ہے۔زبان کے اس عوامی پہلو کو بھی نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔مختلف طبقات کی سماجی اور معاشی ضروریات بھی زبان کے کسی خاص پہلو کی تشکیل و ترقی میں مدد دیتی ہیں۔جیسے جاپان میں جو پہلی اردو لغت ملتی ہے اس میں تجارتی اصطلاحات زیادہ ہیں کیونکہ یہ اس طبقے کی ضرورت تھی جو جاپان میں تجارتی غرض سے آیا تھا۔اکبر کے دور میں ہندوؤں سے اختلاط کی وجہ سے اور جنگی ضروریات کے پیش نظر ہاتھیوں اور ہتھیاروں کے ہندی (اردو) نام رکھے گئے۔جس دور میں اردو کی تشکیل و ترقی ہوئی اس دور میں برصغیر میں چونکہ ہندو مسلم اکٹھے رہتے تھے اور حکومت مسلمانوں کی تھی تو اس دور میں دونوں طبقے ایک دوسرے سے متاثر ہوئے اونچے گھرانوں کے ہندو اسلامی رسوم و رواج سے کہ حاکموں تک رسائی تھی اور نچلے طبقے کے مسلمان ہندی تہذیب و تمدن سے متاثر تھے کیونکہ ان کا میل جول اس اکثریتی طبقے سے تھا جو ہندو تھا۔دیکھا جائے تو اسی نچلے طبقے نے اردو میں مرادی معنوں کو فروغ دیا۔علم مراد کے فروغ میں عورتوں کا خاص طور بڑا اہم کردار رہا ہے۔ہم نے آج تک عورتوں کی زبان کو کھلے دل سے قبول نہیں کیا۔فرنگی محل کی عورتوں

کی زبان ہوتو سند ہے لیکن عوامی عورتوں کی زبان ہوتو وہ قابل قبول نہیں۔اصل میں ہندی مسلمانوں میں خشک مذہبی اور عربی ماحول کبھی پنپ نہیں سکا۔مسلمانوں میں بھی اوہام پرستی رائج ہوگئی۔ ہندی اوہام پرستی نے بھی علم مراد کوکئی لفظ دیے جیسے اوپر والیاں اس میں خوف کا عنصر بھی شامل تھا کہ کہیں چڑیلیوں، پریاں اپنا نام نہ سن لیں۔اسی طرح جادوٹونے کے الفاظ۔بدشگونی کے الفاظ۔اسلامی شرم وحیا نے بھی کئی مرادی معنوں کورائج کیا جیسے بچے کو دودھ پلانے کے عمل میں حیا کے عنصر نے آنچل جیسے مرادی الفاظ دیے۔دیکھا جائے تو یہ مرادی الفاظ متبادل الفاظ نہیں ہیں بلکہ وہ اس مضمون کولطیف پیرائے میں تشبیہ اور استعارہ کے رنگ میں پیش کرتے ہیں۔اردو کے ریختی گوشعرا کے کلام میں مرادی الفاظ کی بہتات ہے۔اس کوصرف عورتوں کی زبان سمجھ کرنظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ بلکہ اس میں لفظ تراشی کا نفیس عمل ہے جس نے کئی عربی فارسی ثقیل الفاظ کواردو کا نرم اور جامہ زیب پیرہن عطا کیا۔کیفیات کے اظہار اور صوتی اثرات نے بھی کئی مرادی معنوں کوفروغ دیا۔جیسے رونے کی مختلف کیفیات ٹھوں ٹھوں، بلک بلک، ٹسں ٹسں، ٹھسں ٹھسں، ٹسوے، چھکوں پھکوں، آٹھ آٹھ آنسورونا وغیرہ۔اسی طرح صوتی اثرات میں بجبجانا کسی چیز کے سڑنے کے عمل میں بلبلوں کی آواز ہے۔خوبصورتی کے لئے بھی کئی الفاظ کومرادی معنی دیے گئے جن میں الفاظ کے جوڑے قابل ذکر ہیں۔کوسنوں اور دعاؤں نے بھی کئی مرادی الفاظ دیے۔مشترکہ خاندانی نظام کی وجہ سے بھی علم مراد کوفروغ حاصل ہوکیونکہ کئی باتیں ایسی ہوتی تھیں جوگھر کے تمام افراد کے سامنے نہیں کی جاسکتیں تھیں۔اس طرح کئی اشاروں نے بھی لفظوں کاروپ دھارلیا۔غصے اورنفرت کے اظہار نے بھی کئی مرادی لفظوں کوجنم دیا۔اسی طرح ہمدردی،طنز ومزاح،دوسروں کی تحقیر جیسے کئی جذبات نے علم مراد کووسعت دی۔دیکھا جائے تو مراد ایک اصطلاح نہیں بلکہ ایک جہانِ معنی ہے۔ہم علم مراد کی مدد سے اپنی تہذیبی لغت مرتب کرسکتے ہیں۔

اگر ہم محاورے کے دوٹکڑے کریں فعل اور بیانیہ کوالگ الگ دیکھیں تو بعض اوقات دونوں مرادی معنی دے رہے ہوتے ہیں۔اس کے لیے راقم نے دونام تجویز کیے ہیں (۱) مرادفعلی (۲) مراد بیانی۔

مراد کا اطلاق اگر کسی فن پارے پر کیا جائے تو کئی نئے معنی آشکار ہوتے ہیں۔ہم یہ تو کہتے ہیں کہ داغ زبان کا شاعر ہے۔اس کی زبان کیا ہے؟اس کے عناصر ترکیبی کیا ہیں؟ داغ نے کون سے نئے محاورے باندھے ہیں۔کن لفظوں کو نئے معنی میں استعمال کیا ہے۔داغ کے کلام کا یہ مطالعہ کئی نئی باتوں کا انکشاف کرتا ہے۔مثلاً داغ کے کلام میں جہاں ردیف کے طور پر کسی فعل کا استعمال ملتا ہے تو اگر پندرہ اشعار کی غزل ہے تو ہر فعل کے معنی دوسرے سے مختلف ملتے ہیں۔کچھ اشعار میں فعل محاورے کی شکل اختیار کرتا ہے تو کچھ میں نئے مرادی معنی ملتے ہیں۔محاورات میں بھی کئی نئے محاورے ملتے ہیں۔

مرادفعلی

مرادفعلی کی تین اقسام ہیں۔اگر چہ ان سب کی بھی بہت سی ذیلی اقسام ہیں۔

(۱) مفرد فعل:

آنا: اپنی جگہ سے متکلم کی طرف حرکت کرنا اور اس کے قریب ہونا، جانا کا نقیض۔مراد مقابلہ کرنا، جیسے منھ آنا،محسوس ہونا، جیسے خوشبو آرہی ہے، حاصل ہونا، جیسے لکھنا آگیا، شامل ہونا، جیسے مکان یا کھیت سڑک میں آگیا، ظاہر ہونا، جیسے درخت میں آم آگئے، پھول آگئے، پھل آگئے، مائل ہونا، جیسے دل کا آنا، کسی چیز میں پھنسنا، جیسے جال میں آنا، دب جانا، جیسے پاؤں گاڑی کے نیچے آگیا، علاوہ ازیں محاورات میں ترکیب پاکراور بھی بہت سے معنی دیتا ہے۔اس کا متعدی ''لانا'' ہے۔

گلزارداغ:

نازل ہوا: نہ آیا نامہ براب تک گیا تھا کہہ کے اب آیا الٰہی کیا ستم ٹوٹا خدایا کیا غضب آیا
واپس آیا: رہا مقتل میں بھی محروم آبِ تیغِ قاتل سے یہ ناکامی کہ میں دریا پہ جا کر تشنہ لب آیا
مائل ہوا: غضب ہے جن پہ دل آئے کہیں انجان بن کروہ کہاں آیا کدھر آیا یہ کیوں آیا یہ کب آیا
حاصل ہوا: شروعِ عشق میں گستاخ تھے اب ہیں خوشامد گو سلیقہ بات کرنے کا نہ جب آیا نہ اب آیا
پیدا ہوا: نوشتہ میرا بے معنی تو دل بے مدعا میرا مگر اس عالمِ اسباب میں میں بے سبب آیا
معلوم ہوا: بسر کیوں کر کریں گے خلد میں ہم واعظِ ناداں ہمارے جدِ امجد کو نہ واں رہنے کا ڈھب آیا
طاری یا عارض ہوا: ابھی اپنی جفا کو کھیل ہی سمجھا ہے تو ظالم کہ جینے پر نہ آیا میرے مرنے پر عجب آیا

ابلنا: پانی یا کسی رقیق چیز کا دباؤ کی وجہ سے یا آگ سے گرم ہو کر اچھلنا، چھلکنا، جوش کھانا۔ مراد کسی چیز کا پکنا، گلنا۔ اس کا مادہ بل ہے۔ جس کے معنی زور اور طاقت کے ہیں۔ اس سے بلنا بنا۔ الف واؤ اوپر کے معنی دیتا ہے تو معنی ہوئے اوپر کی طرف زور کرنا۔ اصل میں اوبلنا تھا۔

گلزارِ داغ: مری تشنگی دیکھ کر روزِ محشر چھلک جائے گا آبِ کوثر ابل کر

ابھرنا: اونچا ہونا۔ اوپر اٹھنا۔ مراد کونپل کا پھوٹنا، پودا نکلنا، نمو پانا، بڑھنا، جوان ہونا۔ ظاہر ہونا۔ چوری ہونا۔ الگ ہونا۔ جگہ چھوڑنا۔

حضرت داغؔ جہاں بیٹھ گئے بیٹھ گئے اور ہوں گے تری محفل سے ابھرنے والے
چوٹ دل کی وہیں اوبھر آئی جب ہنسی آئی آنکھ بھر آئی
قلزمِ عشق سے اے خضر ہمیں خوف نہیں بیٹھ کر تہ میں اوبھرتے ہیں اوبھرنے والے

ابھارنا: اونچا کرنا، اوپر اٹھانا۔ مراد بوجھ کو سہارا دینا، اُکسانا، ورغلانا۔ ڈوبتے کو پانی میں سے اوپر لانا۔ چُرانا۔ (الف مضموم بمعنی اوپر۔ بھار بمعنی وزن) اصل میں اوبھارنا تھا۔

گلزارِ داغ: وہ بات ہی نہیں وہ ملاقات ہی نہیں نادان جب اُبھار دیا تجھ کو چار نے
یادگارِ داغ: مری بات جمتی نہیں ان کے دل پر وہ بے شک کسی کے اُبھارے ہوئے ہیں

ابھارنا: اُکسانا۔ تحریک کرنا۔ پرچاک دینا۔

گلزارِ داغ: شوق نے راہِ محبت میں اُبھارا لیکن ضعف نے ایک بھی گرتے کو سنبھلنے نہ دیا

اتارنا: کسی چیز کو اوپر سے نیچے لانا۔ مراد مرتبہ سے گرانا کم کرنا۔ دریا سے پار کرنا۔ کاٹنا۔ تراشنا۔ سر کے گرد پھرا کر تصدق کرنا۔ وارنا۔ علٰحدہ کرنا۔ مکان میں ٹھیرانا۔ داخل کرنا۔ نقل کرنا۔ تصویر کھینچنا۔ ادا کرنا۔

جان و دل آپ سے واللہ نہیں ہم کو عزیز جان و دل آپ کے صدقے میں اوتارے ہم نے
گلزارِ داغ: شکر صد شکر کہ اب قبر میں ہم جا پہنچے توسنِ عمر نے منزل پہ اوتارا ہم کو

اُتارا: صدقہ اُتارنا۔ صدقہ، وہ چیز جو ردِ بلا کے واسطے سر کے گرد پھرا کر خیرات کی جائے۔ پڑاؤ۔ سرائے۔ گزرگاہِ آب۔ قیام۔ بدلہ لینا۔ نقل کرنا۔

یادگارِ داغ: اپنے ہی پہ قربان کیا آپ نے اس کو دشمن کا اتارا نہ اُتارا مرے سر سے
گلزارِ داغ: تری شمشیر پرخم نے ہزاروں سر اوتارے ہیں یہی تو گھاٹ ہے بحرِ محبت کے اوتارے کا

اترنا: اوپر سے نیچے آنا۔ مراد گھٹنا، کم ہونا، کسی جگہ ٹھہرنا، مقام کرنا۔ بھاؤ کا کم ہونا۔ عمر سے ڈھلنا۔ دریا سے پار ہونا۔ بدمزہ و بدبو ہونا۔ داخل ہونا۔ عکس کا آجانا۔ کسی جوڑ یا عضو کا جگہ سے ہٹ جانا۔ نیز مرکب ہو کر اور بھی بہت سے معنی دیتا ہے۔ جیسے

نگاہ سے اوترنا وغیرہ۔

گلزارداغ: ڈھلا سارا بدن سانچے میں گویا ذرا اوترا نہیں ظالم کہیں سے
الٰہی کیا کریں ضبط محبت ہم تو مرتے ہیں کہ نالے تیر بن بن کر کلیجے میں اوترتے ہیں
کشتیِ نوح سے بھی کود پڑوں طوفاں میں دیں سہارا جو مجھے پار اوترنے والے
خوشنوائی نے رکھا ہم کو اسیر اے صیاد ہم سے اچھے رہے صدقے میں اترنے والے
ہر وقت تازہ فقرہ ہے ان کی زبان پر ہر دم نئی اوترتی ہے ان کے دماغ سے

اُترانا: غیر موزوں ہونا۔ کچھ کمی ہونا۔

گلزارداغ: ڈھلا سا را بدن سانچہ میں گویا ذرا اترا نہیں ظالم کہیں سے

اترانا: گھمنڈ اور غرور کرنا۔ ناز کرنا۔ فخر کرنا۔ نعمت و دولت پر خوش ہونا۔ لاڈ کرنا۔ اترانا باطنی جذبہ ہے اگر اس کا ظہور انداز گفتگو سے ہو تو اٹھلانا اور اگر اعضاء کی حرکات سے ہو تو مٹکنا ہے۔

آفتاب داغ: اتر رہے ہیں حشر کو وہ تیرے لطف پر ایسا غضب نہ اے مرے پرور دگار ہو
مہتاب داغ: نہ اترا اے دل ناداں شب وصل کوئی غم ہو ہی جاتا ہے خوشی میں
گلزارداغ: وصل میں ہائے وہ اترا کے مرا بول اٹھنا اے فلک دیکھ تو یہ کون مرے گھر آیا

اٹنا: بھر کر ٹھس جانا۔ بند ہو جانا۔ جیسے موری اَٹ گئی۔ سمانا، در آنا۔

مہتاب داغ: ملتی نہیں ہے راہ نکرین کے لیے کیا قبر اَٹ گئی مری گردِ ملال سے

اٹھنا: اپنی جگہ سے اونچا ہونا۔ مراد کھڑا ہونا، ابھرنا، جاگنا، آمادہ ہونا، ظاہر ہونا، حاصل ہونا، خرچ ہونا، بڑھنا، شروع ہونا۔

آفتاب داغ:

کھڑا ہونا۔ چلا جانا۔ نکلنا: جگر کا تھام کے میں بزمِ یار سے اٹھا ہر اک قرار سے بیٹھا قرار سے اٹھا
سہا گیا: ہمارے دل نے وہ تنہا اوٹھالیا ظالم ترا ستم جو نہ اک روزگار سے اٹھا
ہٹنا۔ جدا ہونا: نہ چھوڑتا اگر ان کے قدم وہ کیوں جاتے مگر نہ ہاتھ دلِ بے قرار سے اٹھا
ہٹایا گیا: ہوا نہ پھر کہیں روشن یہ رشک تو دیکھو کوئی چراغ جو میرے مزار سے اٹھا
عارض ہوا: شبِ فراق اجل کی بہت دُعا مانگی جگر میں درد بڑے انتظار سے اٹھا
اوٹھایا گیا: ہوا ہے خون کے چھینٹوں سے پیرہن گلزار ترے شہید کا لاشہ بہار سے اٹھا
ادا ہوا: ہمارے خط میں وہ مضمونِ سرگرانی تھا کہ ایک حرف نہ اوس گلعذار سے اٹھا
جاتا رہا: تمھارے جھوٹ نے بے اعتبار سب سے کیا کہ جیسے ایک سے اوٹھا ہزار سے اٹھا
ابھرا۔ چھایا: ترس رہے تھے شرابی کہ انگلیاں اوٹھیں وہ ابر رحمتِ پروردگار سے اٹھا
مٹا۔ سہنا۔ برداشت کرنا: تم اپنے ہاتھ سے دو پھول غیر کو چن کر یہ داغ کب دلِ امیدوار سے اٹھا
نکلا: عدو کی بزم میں دیکھو تو داغؔ کے تیور ذلیل ہو کے بڑے افتخار سے اٹھا

اٹھانا: کسی چیز کو اس کی جگہ سے اونچا کرنا، ۔مراد کھڑا کرنا۔ ابھارنا۔ جگانا۔ برداشت کرنا۔ حاصل کرنا۔ ظاہر کرنا۔ خرچ

کرنا۔

گلزارداغ: جو ظلم کرنا تھا سر پہ میرے، تو اور فتنے اٹھائے ہوتے — اٹھائی ہے تم نے تو قیامت رقیب کو بزم میں بٹھا کر

گوارا کرنا — رنج و قلق کہ صدمہ و ایذا اٹھائیے — دل کو بٹھا کے سینہ میں کیا کیا اٹھائیے

ہٹانا — ہم ہی جگر کو تھام لیں دل کو سنبھال لیں — تھم تھم کے رُخ سے زلف چلیپا اُٹھائیے

خرچ کرنا — الفت کا داغ تک بھی نہ دیجے رقیب کو — دولت یہ وہ نہیں جسے بے جا اٹھائیے

اجاڑنا: ویران کرنا، برباد کرنا۔ مراد مسمار کرنا۔

آفتاب داغ — پچھتاؤ گے بہت مرے دل کو اُجاڑ کر — اس گھر میں اور کون ہے مہماں تمہی تو ہو

اجڑنا: ویران و برباد ہونا۔ مراد لٹنا۔ درختوں کا اکھڑنا (الف مضموم بمعنی اوپر) اصل میں اوجڑنا تھا۔

اجالنا: چمکانا۔ جلا کرنا۔ صاف کرنا۔ اُجلا کرنا۔ زیورات کا میل صاف کرنا۔ منور کر دینا۔ روشن کر دینا۔ مجلیٰ کر دینا۔

یادگارِ داغ: دکھائی دے گا کسی دن وہ دل کے آئینے میں — مگر یہ شرط ہے اس کو اُجالتے جاؤ

اچٹنا: نشانے پر نہ بیٹھنا، اچھل جانا۔ مراد بیزار رہنا، بکھرنا، الگ ہونا۔ زائل ہونا۔ وار کا خالی جانا۔

یادگار داغ: نیند اچٹی تو وہ جمال نہ تھا — نہ گئی چشمِ شوق خواب کے ساتھ

کوئی کہہ دے کہ تم نے دل لیا پھر دیکھیے کیا ہو — اوچٹتے ہیں اوکھڑتے ہیں پلٹتے ہیں مکرتے ہیں

گلزارداغ: بتوں کے دل میں نہ کی میری آہ نے تاثیر — اوچٹ کے مجھ پہ لگی میں نے جب لگائی چوٹ

اچکنا: اچھلنا، کودنا، بلند ہونا، ابھارا جانا، اغوا کیا جانا۔ کسی چیز کو دیکھنے کے لیے پیر کے پنجوں پر اور گردن لمبی کر کے کھڑا ہونا۔ (اونچا سے اچکنا بنایا ہے)

گلزارداغ: گر رسائی چاہتی ہے اور تو اپنا عروج — اے دُعا مل جا کسی اُچکی ہوئی تقدیر سے

اچھلنا: ہلکی چیز کا دفعتاً اوپر اٹھنا۔ اچٹ کر غائب ہو جانا۔ اوپر کی طرف کودنا، پھدکنا۔ مراد اترانا۔ دبی ہوئی چیز کا ابھرنا۔ مسرت کی خبر یا کوئی تعجب انگیز بات سن کر یا غصّے کی وجہ سے کودنا (چھلنا پر الف واؤ لگا کر اچھلنا بنایا ہے یعنی اوپر کی طرف چھلانگ لگانا۔ چھلنا، چھلکنا اور اُچھلنا تینوں کا ایک ہی مادہ ہے)

شبِ ماہ کا لطف اے شیخ جب ہے — کہ ہالہ بنے تیری پگڑی اچھل کر

خضر بھی تو اسی گرداب سے چکراتے ہیں — ڈوب کر بحر محبت میں اُچھلتا ہی نہیں

گلزارداغ: جب کبھی بیٹھے بٹھائے خفقان اوچھلا ہے — ہم نے جا کر اوسی کوچے کی ہوا کھائی ہے

اڑانا: پرندوں کو یا ہوائی جہاز کو یا پتنگ کو پرواز میں لانا۔ مراد ناپید یا غائب کرنا۔ تیز دوڑنا۔ کاٹنا۔ تراشنا۔ جُدا کرنا۔ بغیر سکھائے ہوئے کوئی کام اپنی صلاحیت طبع سے سیکھ لینا۔ نقل اُتارنا۔ چُرا لینا۔ مفت حاصل کرنا۔ چھُڑا دینا۔ زائل کر دینا۔ سُنی ہوئی اَن سُنی کر دینا۔ فضول خرچی کرنا۔ مذاق اڑانا۔ اغوا کرنا۔ دفع کرنا۔ خبر کو شہرت دینا۔ خوب بے تکلفی سے کھانا پینا۔ حاصل کرنا۔ مارنا ضرب لگانا۔ سُر یا تان کھینچنا۔ آواز بلند کرنا۔ بکواس کرنا۔

گلزارداغ: کون مرنے کو ترے کوچے میں خود آتا ہے — پر یہ بیتابیِ دل ہے کہ اوڑالاتی ہے

گلزارداغ: زاہد کو ایک قطرۂ زمزم پہ ناز ہے — یاں خُم کے خُم اڑائے ہیں پیرِ مغاں کے ساتھ

آفتاب داغ: ناوک ابھی ہے شست میں صیاد کی مگر — اوٹھتی ہیں اونگلیاں وہ نشانہ اوڑادیا

یادگارِ داغ:

استعمال کرنا۔ تصرف میں لانا۔ — صبح مسجد کو گئے شام کو مے خانے میں — رات کو ہم نے اُڑائی صبح استغفار کی

گلزارداغ:

نقل کرنا۔تقلید کرنا۔ ناتواں دیکھ کر افسوس نہ آیا مجھ پر وہ خفا ہیں کہ اڑالی ہے نزاکت میری

اکھڑنا: جمنااور چپکنا کا نقیض، جڑ سے الگ ہونا۔اپڑنا۔مراداچٹنا، گریز کرنا، بیزار و دل برداشتہ ہونا۔طور سے بےطوراور بےڈھنگا ہوجانا۔جیسے سانس کا اکھڑنا، تال سُر کا بگڑ جانا، منتشر ہوجانا۔اٹھنا، جوڑ یا عضو کا جدا ہونا یا جگہ سے ہٹ جانا۔

گلزارداغ: کوئی کہدے کہ تم نے دل لیا پھر دیکھیے کیا ہو اوچٹتے ہیں اوکھڑتے ہیں پلٹتے ہیں مُکرتے ہیں

اگلنا: کھائی ہوئی چیز کا حلق سے واپس نکالنا۔ڈالنا، قے کرنا، ۔مرادظاہر کرنا، بیان کرنا، راز کھولنا، کھایا پیا مال مجبوراً واپس کرنا۔(سنسکرت میں گل کے معنی کھانا، نگلنا، اُو کے معنی اُوپر۔مراد کھائے ہوئے کواوپر واپس لانا۔

آفتاب داغ: کھائے جاتا ہے مجھے خنجرِ خونخوار ترا یہ اوگلنے کے لیے ہے کہ نگلنے کے لیے

گلزارداغ: دیکھیے کیا ہو الٰہی میرے نامے کا جواب پاس ان کے ہیں بہت زہر اوگلنے والے

الٹنا: الٹ دینا۔اوندھا کرنا یا اوندھانا۔مراد برہم کر دینا۔تہ و بالا کر دینا۔رخ بدل دینا۔گرا دینا۔پھینک دینا۔اٹھا کر اوپر یا کسی طرف ڈالنا۔جیسے نقاب یا ورق الٹنا۔خلاف کر دینا۔اگٹنا۔برباد کر دینا۔قے کر دینا۔(واضح ہو کہ انڈیلنا کے معنی میں الٹنا غیر فصیح ہے)اس کی اصل یہ ہے کہ لوٹنا کے اوپر الف مضموم لگا یا معنی ہوئے اوپر کو اٹھا کر پلٹ دینا۔کثرت استعمال سے واؤ حذف ہوگیا۔

گلزارداغ: گئے ہوش تیرے زاہد جو وہ چشمِ مست دیکھی مجھے کیا الٹ نہ دیتی جو نہ بادہ خوار ہوتا

گلزارداغ: کتابِ عشق کے الٹے ورق اول سے آخر تک مگر سمجھے نہ ہم اس کا سبق اول سے آخر تک

الٹنا: پلٹ جانا، اوندھا ہوجانا۔ہوا سے کپڑے کا رخ بدل جانا یا ورق کا پلٹ جانا۔خلاف ہوجانا، برباد ہوجانا۔گردش کرنا۔جیسے اس بچے کی زبان نہیں الٹتی۔۔قے ہونا۔

مہتاب داغ: میری وحشت سے جو اس کا دلِ حیراں اُلٹا بخیہ گر سینے لگا چاک گریباں الٹا

مہتاب داغ: کہتے ہیں لوگ تیری طبیعت اُلٹ گئی یہ جانتے نہیں مری قسمت الٹ گئی

یادگارداغ: کہا جب وصل کے وعدے کو تو مجبور ہو ہو کر وہ کہتے ہیں الٹتی ہی نہیں اس پر زباں میری

چھان مارنا۔

مہتاب داغ: خاک کیا کیا نہ اُڑائی ترے دیوانوں نے دشت پہ دشت بیاباں پہ بیاباں الٹا

لوٹنا۔اوندھا کرنا۔

مہتاب داغ: لہو چاٹا ہی کیا ہر دہنِ زخمِ جگر آج جھنجلا کے جو قاتل نے نمکداں الٹا

برعکس۔

مہتاب داغ: پڑ گئے لینے کے دینے سرِ محشر ہم کو ہو گیا نفع کی امید میں نقصاں الٹا

الجھنا: سلجھنا کا نقیض۔سوت یا تاگے میں گرہ در گرہ یا پھندے پڑ جانا۔بالوں کا اُلٹ پُلٹ ہو کر آپس میں گتھی بن جانا۔مراد پھنسنا، گرفتار ہونا، بکھیڑے میں پڑنا۔جھگڑا کرنا۔مشغول ہونا، ملتوی ہونا، خواہ مخواہ چھیڑ نکالنا۔معترض ہونا۔

گلزارداغ: کریں کیا بات تجھ سے فتنہ گر اک کھیل ہے تجھ کو اولجھ پڑنا بگڑنا رنج کرنا غصّہ ہوجانا

گلزارداغ: دلِ آشفتہ ذکرِ زلف سے کیا کیا اولجھتا ہے سنا جاتا نہیں قصہ پریشاں سے پریشاں کا

گلزارداغ:

پھنسنا کُھلتے نہیں تم داغ الجھتی ہے طبیعت اچھے کسی عیار سے مکّار سے الجھے

گلزارداغ:

حجت کرنا۔تکرار کرنا رقیب آیا ہے چھپ کر ترے در پر مگر الجھا ہے پاسباں سے

اُمڈنا: گھِر کرآنا۔چاروں طرف سے چھاجانا۔

فریادداغ: اشک امنڈیں برس گئیں آنکھیں دیکھنے کو ترس گئیں آنکھیں

اوڑھنا: اوڑھنے کی چیز۔اوڑھنا بچھونا۔بستر۔

مہتاب داغ: کاش مل جائے ترا سایۂ دیوار ہمیں اوڑھنا کیا ہے فقیروں کا بچھونا کیا ہے

اینڈنا: آرام کرنا،سستی کاہلی سے پلنگ پر پڑا رہنا۔کروٹیں بدلنا،انگڑائیاں لینا۔اترانا۔مٹکنا۔

اینڈ: نکما۔بیکار،ناکارہ ناتمام۔ایک قسم کا بھنور۔

داغ: حشر میں اینڈتے ہوئے یارب کس کے تقصیر وار پھرتے ہیں

باندھنا: کھولنے کا نقیض۔بندش کرنا،کسنا،جکڑنا،گرہ لگانا۔مراد لٹکانا،آویزاں کرنا،لپیٹنا،تہ کرنا۔مقرر کرنا،ضبط کرنا، ٹھیرانا،جیسے وقت باندھنا،شرط باندھنا،پانی روکنا،بندلگانا،پکڑنا،تھامنا،گرفتار کرنا،جادو کے زور سے کسی چیز کے کام یا اثر کو روکنا،تیز کرنا۔باڑ باندھنا۔نکاح کرنا،پابند کرنا،لگانا،منسوب کرنا،جیسے بہتان باندھنا،جوڑنا ملانا،جیسے ہاتھ باندھ کر عرض کرنا۔صف باندھنا،بنانا جیسے لڈو باندھنا،بیان کرنا۔عبارت یا نظم میں لانا جیسے مضمون باندھنا۔جمانا بٹھانا جیسے خیال باندھنا، سیدھ باندھنا۔۔۔۔حلقہ باندھنا،نشانہ باندھنا۔گھیرنا،حلقہ کرنا۔تشبیہ دینا۔

گلزارداغ: دیکھیں تو پہلے کون مٹے اس کی راہ میں بیٹھے ہیں شرط باندھ کے ہر نقشِ پا سے ہم

آفتاب داغ: ہاتھ باندھے ہوئے اغیار کے ساتھ آؤ گے ہم دکھا دیں گے مزا روزِ جزا ہونے دووو

بجھانا: آگ یا شعلہ یا چراغ کو ٹھنڈا اور فرو کرنا۔برف سے کسی چیز کو مثلاً پانی کو ٹھنڈا کرنا۔پیاس کو رفع کرنا۔لوہے پر آب چڑھانا۔چاندی یا لوہے یا اینٹ کو آگ میں سرخ کرکے پانی میں ڈالنا۔یا پانی کا چھینٹا دینا۔پژمردہ و افسردہ کرنا۔۔۔۔تازہ چونے کو پانی میں ڈال کر ٹھنڈا کرنا۔غصّے کو دھیما کرنا جیسے سمجھا بجھا کر راضی کر لیا۔

یادگارداغ: تیرے تو برسنے سے ترستا ہے مرا دل اے ابر کبھی میری لگی کو بھی بجھا دے

بجھنا: فرو ہونا۔آگ یا شعلہ یا چراغ کا ٹھنڈا ہونا۔پیاس کا رفع ہونا۔پژمردہ ہونا۔ٹھٹھرنا۔مُرجھانا،کملانا۔افسردہ و مضمحل ہونا۔ٹھنڈا ہونا۔نرم پڑنا،ہمت کا ٹوٹنا۔کم حوصلہ ہونا۔ساگ وغیرہ کی رطوبت کا جل جانا۔زہر کے پانی میں غوطہ دیا جانا۔تھک جانا۔

آفتاب داغ: دل بجھ گیا ہے اس کی تجلی کے سامنے خورشید و ماہ و اختر و شمع و چراغ سے

بچنا: ہلاکت سے محفوظ ہونا۔باقی رہنا۔زندہ سلامت رہنا۔کنارے ہونا،ہٹنا،رُکنا،پرہیز کرنا۔رہائی پانا۔چھوٹنا۔ٹلنا۔ بہانہ کرنا۔جدا رہنا۔

گلزارداغ: ہر وقت نئی دھن ہے ہمیں تازہ تصور جاؤ گے کہاں بچ کے خیالوں سے ہمارے

گلزارداغ: بنا کر اپنا دیوانہ الگ بچ کر چلے جانا ترے دامن سے لینا ہے ہمیں بدلہ گریباں کا

بچھانا: لیٹنے بیٹھنے کے لیے کپڑا یا چٹائی زمین پر یا چارپائی پر یا تخت پر پھیلانا۔مراد بکھیرنا،گرانا۔

گلزارداغ: رحم آجائے دمِ ذبح نہ تجھ کو قاتل اپنے دامن کو بچھا دے مری تر آنکھوں پر

بچھڑنا: جدا ہوجانا۔متفرق ہونا۔گم ہوجانا۔

یادگارداغ: دولت جو خدائی کی ملے کچھ نہیں پروا بچھڑے ہوئے معشوق کو اللہ ملا دے

بحثنا: حجت کرنا۔

یادگارِداغ: دیکھ ناصح تجھ کو سمجھاتے ہیں ہم   عاشقوں سے بحثنا اچھا نہیں

بخشنا: فارسی مصدر بخشیدن سے بنایا گیا ہے۔ دینا، عطا کرنا۔ معاف کرنا، درگزر کرنا۔

یادگارداغ: سونپا تمھیں خدا کو چلے ہم تو نامراد   کچھ پڑھ کے بخشنا جو کبھی یاد آئیں ہم

بدلنا: ایک چیز دے کر دوسری چیز لینا۔ مبادلہ کرنا۔ پلٹنا۔ عربی لفظ بدل سے بنایا گیا ہے۔

گلزارداغ: نہ اٹھنے دیا دل نے اس انجمن سے   کیا قصد سو بار زانو بدل کر

گلزارداغ: نہ پوچھو شبِ ہجر کیوں کر بسر کی   یہ کروٹ بدل کر وہ کروٹ بدل کر

گلزارداغ: گناہوں سے میرے یہ کانپے فرشتے   کہ اعمال نامہ لکھا خط بدل کر

بدلنا: تغیر ہونا، انقلاب ہونا، حالت کا بدل جانا، جیسے زمانہ بدل گیا۔

گلزارداغ: ان جفاؤں پہ وفا کوئی نہ کرتا لیکن   دل بدلتا نہیں او آنکھ بدلنے والے

بڑّانا: نیند میں بے سروپا باتیں کہنا۔

یادگارِداغ: پند گو یہ مجھے سمجھاتے ہیں   یہ یونہی خواب میں بڑّاتے ہیں

برسنا: بارش ہونا، مینہ پڑنا۔ بادلوں سے بارش نازل ہونا۔ مراد بکثرت آمد ہونا جیسے روپیہ یا ہن برس رہا ہے۔ غصّے کے ساتھ برا بھلا کہنا۔ بنکارنا۔ کسی چیز کی اندرونی کیفیت کا ظاہر ہونا۔

گلزارداغ: برس پڑے وہ مجھے دیکھ کر خدا کی پناہ   ہزار ناز ہر اک ناز میں ستم سو سو

گلزارداغ: ہمارے غمکدۂ دل سے یہ برستا ہے   کسی زمانے میں شادی یہاں رچی ہوگی

یادگارِداغ:

ناراض ہونا۔ برسا وہ بدمزاج جو کل مجھ غریب پر   میں نے بھڑاس اپنی نکالی غریب پر

بڑبڑانا: چپکے چپکے زیرلب کچھ کہنا۔ ایسی بات جو سمجھ میں نہ آئے۔

یادگارِداغ: میں نے پتہ کی کہہ کر لی ہے جو دل میں چٹکی   غصّہ میں بھر کے کیا کیا وہ بڑبڑا رہے ہیں

بسنا: یہ باس بمعنی سکونت سے ماخوذ ہے۔ جیسے بن باس۔ رہنا، قیام کرنا، آباد ہونا۔ سمانا۔

یادگارداغ: آ کے مہماں رہو بسو برسوں   تین دن کا کوئی حساب نہیں

بسنا: خوشبو میں معطر ہونا، رچنا۔ یہ باس بمعنی بو سے ماخوذ ہے۔ جیسے ''باسی پھولوں میں باس نہیں، پردیسی بلم تیری آس نہیں''

یادگارداغ: دماغ کیوں نہ کریں نکہتِ بہار سے ہم   بسے ہوئے ہیں کسی زلفِ مشکبار سے ہم

بسانا: آباد کرنا۔

یادگارِداغ: بساؤ نہ غیروں کو یہ رفتہ رفتہ   تمھاری گلی کی زمیں روکتے ہیں

بسورنا: منہ بنا کر رونا۔ آغاز گریہ۔

یادگارِداغ: وہ قہر کی نگہ سے جب ہم کو گھورتے ہیں   لے لے کے ہچکیاں ہم کیا کیا بسورتے ہیں

بکھرنا: منتشر ہونا۔ پراگندہ ہونا۔ الگ الگ ہونا۔ کھنڈنا۔ تتّر بتّر ہونا۔ خستہ ہونا۔ پھیلنا جیسے کسی کام میں روپیہ بکھرا ہوا ہے۔ بپھرنا، مچلنا، غصّے سے بے قابو ہونا۔ بدحال ہونا۔ دل بیٹھنا۔

گلزارداغ:	گلی کوچوں میں تم نے اشتہار عشق پھیلائے	کہ اوڑاوڑ کر مرے مکتوب کے پرزے بکھرتے ہیں
گلزارداغ:	کبھی جھکتا ہوں شیشے پر کبھی گرتا ہوں ساغر پر	مری بےہوشیوں سے ہوش ساقی کے بکھرتے ہیں
گلزارداغ:	ادا بیساختہ ان گیسوؤں کی کچھ نرالی ہے	بنائے سے بگڑتے ہیں سنوارے سے بکھرتے ہیں
گلزارداغ:	غنچہ و گل میں دھرا کیا ہے بتا اے بلبل	جمع ہیں چند ورق وہ بھی بکھرنے والے

بگڑنا: سنوارنا اور بنا کا نقیض۔خراب اور نکما ہونا۔بدچلن ہونا۔اکارت ہونا۔بدمزہ ہونا۔بُسنا۔باغی ہونا۔پھرنا۔نقصان ہونا۔اعتدال سے ہٹنا۔خفا ہونا۔غضب ناک ہونا۔فرق آنا۔تباہ ہونا۔مفلس ہونا۔خستہ حال ہونا۔ہیئت وصورت کا بدلنا۔آپس میں لڑائی جھگڑا دشمنی عداوت اِختلاف ہونا۔ان بن ہونا۔

بن گئی جی پہ کچھ ایسی کہ الٰہی توبہ	سانس لینے سے بگڑتی ہے طبیعت میری
گلزارداغ:	ہم کسی زلفِ پریشاں کی طرح اے تقدیر	خوب بگڑے تھے مگر خوب سنوارا ہم کو

بگاڑنا: سنوارنا اور بنانا کا نقیض۔

تعزیر دے کے آپ نے عادت بگاڑ دی	دل مانتا نہیں کہ رہوں بے خطا کیے
گلزارداغ:	دُردمے سے مُنہ بگاڑا تو نے اے زاہد عبث	میکدہ جنّت نہیں جو بادۂ اطہر بنے

بگھارنا: چھونکنا،داغ کرنا یعنی گھی گرم کر کے دال یا چاول میں ڈالنا۔طنزاً غلط سلط بولنا کے معنی میں آتا ہے۔جیسے منطق بگھارنا۔

آفتاب داغ:	فسانۂ دردوغم سُنایا تو بولے وہ جھوٹ بولتا ہے	سُنی ہوئی ہے بہت کہانی نہ ہم سے ایسی بگھار باتیں

بننا: تیار ہونا۔مکمل ہونا۔درست ہونا۔ایجاد ہونا،اختراع ہونا۔خلق ہونا،پیدا ہونا۔ممکن ہونا سکنا جیسے جس طرح بنے لے آؤ۔اتفاق ہونا،موقع پڑنا،ہونا جیسے دوست بننا،قائم رہنا،سلامت رہنا۔تعمیر ہونا۔خوش حال ہونا،موافقت اور دوستی ہونا۔بیتنا،گزرنا۔آراستہ ہونا،سنوارنا۔اصلاح ہونا۔باتوں میں آنا،بیوقوف بننا۔کامیاب اور بامراد ہونا۔تصنع وتکلف کرنا۔

آفتاب داغ:	تو نے ایسے بگاڑ ڈالے ہیں	ایک کی ایک سے نہیں بنتی
گو وہ منہ آیا کیے تادیر بیٹھے تو رہے	داغ ان کی بزم میں دانستہ ہم اکثر بنے
داد کوئی دے سکے کیا اس خرامِ ناز کی	کیا زمیں کے دم پہ بنتی ہے زمیں سے پوچھئے
گلزارداغ:	بن گئی جی پہ کچھ ایسی کہ الٰہی توبہ	سانس لینے سے بگڑتی ہے طبیعت میری
گلزارداغ:

تصنع کرنا۔بناوٹ کرنا۔	گو وہ منہ آیا کئے تادیر بیٹھے تو رہے	داغ ان کی بزم میں دانستہ ہم اکثر بنے
آفتاب داغ:

موافقت ہونا۔نباہ ہونا۔	اس سے کیا خاک ہم نشیں بنتی	بات بگڑی ہوئی نہیں بنتی
فریاد داغ:

کچھ ہوسکنا۔کچھ عذر چل جانا۔کچھ تدبیر ہو جانا۔

میرے غم خوار جا کے لائے انھیں	نہ بنی کچھ بغیر آئے انھیں

بنانا: پیدا کرنا،خلق وتکوین۔فارسی میں ساختن۔صنع۔درست کرنا۔سنوارنا۔تعمیر کرنا۔مراد گھڑنا،ڈھالنا،تصنیف وتالیف کرنا،صاف کرنا،مرمت کرنا،ہنسی اڑانا،بےوقوف بنانا۔جھوٹی تعریف کرنا۔خوش حال کرنا۔تربیت کرنا۔تہذیب سکھانا۔

ایسے ہی تو صاف دل ہو کیوں بناتے ہو مجھے   غیر نے جو کہہ دیا وہ تم کو باور ہو گیا

گلزارِ داغ: دلِ گم گشتہ کے مذکور پہ ایسے بگڑے   کہ بڑی دیر سے منھ تم نے بنا رکھا ہے

یادگارِ داغ:

مبالغہ کے ساتھ طنزیہ تعریف کرنا۔   وہ بگڑ کر مجھ سے بولے تم بناتے ہو ہمیں   کیا کمر نازک ہماری بال سے باریک ہے

بنکارنا: نشہ کی حالت میں غُل مچانا۔ مراد چیخنا چلاّنا۔ ڈینگ مارنا۔ دُون کی ہانکنا۔

مہتاب داغ: بنکار اٹھے مست محبت تو ہے وہ راز   بے ہوشیوں میں یہ کبھی لیتا ہے ہوش کی

یادگارِ داغ: پاس مسجد کے ہے مے خانہ بھی ہنگام نماز   مست بنکارتے ہیں دیکھئے کیا ہوتا ہے

بہلنا: اصل میں بفتحتین تھا۔ قافیہ مچلنا، بدلنا کے ساتھ ہو گا۔ سیر و تماشا سے خوش ہونا۔ رنج و غم کے وقت خیالات کا دوسری طرف متوجہ ہونا۔ کسی شغل میں مشغول ہونا۔ رنج و غم کا بٹ جانا۔ بچے کا رونے مچلنے سے تھم جانا یا قرار پانا۔ اور اس کی برہمیٔ مزاج کا اعتدال پر آ جانا۔

گلزارِ داغ: قبر میں حسرت وارماں ہیں غنیمت اے داغ   رفتہ رفتہ انھیں یاروں میں بہل جاؤں گا

گلزارِ داغ: دل کو بہلاؤں کہاں تک کہ بہلتا ہی نہیں   یہ تو بیمار سنبھالے سے سنبھلتا ہی نہیں

بہنا: سیال چیز کا گرنا، رواں ہونا، جاری ہونا۔ پانی کی رو میں چلا جانا۔ مراد پھسل جانا، جگہ سے ہٹ جانا جیسے ٹوپی کی گوٹ کا بہنا۔ اعتدال سے ہٹنا جیسے حرف کے دائرے کا بہنا۔ تو ہنا یعنی چوپائے کے حمل کا ساقط ہونا۔ گم ہو جانا، غائب ہو جانا۔ جیسے کہاں بہہ گیا تھا۔ ضائع ہونا، تلف ہونا، بھٹک جانا۔ بکھر جانا جیسے کبوتروں کی ٹکڑی کا آندھی میں بہہ جانا۔

مہتاب داغ: ناخدا سے کہو بہنے دے ہماری کشتی   ہم نے گرداب جو دیکھا کب ساحل دیکھا

بھالنا: پسند کرنا۔ اچھی طرح پوری توجہ سے دیکھنا۔ یہ لغت تنہا استعمال نہیں ہوتا۔ ہمیشہ ''دیکھنا'' کے ساتھ بولا جاتا ہے۔ جیسے دیکھنا بھالنا۔ دیکھو بھالو۔ دیکھ بھال کر آئے۔ دیکھا بھالا ہے۔ (مزید تشریح دیکھو بھلانا میں)

گلزارِ داغ: آپ اور مجھ کو تہ زانو دبا کر کیجے ذبح   بیٹھے رہیے بس ہیں صاحب دیکھے بھالے ہاتھ پانو

بھٹکنا: گمراہ ہونا۔ اِدھر اُدھر ٹکریں کھانا۔ منزل مقصود کو نہ پہنچنا۔ مارے مارے پھرتے پھرنا۔

مہتاب داغ: یہ عرض شاہ سے کی حُر نے کیجئے اپنا   نہ بھٹکے یا مرے مولا غلام چار طرف

بھچنا: خفیف ہونا۔ دبنا۔ دوسرے کا اثر قبول کرنا۔ ناگوار ہونا۔ شرم کی وجہ سے گوارا نہ کرنا۔

یادگارِ داغ: تنگ ہو ہو کے دل میں کھنچتے ہیں   غیر کے ذکر پر وہ بھچتے ہیں

بھرنا: نباہ کرنا۔ سلوک کرنا۔ برداشت کرنا۔

گلزارِ داغ: دخترِ رز ہے بہت تیز مزاج اے زاہد   تیرا کیا منہ ہے اسے بھرتے ہیں بھرنے والے

بھڑکانا: مشتعل کرنا۔ اکسانا۔

گلزارِ داغ: کہیں دیکھی نہ سنی ایسی تو ٹھنڈی مٹی   بجھ گیا اور بھی ناصح مرے بھڑکانے سے

بھڑکنا: (۱) مشتعل ہونا۔ غصہ ہونا۔

یادگارِ داغ: حرف سوال وصل کے برداشت ہی نہیں   اس بات سے بھڑکتے ہیں وہ اس کو کیا کریں

(۲) بدکنا۔ چمکنا۔

یادگارِ داغ: توسنِ عمر نہ بھڑکا نہ بھڑک اس کی سنی   بے دھڑک راہ فنا میں وہ چلا جاتا ہے

بھڑنا: مقابل ہونا۔ ملنا۔ رگڑ لگ جانا۔

یادگارِداغ: آخر کوٹھیک بن گئے وہ مجھ سے بھڑ کے آج　　اتنے پٹے رقیب کہ بھرکس نکل گیا

بھنّانا: غصہ ہونا۔مشتعل ہونا۔

یادگارِداغ: ناتوانی قیس کی لیلیٰ کوتھی دل سے پسند　　کیوں نہ بھنّاتی وہ بھدّا اور بھونڈا دیکھ کر

بھنبھنانا: بھن بھن سی آواز کرتے ہوئے اوپر منڈلانا۔

یادگارِداغ: یہ علامت ہے فقط قہر خدا کی آج تک　　بھبھنائیں کیوں نہ پھر قبر پر نمرود کی

بیننا: چننا۔ چھاننا۔سمیٹنا۔الگ الگ کرنا۔

بیٹھنا: کھڑا ہونے اوراٹھنے کا نقیض۔جلوس فرمانا۔ڈہ جانا، پچک جانا۔دھنس جانا۔گر پڑنا۔بہہ جانا۔دھرنا دینا۔درست آنا جیسے انگوٹھی میں نگینہ کا بیٹھ جانا۔دوالہ نکل جانا۔مضمحل اور بے طاقت ہونا،معطل ہونا،گلتھی ہونا جیسے چانولوں کا بیٹھ جانا۔سوار ہونا،ٹھہر جانا جیسے پارے کا بیٹھنا۔سما جانا۔اتر جانا۔قیام پزیر ہونا۔

گلزارداغ:

ڈہ جاتے: تیرے کوچہ میں جو ہم بادیدۂ تر بیٹھتے　　جوشِ طوفاں سے زمیں میں سینکڑوں گھر بیٹھتے

کرگزرتے: چارہ گر بھی ہم نشیں تھا رات کو ناصح بھی تھا　　ورنہ بے تابی سے ہم کیا جانے کیا کر بیٹھتے

اِضطراب: ہائے بے تابیِ شبِ وعدہ ترے مہجور کی　　اکثر اوٹھتے ہم نے دیکھا اس کو اکثر بیٹھتے

لغوی معنی: جب کیا شکوہ کہ محفل میں رہے ہم تم سے دور　　اس نے جھنجلا کر کہا کیا میرے سر پر بیٹھتے

سماجاتے: گھر سے باہر ہیں نہیں آتے وہ خلوت دوست ہو　　بیٹھتے چھپ کر تو میرے دل کے اندر بیٹھتے

داغؔ تم نے کیا کیا ہے نام وحشت کا خراب　　اس سے تو بہتر یہی تھا چین سے گھر بیٹھتے

بیچنا: فروخت کرنا، بیع کرنا،مول دینا، قیمت کے بدلے میں کوئی چیز دینا۔(اس کا لازم بکنا اور متعدی المتعدی بکوانا ہے)دراصل چ کے بجائے کاف تھا۔

گلزارداغ: خواہ باندھیں خواہ جکڑیں ان کو زنجیروں میں وہ　　ہم نے اُن زلفوں کے ہاتھوں بیچ ڈالے ہاتھ پاؤں

بھٹکنا: گمراہ ہونا۔راہ بھولنا۔ بے راہ چلنا۔آوارہ وسرگرداں ہونا۔تلاش میں پھرنا۔

گلزارداغ: بھٹکتے پھرتے ہیں اس رہگزار میں عاشق　　مسافروں کی ہے مٹی خراب رستے میں

مہتاب داغ: صد شکر کہ دنیا میں بھٹکتے نہ پھرے ہم　　اللہ کے گھر پہنچے ترے گھر سے نکل کر

بھرنا: پر ہونا۔معمور ہونا۔جھیلنا۔آلودہ ہونا۔لتھڑنا۔سَنتا۔نباہنا۔سمانا۔زخم کا اچھا ہونا۔کامل اور پورا ہونا۔فربہ ہونا۔شل ہونا۔غضب ناک ہونا۔(اسی سے اُبھرنا اوراُبھارنا بنایا گیا ہے)

بھرے ہیں تجھ میں وہ لاکھوں ہنر اے مجمع خوبی　　ملاقاتی ترا گویا بھری محفل سے ملتا ہے

آفتاب داغ: پندِ واعظ سنتے سنتے کان اپنے بھر گئے　　کیا عبادت کو ہمیں ہیں سب فرشتے مر گئے

ہم بھی بھرے ہوئے ہیں کہ ہے چھیڑنے کی دیر　　بہتر! ہمیں نکالیے۔ اچھا! اوٹھایئے

گلزارداغ: طبیعت کوئی دن میں بھر جائے گی　　چڑھی ہے یہ ندی اوتر جائے گی

بھرنا: کفالت وسلوک۔ناجائزوناحق سلوک واحسان۔رشوت وذمہ داری۔

مہتاب داغ: کیا دھرا تھا اس تہی خم خانے میں　　ہم بھی آکر اپنا بھرنا بھر چلے

بھگتنا: پورا ہونا۔ختم ہونا۔نمٹنا۔نبڑنا۔بیباق ہونا۔فیصلہ ہونا،تصفیہ ہونا۔من سمجھوتہ کرنا۔راضی برضا ہونا۔

مہتاب داغ: خدا سے دعا ہے کہ مظلوم تیرے　　بھگت جائیں روزِ حساب اوّل اوّل

بھننا: بریاں ہونا۔سوختہ ہونا،جلنا،تپنا۔بھبھکنا۔حسد کرنا۔ برافروختہ ہونا۔روپیہ یا نوٹ وغیرہ کا خردہ یا ریزگاری میں تبدیل ہونا۔

فریادداغ: آتشِ غم سے داغ بھُنتا ہے کون اس دل جلے کی سنتا ہے

بھولنا: فراموش ہونا،فراموش کرنا،غلطی کرنا،چوکنا،دھوکا کھانا۔اترانا،غرور کرنا،غافل ہونا۔

گلزارداغ: کتنے بےخوف وخطر ظلم وستم کرتے ہیں سچ تو یہ ہے کہ خدا کو یہ صنم بھول گئے

پاٹنا: چھانا،پوشش کرنا،چھت ڈالنا۔ڈھانکنا۔ڈھانپنا۔گڑھے کو پُر کرنا۔بھرنا۔ڈھیر کرنا۔ریل پیل کرنا۔مالا مال کرنا۔

پانا: حاصل کرنا۔وصول کرنا۔معلوم کرنا۔سمجھ لینا۔تاڑنا۔جھیلنا۔مالک ہونا۔گم شدہ چیز کا دستیاب ہونا۔ملنا،حاصل ہونا۔پڑاپانا۔جیسے ہم کو پیسہ پایا۔سُراغ لگنا۔

آؤ مل جاؤ کہ یہ وقت نہ پاؤ گے کبھی میں بھی ہمراہ زمانے کے بدل جاؤں گا

داغ: جہاں میں کیا نہ ڈھونڈھا کیا نہ پایا مزاج ان کا دماغ ان کا نہ پایا

مزا کچھ تم نے اے موسیٰ نہ پایا وہ پایا اس طرح گویا نہ پایا

گُہر کی آبرو ہے جوہری سے پڑا پایا تو مول اچھا نہ پایا

قیامت کا کیا ہے اس نے وعدہ قیامت ہے اگر تنہا نہ پایا

سفارش ہم تری کرتے پر اے داغ کچھ ان کا تجھ سے رخ اچھا نہ پایا

پالنا: پرورش کرنا۔فارسی پروردن۔

یادگارداغ: علاج کرتے ہو اب دردِ عشق کا اے داغ کہا تھا کس نے کہ یہ روگ پالتے جاؤ

پٹکنا: پٹخنا کا مترادف۔

گلزارداغ: نگہ پٹکے ہی دیتی ہے تو دل پھینکے ہی دیتا ہے تمھارے گھر ٹھکانا کونسا ہم بے سہاروں کا

پُچکارنا: تسلی دینا۔

یادگارِداغ: مچلنا طفل دل کا ہے اک آفت بہت دی ہم نے پچکاری نہ سنبھلا

پچکنا: نرم پڑنا۔ملائم ہونا۔شرمانا۔خفیف ہونا۔دبنا۔

یادگارِداغ: تو پچکتا ہے کیوں جو کوئی کہے سیب پستاں ترے پچکتے ہیں

پچھتانا: پشیمان اور نادم ہونا۔گذشتہ نقصان یا غلطی وخطا یا گناہ پر افسوس کرنا۔

گلزارداغ: رہ رہ کے وہ پچھتائیں کہ کیوں اس کو ستایا تھم تھم کے مری آہ میں یا رب اثر آئے

پچھنا: صاف ہوجانا۔کپڑے وغیرہ سے خشک کیا جانا۔مراد تسلی وتلافی ہونا۔

گلزارداغ: وہ روئے دیکھ کر میت کو میری پچھے آنسو ذرا اہل عزا کے

پرچانا: اپنے سے مانوس کرنا۔بچوں کے ساتھ اظہار محبت کرکے ہلا لینا۔دل داری کرنا۔باتوں میں لاکر فریب دینا۔

آفتاب داغ: داغ میں پرچا تو لوں گا باتوں باتوں میں انھیں شرط یہ ہے میرا ان کا سامنا ہونے لگے

پرچنا: مانوس ہونا،دل لگنا۔راغب ہونا۔

فریادداغ: ایسی صحبت میں کیوں نہ دل پرچے دل لگی کے تھے سیکڑوں چرچے

پرکھنا: اچھا برا دیکھنا۔تنقید کرنا۔

مہتاب داغ: جو آنکھوں والے ہیں اچھا برا پرکھتے ہیں

پرونا: سوراخ میں تاگا ڈالنا۔ جیسے سوئی پرونا، موتی پرونا۔ منسلک کرنا۔

یادگارداغ: کی گفتگوئے یار بڑی آب و تاب سے قاصد تو بات بات میں موتی پرو گیا

پڑنا: گرنا، آرہنا، ٹھیرنا، قیام کرنا، لیٹنا، آرام کرنا، واقع ہونا، بیتنا۔ عاجز ہونا۔ تھکنا۔ بیکار ہونا۔ بیمار ہونا۔ دست نگر ہونا۔ داخل ہونا۔ نازل ہونا۔ تعلق ہونا۔ شوق، امنگ، آرزو ہونا، کام باقی رہنا۔

گلزارداغ: مجھے ڈر ہے یہ نہوں حجتیں کہ پڑی ہیں حشر کی مدتیں دم باز پرس مری خطا تمھیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

پسارنا: پھیلانا، دراز کرنا۔ جیسے ہاتھ پسارنا۔ گود پسارنا۔ کھولنا، جیسے مونھ پسارنا۔

گلزارداغ: تنگیِ گوشۂ زنداں کے جو ہم خوگر تھے گور میں بھی نہ کبھی پاؤں پسارے ہم نے

پسنا: کسی چیز کا دب کر رگڑ کھا کر باریک ذرات بن جانا۔ مراد کچلا جانا، مسلا جانا۔ مصیبت میں پھنس کر برباد اور تباہ ہو جانا۔

گلزارداغ: پس گئے ہیں یوں تو لاکھوں گردشِ افلاک سے جس پہ عاشق ہے قیامت وہ ترا پامال ہے

پسیجنا: پسینہ آنا۔ یہ مصدر پسینہ سے بنایا گیا ہے۔ جسم کے مسامات سے جو پانی نکل کر جلد پر نمودار ہوتا ہے اس کو (پسینہ) کہتے ہیں۔ مراد گرمی سے پانی کا بخارات بن کر اڑنا اور پھر بخارات کا قطروں میں تبدیل ہونا۔ ملائم ہونا، نرمانا۔ پگھلنا۔ رحم آنا، ترس کھانا۔ کنجوس کے ہاتھوں سے روپے کا خرچ ہونا۔

یادگارداغ: ان کے دروازے کی زنجیر لگی ہو نہ کہیں کچھ پسیجا تو ہے دربان بڑی مشکل سے

پکنا: پختہ ہونا۔ رِندھنا۔ مراد بالغ ہونا۔ پھل کا رسیدہ ہونا۔ زخم میں پیپ پڑنا۔ پھوڑے کے مواد کا قابل اخراج ہونا۔ معاملہ طے ہونا۔ برتنوں کا آوے میں چڑھ کر تیار ہونا۔

گلزارداغ: قیامت کا تو وعدہ اس پر انکار کلیجا پک گیا تیری نہیں سے

یادگارِداغ:

نرم ہونا۔ کسی قدر موافق ہونا۔ ان کے دروازہ کی زنجیر لگی ہو نہ کہیں کچھ پسیجا تو ہے دربان بڑی مشکل سے

پگھلنا: کسی منجمد یا سخت چیز کا رقیق اور پتلا ہو جانا۔ جیسے دھاتوں کا آگ سے گلنا۔ گھی یا موم وغیرہ کا حرارت سے پگھلنا۔ برف کا گھلنا۔ مراد ترس کھانا۔ رحم آنا۔ مہربان ہونا۔

موم ہوتا ہے مری آہ سے پتھر لیکن سنگ دل ایک ترا دل کہ پگھلتا ہی نہیں

گلزارداغ: جنوں نے اپنے گھر کو بھی نہ چھوڑا یہ جنوں دیکھو تپش سے داغ سودا کی دماغ اپنا پگھلتا ہے

پلانا: کوئی رقیق چیز مثلاً پانی شربت دودھ وغیرہ دوسرے کو نوش کرانا۔ فارسی میں نوشانیدن اور خورانیدن۔ دھوئیں کے لیے بھی بولا جاتا ہے جیسے سگریٹ پلانا، حقہ پلانا۔ مراد اتارنا، داخل کرنا جیسے سیسہ پلانا۔ کھپانا جیسے لکڑی یا سر میں تیل پلانا۔

گلزارداغ: رند میخوار ہی پیتے ہیں پلاکر ورنہ اپنے دوزخ کو بھرا کرتے ہیں بھرنے والے

پلٹنا: واپس ہونا۔ پھرنا۔ اپنی بات سے پھرنا۔ مکرنا۔

گلزارداغ: کوئی پہلو تو رہے کہہ کے پلٹ جانے کا آنکھ سے وہ نہ رہے لب سے جو ارشاد رہے

فریادداغ: نکہتِ گل ادھر پلٹ آئی عمرِ رفتہ مگر پلٹ آئی

آفتاب داغ: وعدہ کرتے ہی پلٹ جاؤ ہم اس سے خوش ہیں دلِ غمگیں کو خوشی کی تو ہے اک آن بہت

مہتاب داغ: باغِ ہستی سے عدم میں ہے سوا کیفیت عمرِ رفتہ سے پلٹ کر نہیں آیا جاتا

پنپنا: سنبھل جانا۔ حالت درست ہونا۔ تندرست ہونا۔

یادگارِداغ: مریض عشق کو گھن لگ گیا ہے پنپتا ہی نہیں بیمار پڑ کر

پلوانا: پانی وغیرہ نوش کرانا۔

گلزارداغ: مجھ سے مے نوش کو پلواؤ یہ میرا ذمہ بوند پانی کی اگر کوثر و زمزم میں رہے

پنھانا: یہ پہنانا کی تبدیل شدہ شکل ہے۔اس قسم کی تبدیلی اُردو میں اورالفاظ میں بھی پائی جاتی ہے۔جیسے نباہنا اور نبھانا۔اُگاہنااوراُگھانا۔فارسی میں پنھانا کاترجمہ پوشانیدن۔

داغ: آڑی زخموں کی جو قاتل نے پنھائی بدّھی آج مقتل میں شہید آئے ہیں دولھا بن کر

پہچاننا: کسی چیز یا شخص کوقوتِ تمیزیہ سے جاننا۔فارسی میں شناختن۔عربی میں 'مَعرِفۃ'

آفتاب داغ: یہ کیا کہا کہ داغ کو پہچانتے نہیں وہ ایک ہی تو شخص ہے تم جانتے نہیں

پھٹکارنا: بُرا بھلا کہنا۔سرزنش کرنا۔

یادگارِداغ: ہم نے پھٹکار دیا ناصح کو کان کھانے کے لیے آتا تھا

پھٹکنا: غلیل میں غلہ رکھنے کی جگہ جو کپڑے یا چمڑے کی ہوتی ہے۔

یادگارِداغ: اے طائرانِ باغ مبارک ہو زندگی صیاد کی غلیل کا ٹوٹا ہے پھٹکنا

پھڑ پھڑانا: تڑپنا۔مارنا۔

یادگارِداغ: اس کے شہ بازنظر نے پنجہ مارا ہے غضب پھڑ پھڑا کر طائر دل چھوٹنے پاتا نہیں

پھسلانا: فریب دینا۔بہلانا۔

مہتاب داغ: پھسلاتے ہیں کیوں آپ مجھے حضرت زاہد منت سے کروں گا نہ مدارات سے توبہ

پھکوانا: آگ لگوادینا۔جلوا کر خاک کردینا۔

یادگارِداغ: تو نے پھکوایا ہے بجلی سے ہمارا آشیاں آتشِ گل سے یہی کہتی ہے جل کرعندلیب

پھوٹنا: نکلنا۔پیدا ہونا۔

گلزارداغ: اے عندلیب تجھ کو لگی کب ہوائے عشق کلیوں کی طرح تجھ میں نہ پھوٹے ہزار دل

پھونکنا: جلانا۔جلادینا۔جلا کرخاک سیاہ کردینا۔

گلزارداغ: تیرے دزدِحنا نے مایۂ صبر آخر دلوٹے تری برق نگہ نے خرمن تاب وتواں پھونکا

گلزارداغ: جلانے کے لیے پھونک مارنا۔

تری الفت کی چنگاری نے ظالم اک جہاں پھونکا ادھر چمکی ادھر سلگی یہاں پھونکا وہاں پھونکا

پیٹنا: مارنا۔مسلسل ضرب لگانا۔جسمانی سزا دینا۔چپٹا اور چوڑا کرنا، پھیلانا۔سخت محنت کرنا۔حاصل کرنا۔سرزنش کرنا۔جھڑکنا۔ہرانا۔فکرواندیشہ کرنا۔سوگ یاکسی صدمے کی وجہ سے اپنے آپ کو ہاتھوں سے مار پیٹ کر ماتم کرنا۔اظہارِغم اور نوحہ وگریہ کرنا۔محاورہ ہے رونا پیٹنا۔جھیلنا جیسے مصیبت پیٹنا۔

اس رنج بیکسی کی یا رب خبر نہ پہنچے جائے نہ شامِ غربت سر پیٹتی وطن سے

گلزارداغ: کہتے ہیں مجھ سے وصل میں کیوں تجھ کو یاد ہیں رورو کے پیٹ پیٹ کے وہ دن گزارنے

پیسنا: کسی چیز کو دبا کر رگڑ کر باریک ذرات بنا دینا۔مراد سخت رنج پہنچانا۔ستانا۔تباہ وبرباد کرنا۔محنتِ شاقہ اٹھانا۔

گلزارداغ: کلیجہ پیستا ہے دل مسلتا ہے کوئی میرا کہاں سے آگئی ظالم تری رفتار پہلو میں

پینا: کسی رقیق چیز کو حلق میں اُتارنا۔فارسی میں آشامیدن۔مراد شراب پینا۔حقہ پینا۔جذب کرلینا۔چوس لینا۔برداشت

کرنا۔سمائی کرنا۔جیسے غصے کو یا بات کو پی جانا۔

گلزارداغ: سرشکِ تلخ کی تلخی گوارا ہے تو ہم کو ہے زمیں پیتی نہیں آنسو ہماری چشمِ گریاں کا

پھاندنا: کسی اونچی چیز پر چڑھ کر دوسری طرف اتر جانا یا کود جانا۔جیسے دیوار پھاند کر آنا۔

یادگارِداغ: شوقِ نظارہ وہاں تو لے گیا پھاندنی دیوا رباقی رہ گئی

پھبنا: زیب دینا۔موافق۔موزوں اور مناسب ہونا۔حسن وزیبائش کا سبب بننا۔

گلزارِداغ: اچھی پھبی اسیری مجھ سے شکستہ دل کی اچھا شکن بڑھایا گیسوئے پرشکن میں

پھٹکنا: ذراسی دیر کے لیے کسی کے پاس اتفاقاً جانکلنا۔جیسے فلاں شخص کے پاس کبھی نہ پھٹکنا۔

مہتاب داغ: بہت دم دیئے پاس پھٹکا نہ ہرگز وہ عیار پر فن بہت دور نکلا

پھٹنا: شق ہونا۔دریدہ ہونا۔شگاف پڑنا۔اجزا کا جُدا جُدا ہو جانا۔بیزار ہونا۔متنفر ہونا۔

گلزارداغ: گر دل پھٹا ہے مجھ سے تراسہل ہے علاج یا یہ بھی چاکِ جیب مری جان ہو گیا

یادگارِداغ: وہ ہوئے مہربان دشمن پر پھٹ پڑے آسمان دشمن پر

پھرنا: گردش کرنا،چکر کھانا،گھومنا،واپس ہونا،لَوٹنا،ٹہلنا،چہل قدمی کرنا،مُڑنا،ٹیڑھا ہو جانا۔اطاعت سے نکلنا۔مکرنا،منحرف ہونا۔گشت کرنا،مشہور ہونا جیسے فرمان پھرنا۔مس ہونا چھوا جانا جیسے جھاڑو پھرنا،ہاتھ پھرنا۔

فریادداغ: ہم پریشان گھر میں پھرتے ہیں کہ وہ جلسے نظر میں پھرتے ہیں

گلزارداغ:(منحرف) پھرا ہوا جو کسی کی نظر کو دیکھتے ہیں لگا کے تیر ہم اپنی نظر کو دیکھتے ہیں

ایضاً(گردش کرتی ہے) گو چپ ہے پر یہ جنبشِ لب کہہ رہی ہے صاف قاصد کے منہ میں پھرتی ہے شوخی جواب کی

ایضاً(منحرف وغیر مطیع) کعبے کی سمت جا کے مرا دھیان پھر گیا اس بت کو دیکھتے ہی بس ایمان پھر گیا

ایضاً(مکر گیا) تو وعدہ کر کے مجھ سے مری جان پھر گیا حق سے پھرا جو قول سے انسان پھر گیا

ایضاً(واپس ہو گیا) چھپ کر کہاں گئے تھے وہ شب کو کہ تیرے گھر سو بار آ کے ان کا نگہبان پھر گیا

ایضاً(گھوم گیا) تھی گردشِ مژہ جو ترے تیر کی شریک برے کی طرح سینے میں پیکان پھر گیا

ایضاً(لگ گیا) رونق کچھ آ گئی جو پسینے سے موت کے پانی ترے مریض پہ اک آن پھر گیا

ایضاً(نظر کے سامنے آ گیا) گریہ نے ایک دم میں بنادی وہ گھر کی شکل میری نظر میں صاف بیابان پھر گیا

ایضاً(مس ہو گیا۔چل گیا) قاتل نے وقت ذبح لیا جب خدا کا نام خنجر ہمارے حلق پر آسان پھر گیا

مہتاب داغ: جانچ لو ہاتھ میں پہلے دلِ شیدا لے کر نہیں پھرنے کا مری جان یہ سودا لے کر

ایضاً کچھ گرہ میں بھی ہے جو دل کے خریدار بنے یہ سمجھ لو کہ یہ سودا نہیں لے کر پھرتا

ایضاً موت بھی چھو نہ سکی مجھ کو رہ الفت میں میں نے پھر پھر کے اجل کو کئی منزل دیکھا

ایضاً ضبط سے اشکوں کے طاقت آ گئی پھر گیا پانی دلِ بیمار پر

پھرکنا: تڑپنا،بے قرار ہونا۔کسی عضو یا پٹھے یا رگ کا متحرک ہونا۔مسرت سے ایک دم اچھل پڑنا۔نہایت مشتاق اور آرزو مند ہونا۔لقا کبوتر کی طرح لوٹنا۔پھڑ پھڑانا۔

آفتاب داغ: دام بلائے عشق کی وہ کش مکش رہی اک اک پھڑک پھڑک کے گرفتار مر گیا

مہتاب داغ: پھڑک جائے کیونکر نہ انسان سُن کر رسیلی سُریلی صدائیں تمھاری

پھسلنا: فارسی میں لغزیدن۔ مراد بہکنا، گمراہ ہونا۔

گلزار داغ: لکھا خط میں جب ان کا القاب میں نے قلم حرف ِمطلب پر آیا پھسل کر

پھسلانا: بچوں کو بہلانا۔ بہکانا۔ فریب دینا۔ جھانسا دینا۔ ترغیب دینا۔

مہتاب داغ: پھُسلاتے ہیں کیوں آپ مجھے حضرت ناصح مَنت سے کروں گا نہ مدارات سے توبہ

پھلنا: درخت کا بارور ہونا، پھل لانا، سازگار ہونا، مبارک ہونا۔

گلزار داغ: چمن دہر میں یہ عاشق ناکام ترا وہ شجر ہے کہ کبھی پھولتا پھلتا ہی نہیں

مراد پھوڑے پھنسیوں سے لد جانا۔

با اقبال صاحب اولا دوخوش نصیب ہونا۔

پھنکوانا: کسی فالتو چیز کو ضائع کرنا، مراد بے عزتی کرنا۔

یادگار داغ: آج کیا ہے جو نکلوائے گئے گھر سے رقیب اور دربانوں سے پھکوا دیئے بستر باہر

پھوٹنا: ٹوٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہوجانا ا۔ کھِلنا۔ شگفتہ ہونا۔ پھوڑے کا کھُل جانا مواد کا نکلنا۔ نمایاں اور ظاہر ہونا۔ اُبھرنا، اُگنا جیسے بیج پھوٹنا۔ کونپل کا نکلنا۔ پھیلنا۔ مشہور ہونا۔ منتشر ہونا۔ مضروب ہونا۔ جیسے سر پھوٹنا۔ مضروب ہو کرنا کارہ ہوجانا جیسے آنکھ پھوٹنا۔

(نمایاں اور ظاہر ہونا) نزاکت اس گلے کی دیدنی ہے کہ سرخی پھوٹ نکلی رنگِ پاں کی

آفتاب داغ: پھوٹ کر روئے جو چھالے ہوگئے جنگل ہرے چشمِ دریا بار جب برسی تو جل تھل بھر گئے

گلزار داغ: زباں خار ہوئی تر ہماری وحشت سے کہ چھالے پھوٹ بہے چشمِ خوں فشاں کی طرح

ٹوٹنے اور پھوٹنے میں مختلف مواقع استعمال کا فرق ہے۔ مثلاً مٹکے کے لیے پھوٹنا کہیں گے اور لکڑی کے لیے ٹوٹنا۔

پھوڑنا: ٹکڑے ٹکڑے کر دینا۔ دیوار میں سوراخ کرنا وغیرہ۔

گلزار داغ: ہر در و دیوار ہے سر پھوڑنے کے واسطے وہ بیاباں میں نہیں جو مجھ کو حاصل گھر میں ہے

پھونکنا: قوت کے ساتھ مونھ سے سانس نکالنا۔ جلانا، آگ لگانا۔ جلا کر خاکستر کر دینا۔ کچھ پڑھ کر دم کرنا۔ کان بھرنا۔ بہکانا۔ چغلی کھانا۔ تشہیر کرنا۔ دل جلانا۔ غم میں مبتلا کرنا۔ ضائع کرنا۔ جیسے دولت پھونکنا۔

یادگار داغ: ہو اثر اتنا تو سوزِ نالہ و فریاد کا ہم تماشا دیکھ لیں گھر پھونک کر صیّاد کا

گلزار داغ: مرے حالِ زبوں پر ہائے کس کس کو نہ رحم آیا اجل نے بھی تو کچھ پڑھ پڑھ کے بہرِ حفظ جاں پھونکا

بجھی کب عندلیبِ سوختہ دل کی لگی تجھ کو چراغِ گل کو کیا پھونکا جو اے بادِ خزاں پھونکا

کہاں صیاد کیسا باغباں کس پر گری بجلی چمن میں آتشِ گل نے ہمارا آشیاں پھونکا

پھیرنا: چکر دینا، چلانا۔ آدمی کو یا چیز کو واپس کرنا۔ لوٹانا۔ رُخ بدل دینا۔ منحرف کرنا۔ موڑنا مس کرنا، لگانا جیسے سر پر ہاتھ پھیرنا، جھاڑو پھیرنا۔

گلزار داغ: ہجر میں یوں بھی تو ہوا نہ وصال پھر دیکھے گلے پہ خنجر تک

آفتاب داغ: وہ جانا پھیر کر چتون کسی کا ہمارے ہاتھ میں دامن کسی کا

تاڑنا: ظاہری علامات کے بغیر بہت خفیف قرائن یا محض فراست سے معاملہ کی تہ تک پہنچ جانا۔ بھانپنا۔

گلزارِ داغ: لاکھوں میں مجھ کو تاڑ گیا وہ نگاہ باز رکھا جو میں نے محفلِ اعدا میں ڈر کے پاؤں

تاکنا: چھپ کر دیکھنا، جھانکنا۔نظر سے تلاش کر کے کسی چیز کو ممتاز و مُعَیّن کرنا۔نشانہ باندھنا۔معنی اول میں تاکنا جھانکنا محاورہ ہے۔

آفتاب داغ: تاک کر دل کو وہ فرماتے ہیں مال اچھا ہے — یہ خدا کی قسم اندازِ سوال اچھا ہے

گلزارِداغ: کسی کی شرم آلودہ نگاہوں میں یہ شوخی ہے — اِسے دیکھا اُسے دیکھا اِدھر تاکا اُدھر جھانکا

تاننا: لمبے یا چوڑے کپڑے کو بالائے سر یا بطور قنات اس طرح کھینچنا کہ بیچ میں جھول نہ رہے۔رسی یا تاگے کو کھینچ کر دونوں سرے باندھنا یا اٹکانا کہ بیچ ڈھیل نہ رہے۔کسنا۔جکڑنا۔پھیلانا۔ابھارنا۔سیدھا اٹھانا۔کسی چیز میں خوب شدت کے ساتھ ہوا یا اور کوئی چیز بھرنا۔جیسے گیند کو یا غبارے کو یا مشک کو تان دینا۔پیٹ تان کر کھانا کھانا۔

گلزارداغ: آئے دل میں بھی وہ ہمراہ نگہبانوں کے — برچھیاں تانے ہوئے ساتھ ادائیں آئیں

آفتاب داغ: تن جائیں گے جو سامنے آئے گا آئنہ — دیکھیں تو کس طرح وہ بھویں تانتے نہیں

مہتاب داغ: دیکھ لیں گے فتنۂ محشر کو بھی — اب تو چادر تان کر سوتے ہیں ہم

ترسنا: خواہش مند ہونا۔امید باندھنا اور محروم رہنا۔کمال اشتیاق میں رہنا۔

یادگارداغ: تیرے تو برسنے سے ترستا ہے مرا دل — اے ابر کبھی میری لگی کو بھی بجھا دے

گلزارداغ: جوانی کو ترسا کریں خضر آپ — پھریں گے قیامت کو حضرت کے دن

فریاد داغ: باوجود انتہائی خواہش دستیاب نہ ہونا۔

اشک امڈے برس گئیں آنکھیں — دیکھنے کو ترس گئیں آنکھیں

ترسانا: امید دلا کر محروم رکھنا۔یا کمال اشتیاق میں تھوڑی تھوڑی چیز دینا۔جھوٹی امید دلانا۔

مہتاب داغ: ساقی مجھے ترسا کے پلاتا ہے مئے ناب — اک بار بہت سی نہیں ہر بار ذرا سی

یہ مصدر فارسی سے ماخوذ نہیں ہے۔سنسکرت میں اس کا مادّہ ''ترس'' موجود ہے۔جس کے معنی ہیں پیاسا مارنا۔

ترشنا: چاقو چھری وغیرہ سے کٹ کر الگ ہو جانا۔قلم ہونا۔کتر اجانا۔

آفتاب داغ: ترشتے ہیں قیامت کے غضب کے رات دن فقرے — نئی جب بات نکلے گی تری محفل سے نکلے گی

تڑپنا: پھڑکنا۔لُوٹنا بواوٗ مجہول۔تلملانا۔مضطرب ہونا۔اُچھلنا، جست لگانا۔مذبوح کا لوٹنا ہاتھ پاؤں مارنا۔کمال اشتیاق کی وجہ سے دل کا دھڑکنا۔بجلی کا کوندنا۔ترسنا۔

یادگارداغ: گھرا ہے دودِ جگر یا ہے ابرِ روزِ فراق — تڑپ رہی ہے یہ بجلی کہ ہے سحاب میں دل

تکنا: نظر جما کر دیکھنا، ٹکٹکی باندھ کر دیکھنا۔آسرا رکھنا، امید باندھنا، انتظار کرنا جیسے راہ تکنا۔بدنیتی سے دیکھنا۔اڑانے یا چرانے کا موقع دیکھنا جیسے مال تکنا۔اِختیار کرنا، منتخب کرنا جیسے ''سب کام تھا تو برا کام تکا''۔

گلزارداغ: جہاں میں داغ نے دیکھا ہے کس کو — یہ تکنا چار سو کیا جانے کیا ہے

گلزارداغ: برابر دیکھے جانا۔لگاتار دیکھتے رہنا۔

حسرت سے تک رہا ہوں میں جو تجھ کو سبب ہے کیا — خاک اڑتی دیکھتا ہوں میں اپنی وفا کے بعد

تلملانا: مضطرب ہونا، بے قرار ہونا۔بَولانا، گھبرانا۔

مہتاب داغ: چل کے دو چار قدم آگ لگا دی کس نے — تلملاتی ہوئی پھرتی ہے قیامت کیسی

تننا: کھنچنا، کشیدہ ہونا، سینہ ابھار کر بیٹھنا۔پھیلنا، دراز ہونا۔پھولنا، بھر کر موٹا ہونا جیسے مشک تننا۔اکڑنا، سینہ ابھار کر دکھانا۔کپڑے یا خیمے یا رسی تاگے وغیرہ کا کھینچا جانا، کسا جانا۔

گلزارداغ: تن تن کے دیکھتے ہیں مجھے غیر بار بار　　میں انجمن میں آئنہ ٔ انجمن ہوا
گلزارداغ: تن تن کے جو چلتا ہے وہ شوخ کمان ابرو　　ایک ایک سے کہتا ہے ہوتا ہے شباب ایسا

تولنا: وزن کرنا۔ جوکھنا۔ جانچنا۔ دو چیزوں کا مقابلہ کرنا۔ غور وفکر کرنا۔ کہاوت ہے ''پہلے تولو پھر بولو''۔ تلوار کے حملے کے لیے سنبھالنا۔ پرندے کا اڑنے کے لیے پر تولنا۔

گلزارداغ: خیال میں سدّ راہ زندان نگاہ میں دیدۂ نگہبان　　ہمیشہ ہاتھوں میں تولتا ہوں سلاسل اپنی اٹھا اٹھا کر

تیورانا: چکرانا۔ آنکھوں کے سامنے کسی صدمۂ دماغی کے باعث اندھیرا آجانا۔ غش آجانا۔

مہتاب داغ: خورشید میرے سامنے یا شمعِ طور ہے　　آنکھیں جو تیوراگئیں یہ کس کا نور ہے

تھامنا: پکڑنا، روکنا، ٹیکن یا اڑواڑ لگانا۔ ہاتھ میں لینا، سنبھالنا، مدد کرنا۔ ڈھارس بندھانا۔

گلزارداغ: رکھنا وہ روک روک کے لڑتی نگاہ کو　　رہنا وہ تھام تھام کے دل محو دید کا
گلزارداغ: کلیجہ تھام لو گے جب سنو گے　　نہ سنوائے خدا شیون کسی کا

تھرانا: کانپنا، لرزنا، خوف و دہشت یا عبرت آموزی کی وجہ سے جسم پر خفیف سی حرکت کا پیدا ہونا۔ اور رونگٹے کھڑے ہوجانا۔

مہتاب داغ: ایسی سطوت ہے کہ تھرّ اتے ہیں اہلِ آزار　　موت بھی ڈھونڈھتی ہے اپنے لیے راہِ عدم

تھرتھرانا: لرزنا۔ کانپنا۔

فریاد داغ: ضعف سے قلب تھر تھراتا ہے　　درد بھی اٹھ کے بیٹھ جاتا ہے

تھکانا: مشقت کرانا۔ مراد تکلیف دینا۔ آرام کرنا۔

داغؔ جنّت کو سدھارا کب؟ اسی کوچے میں ہے　　دور جائے پانو کیوں اپنے تھکانے کے لیے

تھمنا: ٹھیرنا، باز رہنا، صبر کرنا، سہارا کرنا، قائم ہونا، سہارا پانا۔ چپ ہونا۔ بند ہونا جیسے مینہ تھم گیا رونا تھم گیا۔ تھمنا، ٹھیرنا۔ رکنا میں فرق ہے۔

گلزارداغ: یارکا پاسِ نزاکت دلِ ناشاد رہے　　نالہ رُکتا ہوا تھمتی ہوئی فریاد رہے
گلزارداغ: ان سے شہرت نہ تھمی مجھ سے طبیعت نہ رکی　　جانے والے نہ کبھی اے دلِ ناشاد رہے
مہتاب داغ: تھمیے تھمیے کہ نکل جائے مری جانِ حزیں　　میں تو رخصت نہ ہوا آپ کی رخصت کیسی

یادگارِداغ: رُکنا۔ ٹھیر جانا۔

پچکارنے سے گریہ ٹھہرتا تو خوب ہے　　ممکن نہیں کہ توسن عمر رواں تھمے

تھوکنا: لعابِ دہن کو منہ سے پھینکنا۔ کوئی چیز، موٗنھ میں رکھ کر نکال پھینکنا۔ جیسے پان یا پیک یا نوالہ تھوکنا۔ مراد لعنت ملامت کرنا، ذلیل ورسوا کرنا۔

بدکہتی ہے ساری خلقت اسے دوست　　دشمن کو زمانہ تھوکتا ہے

ٹالنا: ہٹانا۔ دفع کرنا۔ بہانہ کر کے کسی کو اپنے پاس سے دور کر دینا۔ بے پروائی سے سرکا دینا۔ ضائع کرنا۔ جیسے وقت کو ٹالنا۔ بہکانا۔ دھوکہ دینا۔ دیر کرنا۔ ملتوی کرنا۔ ڈھیل کرنا۔ بے پروائی کرنا۔

یادگارداغ: برا بھلا وہ رقیبوں سے مجھ کو سنوائیں　　پھراس پہ یہ بھی ہو تاکید ٹالتے جاؤ
گلزارداغ: باندھ دیا تھا ہم نے خود زلف میں اس کی اپنا دل　　رکھ نہ سکی وہ اس کو بھی ٹال دیا وبال سا
گلزارداغ: بھگتنا۔ بہلا دینا۔　　ایک بوسہ پر ہمیں ٹالیں نہ آپ　　کچھ علاوہ دیجیے تنخواہ سے

ٹپکنا: سیال چیز کا قطرہ قطرہ گرنا۔ مراد عرق نکلنا، نچڑنا۔ درخت کے پھل کا پک کر خود بخود گرنا۔ ظاہر ہونا۔ مائل ہونا۔ جنگ میں زخمی ہوکر زمین پر گرنا۔

آفتاب داغ: تفریح ٹپکی پڑتی ہے ان کے دِماغ سے گلگشت کر کے آئے ہیں دشمن کے باغ سے

ٹٹولنا: اندھیرے کی وجہ سے یا غیر مرئی ہونے کی وجہ سے یا آنکھیں قصداً بند کر کے ہاتھ سے کسی پوشیدہ چیز کو ڈھونڈنا۔ معلوم کرنا۔

فریاد داغ: اس کو باتوں میں کھولتا تھا میں خط کمر میں ٹٹولتا تھا میں

ٹکنا: ٹھیرنا۔ قیام کرنا۔ رُکنا۔ تہ نشین ہونا۔ نیچے بیٹھنا۔

گلزار داغ: بن گیا کعبہ وہی میرے لیے ٹک گئی جس در پہ پیشانی مری

ٹلنا: جگہ سے ہٹنا۔ سرکنا۔ الگ ہونا۔ بچنا۔ غائب ہونا۔ کِھسک جانا۔ گزر جانا جیسے وقت ٹل گیا۔ دفع ہونا۔ جیسے بلا ٹلی۔

گلزار داغ: دیکھنا حشر میں جب تم پہ مچل جاؤں گا میں بھی کیا وعدہ ہوں تمھارا کہ ٹل جاؤں گا

گلزار داغ: ہماری گواہی نہ دی حشر کے دن ہوئے کچھ ادھر کچھ اودھر لوگ ٹل کر

گلزار داغ: مرتے کے ساتھ کوئی بھی مرتا نہیں کبھی فرقت میں رفتہ رفتہ سب احباب ٹل گئے

آفتاب داغ: گزر جانا۔ ملتوی ہو جانا۔

دیکھتے ہی شکل راز دل سے ماہر ہو گئے پھر نہ وہ ٹالے ٹلی جس بات کے سر ہو گئے

ٹوٹنا: توڑنا کا لازم۔ شکستہ ہونا۔ ٹکڑے ہونا۔ شق ہونا۔ جُدا ہونا۔ مراد کم ہونا۔ گھٹنا۔ جیسے کنویں کا پانی ٹوٹنا یا ہمت ٹوٹنا۔ کسی پر حملہ آور ہونا۔ یا کمال اشتیاق کی وجہ سے مائل ہونا اس معنی میں ٹوٹ پڑنا بولتے ہیں۔ رد اور منسوخ ہونا۔ فسخ ہونا جیسے معاہدہ یا نکاح ٹوٹنا۔ منہدم ہونا۔ گرنا۔ قطع تعلق ہونا۔ برطرف ہونا۔ فتح ہونا۔ جوڑوں میں درد ہونا جیسے بدن ٹوٹنا۔ واقع و وارد ہونا جیسے آفت ٹوٹنا۔ مضمحل ہونا اور کمزور ہونا۔

مہتاب داغ: اب منصفی ہے داور محشر کے علم پر میرے گواہ ٹوٹ کے دشمن سے جا ملے

گلزار داغ: تھم ذرا اور نہ گر ٹوٹ کے یہ خانہ خراب گنبد چرخ اب شورش فریاد آیا

گلزار داغ: بحر محبت جوش پر ہے کیا کروں نو مشق ہوں دم ٹوٹ جاتا ہے مرا آتا ہوں جب ساحل کے پاس

گلزار داغ: لبِ جو سیر کو آیا ہے وہ بحر جمال ٹوٹا پڑتا ہے تماشا کو حباب ایک پر ایک

ٹوکنا: مزاحم ہونا۔ باز پرس کرنا۔ پوچھنا۔ تنبیہ کرنا۔ دعوتِ جنگ دینا۔ ہُونسنا۔ نظر لگانا۔

گلزار داغ: کیا چور ہیں جو ہم کو دربان تمھارا ٹوکے کہہ دو کہ یہ تو جانے پہچانے آدمی ہیں

مہتاب داغ: روکنا۔ روک کر جانچنا۔

جب غیر کوئی آئے بے شبہ اس کو ٹوکے ہم روز کے سلامی کیوں کھائے ہم پہ دھوکے

مہتاب داغ: پوچھ لینا۔ خط غیر کا پڑھتے تھے جو ٹوکا وہ بولے اخبار کا پرچہ ہے خبر دیکھ رہے ہیں

ٹہلنا: آہستہ آہستہ پھرنا۔ رفتار کا پہلا درجہ ہے۔ پھر درمیانی درجہ چلنا۔ پھر ذرا تیز لپکنا۔ اور بہت تیز اور قوی درجہ دوڑنا۔ فارسی میں خرامیدن۔ چہل قدمی کرنا۔ مراد علیحدہ ہونا۔ رخصت ہونا۔ ٹلنا۔ سیر کرنا۔ ہوا کھانا۔ تفریح کرنا۔

یادگار داغ: اعتبار ان کو نہیں اپنے بھی دربانوں کا خود ٹہلتے ہوئے دیکھا انھیں اکثر باہر

ٹھاننا: منصوبہ باندھنا۔ عزم صمیم کرنا۔

مہتاب داغ: کر گزرتے ہیں ہو بُری کہ بھلی دل میں جو کچھ وہ ٹھان لیتے ہیں

آفتاب داغ: نکلا ہے جو زبان سے اس کو نباہیے ایسی وہ اپنے دل میں کبھی ٹھانتے نہیں

ٹھکرانا: ازراہ تحقیر ٹھوکر مارنا۔ لات مارنا۔

پارس وہ سنگ ہے جسے ٹھکرا کے تو چلے اکسیر جز ہے تیرے قدم کے غبار کا

ٹھننا: عزم مصمم ہو جانا۔ جیسے لڑائی ٹھن گئی۔ تیار ہونا۔ لغوی معنی جمنا۔ تہ نشین ہونا۔

گلزار داغ: یہ جی میں یاں ٹھن گئی ہے بالکلکہ حال دل کہیے بے تامل غضب کیا کیوں کیا تغافل گھٹا دیا حوصلہ بڑھا کر

گلزار داغ: آئے بن ٹھن کر مرے ماتم میں وہ جب کہ رسم سوگواری اٹھ گئی

ٹھیرنا/ٹھہرنا: رکنا۔ تھمنا۔ قیام کرنا۔ کھڑا رہنا۔ جمنا۔ ٹھننا۔ منصوبہ ہونا۔ قائم ہونا۔ منجمد ہونا۔ جیسے پارے کا ٹھہرنا۔ تجویز ہونا۔ قرار پانا۔ تاخیر کرنا۔ توقف کرنا۔ (ٹھیرنا اور ٹھہرنا دونوں صحیح ہیں) ٹھیرنا۔ تھمنا۔ رکنا میں فرق ہے۔

گلزار داغ: مرے کوچہ میں وہ کن شوخیوں سے جابجا ٹھہرے بڑھے بڑھ کر تھمے دم بھر چلے چل کر ذرا ٹھہرے

گلزار داغ: لائے گا کعبہ سے تو مفت ثواب اے زاہد حصہ پہلے ہی ٹھہر جائے یہیں یاروں کا

گلزار داغ: آنے سے مرے ٹھیر گئے آپ وگرنہ جانے کا ارادہ تو کہیں ہو ہی چکا تھا

گلزار داغ: راہ دیکھیں گے نہ دنیا سے گزرنے والے ہم تو جاتے ہیں ٹھہر جائیں ٹھہرنے والے

گلزار داغ: مری تقدیر کی برگشتگی سب میں بری ٹھہری حسینوں کے لیے اک حُسن ہے برگشتہ مژگاں کا

گلزار داغ: رہا روز جزا کے بعد کا غم مجھ کو محشر میں کہ دن کو تو یہ ٹھیری رات کو کیا جانے کیا ٹھہرے

گلزار داغ: قرار پانا۔

وہی انسان پورا ہے اسی کے ہم تو قائل ہیں بھلوں میں بھلا ٹھیرے بُروں میں جو بُرا ٹھیرے

جانا: رخصت ہونا۔ کسی مقام کو چھوڑ کر دوسری جگہ چلے جانا۔

مہتاب داغ: جاؤ بھی۔ ایسا کیا آنا۔

ہیں تیوری میں بل تو نگاہیں پھری ہوئیں جاتے ہیں ایسے آنے سے اوسان جائیے

مہتاب داغ: خود چلے جائے۔ اچھی کہی کہ غیر کے گھر تک ذرا چلو میں آپ کا نہیں ہوں نگہبان جائیے

مہتاب داغ: جا کر۔ بس ہٹیے۔ آئے ہیں آپ غیر کے گھر سے کھڑے کھڑے یہ اور کو جتائیے احسان جائیے

آفتاب داغ: جانا (کسی پر): مشابہ ہونا۔

آدمی ایسا کہاں کوئی فرشتہ ہو تو ہو شیخ صاحب یہ نہیں معلوم تم کس پر گئے

جاننا: آگاہ ہونا۔ فارسی میں دانستن۔ آگاہی حاصل کرنا۔ ماننا۔ قائل ہونا۔

گلزار داغ: مزے عشق کے کچھ وہی جانتے ہیں کہ جو موت کو زندگی جانتے ہیں

گلزار داغ: کہاں قدر ہم جنس ہم جنس کو ہے فرشتوں کو بھی آدمی جانتے ہیں

آفتاب داغ: نتیجہ معلوم ہونا۔

ابھی کچھ منہ سے نکلا تو تم ہی جانو گے داغ پھر مجھ کو نہ کہنا جو برابر نہ کہوں

جتانا: بہ تاکید بتانا۔ آگاہ کرنا۔ ہوشیار کرنا۔ متنبہ کرنا۔ فہمائش کرنا۔ یاد دلانا۔ ایما کرنا۔ ذہن نشین کرنا۔ (اصل میں چِتانا تھا۔ چِت کے معنی ذہن وحافظہ۔ جتلانا غیر فصیح ہے)

گلزار داغ: افشائے راز عشق میں گو ذلتیں ہوئیں لیکن اسے جتا تو دیا جان تو گیا

گلزار داغ: نگاہ کو بے باکیاں سکھاؤ حجاب شرم و حیا اٹھاؤ بھلا کے مارا تو خاک مارا لگاؤ چوٹیں جتا جتا کر

جچنا: تُلنا۔ انکنا۔ تخمینہ ہونا۔ پرکھا جانا۔ آزمایا جانا۔ ممتاز و باوقار ہونا۔ ثابت و دل نشین ہونا۔ پسند آنا۔

فریاد داغ: نہیں جچتا کوئی حسیں تم کو آفریں ہے صد آفریں تم کو

جچنا: نظر پر چڑھنا۔

یادگارِ داغ: جچتا ہے اپنی آنکھ میں وہ خوش جمال بھی تیری سی بول چال بھی ہو چال ڈھال بھی

جڑنا: کسی چیز کا کسی چیز میں بٹھانا۔ جمانا۔ پچی کرنا۔ جیسے انگوٹھی میں نگینہ جڑنا۔ مراد لگانا جیسے دَھول جڑنا۔ بدگوئی و غیبت کرنا۔ شکایت کرنا۔ دعویٰ کرنا۔ نالش کرنا۔

مہتاب داغ: بنا ہے مدعی پیغامبر بھی جڑی ہے جب مری کھوٹی جڑی ہے

جکڑنا: کھینچ کر کس کر باندھنا۔

گلزار داغ: خواہ باندھیں خواہ جکڑیں ان کو زنجیروں میں وہ ہم نے ان زلفوں کے ہاتھ بیچ ڈالے ہاتھ پانو

جلانا: زندہ کرنا۔ زندہ رکھنا۔ تر و تازہ کرنا۔

گلزار داغ: زندہ نہ مسیحا سے ہوا کشتۂ الفت مردوں کو جلانا تو کچھ اعجاز نہیں تھا

جلنا: فارسی میں سوختن۔ آگ لگنا۔ روشن ہونا۔ شعلہ زن ہونا۔ جھلسنا۔ داغ لگنا۔ خاکستر ہونا۔ مراد حسد کرنا۔ رشک کرنا۔ عداوت کرنا۔ سوزش اور تپک ہونا۔ رنجیدہ ہونا۔ نباتات کا برفباری سے کمھلا جانا۔ (ہندی میں بلنا ہے۔ ب کو جیم سے تبدیل کیا گیا)

گلزار داغ: اپنے سر بھی کوئی لیتا ہے پرائی آفت طور آگاہ نہ تھا اس سے کہ جل جاؤں گا

جمنا: منجمد و بستہ ہونا۔ جیسے برف کا یا دہی کا جمنا۔ قائم ہونا۔ ٹھہرنا جیسے پارہ کا جمنا۔ بیج کا اُگنا۔ چپکنا۔ ملصق ہونا۔ جڑ پکڑنا۔ مضبوط ہونا۔ ڈٹنا۔ اڑنا جیسے جم کر لڑنا۔ ٹھیک آنا۔ ماپ کے مطابق ہونا۔ تہ میں بیٹھنا۔ موثر ہونا۔ اجتماع ہونا جیسے میلہ جمنا۔ محفل جمنا۔ بات یا وعدے پر قائم رہنا۔

گلزار داغ: وعدۂ فردا پہ بھی جمتے نہیں کہتے ہیں وہ وقت دیکھا چاہیے

گلزار داغ: جم گئی گرد رہ میکدہ مجھ پر واعظ خاک سے پاک کرے بحر نہ قلزم مجھ کو

جھاڑنا: صاف کرنا۔ سوکھا گرد و غبار دور کرنا۔ اس کے مختلف طریقے ہیں۔ فرش پر جھاڑو دی جاتی ہے۔ کپڑوں کو جھٹک کر یا دوسرا کپڑا پھیر کر یا برش سے صاف کیا جاتا ہے۔ کرسی وغیرہ کو کپڑے کے جھاڑن سے جھاڑا جاتا ہے۔ مراد پیڑ کو ہلا کر پھل گرانا۔ مارنا۔ جیسے ہاتھ جھاڑ دیا۔ دم کرنا سلب مرض یا دفع مرض کے لیے کچھ کلمات پڑھ کر پھونکنا اور ہاتھ پھیرنا۔ چقماق سے آگ نکالنا۔ کسی چیز میں ضرب لگا کر اس کا کچھ حصہ اجزا یا کنارہ وغیرہ توڑ کر گرا دینا۔ جیسے دانت جھاڑ دوں گا۔ گولہ باری نے کنگورے جھاڑ دیے۔ چینی مٹی کی تشتری کا کنارہ جھاڑ دیا۔ وغیرہ۔ لتاڑنا۔ برا بھلا کہنا۔ مجازی معانی میں زیادہ تر ''لینا یا دینا'' کے ساتھ مرکب ہو کر بولا جاتا ہے۔ ''جھاڑ لینا'' کسی کے پاس سے سارے پیسے لے لینا۔

مہتاب داغ: مٹھی میں دل نہ تھا جو اٹھے ہاتھ جھاڑ کے الجھا ہوا ہے زلفِ شکن در شکن میں کیا

جھپٹنا: حملہ کرنے کے لیے تیزی سے کسی کی طرف لپکنا۔ ہاتھ مار کر چھین لینا۔ زبردستی بعجلت یکبارگی اچک لینا۔ کسی مقصد کے لیے تیزی سے روانہ ہونا۔

گلزار داغ: نکلا جدھر وہ شوخ ہوا شور دیکھنا دل کو جھپٹ کے کوئی ادھر سے نکل گیا

گلزار داغ: تیری مژگاں کی نہ تھی دست درازی مشہور دل جھپٹ کر کسی رہگیر کا چھینا ہو گا

یادگارِ داغ: اڑا لے جانا۔ چھین کر لے جانا۔

جان جھپٹی کسی کا دل ٹوٹا وہ یونہی لوٹ مار کرتے ہیں

جھپکنا: آنکھوں کا قدرتی عادت سے پے درپے بند ہونا پھر کھلنا۔ آنکھ جھپکنا پلک جھپکنا دونوں طرح بولا جاتا ہے۔

آفتاب داغ: جھپکی جو آنکھ ہجر کی شب آئی یہ ندا اے تنگِ عشق مر نہ گیا ہوشیار ہو

آفتاب داغ: میسر ہمیں خواب راحت کہاں ذرا آنکھ جھپکی سحر ہوگئی

جھٹالنا: واقعہ سے انکار کرنا۔ جھوٹ قرار دینا۔

یادگارِ داغ: پتے پتے کی سنو مجھ سے اب ذرا سچ سچ تمھیں خدا کی قسم تم جھٹالتے جاؤ

جھٹکنا: کپڑے وغیرہ کو جھٹکا دینا۔ جھاڑنے کے لیے یا چھڑانے کے لیے۔ دھکّا دینا جیسے ہاتھ کو جھٹک دینا۔

گلزار داغ: دامن جھٹک جھٹک کے چھڑایا ہزار بار تم کو ہوا نہ خاک مری بات کا لحاظ

جھجکنا: جھچکنا بھی ہے مگر فصیح ہر دو جیم ہے۔ اچانک چونکنا۔ ڈر جانا۔ خوف یا غیرت یا وہم کی وجہ سے طبیعت کا کھنچنا۔ رُکنا۔

گلزار داغ: عجب کیا ہے شبِ غم عکس سے اپنے جھجک جائے جو دیکھے منہ یہ اپنا آئنہ لے کر اُجالے میں

جھچکنا: تامل کرنا۔ خوف کرنا۔

یادگارِ داغ: وہ جھچکا جو دیکھی بری دل کی حالت بڑھاوا دیا اپنے قاتل کو ہم نے

جھڑکنا: ناراض ہو کر دھتکارنا۔ بُرا بھلا کہنا۔ ڈانٹ ڈپٹ کرنا۔ دھمکانا۔

گلزار داغ: جھڑکی ہوئی کہیں سے نکالی ہوئی نہ ہو پاتا ہوں آج اے شبِ غم مہرباں تجھے

جھڑنا: کسی چیز کا کسی چیز سے چھوٹ کر یا ٹوٹ کر گرنا۔ ٹپکنا۔ کوڑے کرکٹ کا صاف کیا جانا۔ کسی چیز کے کچھ اجزا یا ٹکڑوں کا ٹوٹ کر گر جانا۔ جیسے دانت جھڑ گئے یا کنگورے جھڑ گئے۔ کنارہ جھڑ گیا۔ (متعدی جھاڑنا)

مہتاب داغ: گُل بستر ستارے بن گئے ہیں ترے ماتھے سے جب افشاں جھڑی ہے

جھکولنا: پانی کھنگالنا۔ پانی کو ہلانا جُلانا۔ پانی میں ڈول کو بار بار ڈبکیاں دینا۔

یادگار داغ: ساقی نہ مرے دل کو جلا آتش تر سے شورے میں صراحی کو جھکولا نہیں جاتا

جھکنا: خمیدہ ہونا۔ ٹیڑھا ہونا۔ کوئی چیز یا کوئی آدمی زمین پر کھڑا ہو یا قائم ہو اور اس کا اوپر کا حصہ آگے کو یا کسی طرف کو ٹیڑھا ہو جائے تو اس کو جھکنا کہتے ہیں۔ مراد فروتنی کرنا۔ گرنا۔ نیچا ہونا۔ متوجہ ہونا۔ (اس کا متعدی جھکانا اور جھونکنا)

آفتاب داغ: کیا مزا ہے ان کو اپنی شوخیِ تقریر کا جھُک پڑے غیروں پہ جب مجھ پر عنایت ہو چکی

جھکانا: خمیدہ کرنا۔ ٹیڑھا کرنا۔ نیچا کرنا۔ متوجہ کرنا۔

آفتاب داغ: پوچھو جنابِ داغ کی ہم سے شرارتیں کیا سر جھکائے بیٹھے ہیں حضرت غریب سے

جھنجلانا: پیچ و تاب کھانا۔ غصہ کا اظہار کرنا۔ خفا ہونا۔

مہتاب داغ: میرے قاصد کو دیا اس نے جھنجلا کے جواب کون ہوتے ہیں وہ پیغام کے دینے والے

جب کہا اور بھی دنیا میں حسیں اچھے ہیں کیا ہی جھنجلا کے وہ بولے کہ ہمیں اچھے ہیں

گلزار داغ: شکوۂ ظلم پہ اول تو وہ خاموش ہوئے پھر یہ جھنجلا کے کہا کیا مری رسوائی ہے؟

جھینکنا: دکھڑا بیان کرنا۔ افسوس کرنا۔ پچھتانا۔ گریہ و زاری کرنا۔ شکایت کرنا۔ حال بیان کرنا۔

مہتاب داغ: دل میں نے لگایا ہے مگر دیکھیے کیا ہو سب جھینکتے ہیں اپنے پرائے مرے آگے

جھپنا: شرمانا۔ لجانا۔ کترانا۔ آنکھ چُرانا۔

گلزار داغ: لڑ گئی یار گلعذار سے آنکھ اب نہیں جھپتی ہزار سے آنکھ

چبانا: دانتوں سے غذا کو کچلنا اور پیسنا۔

آفتاب داغ: عوضِ نُقل وگزک اس کو چبا لیتا ہوں سوندھا سوندھا یہ مرا جامِ سفال اچھا ہے

چبھنا: کسی نوک دار چیز مثلاً سوئی یا کیل کا جاندار کے جسم میں گھُسنا یا محسوس ہونا۔ جیسے کنکریوں کا چُبھنا۔ سوئی کا چُبھنا۔ مراد سخت نا گوار ہونا۔ جیسے دل میں بات کا چبھنا، مؤثر ہونا۔

فریاد داغ: کبھی چبھتی ہوئی سنا دینا سن کے تعریف مسکرا دینا

گلزار داغ: وہ چشم آبلہ بھی دید کے قابل ہے اے وحشت نظر میں جس کی پہلے چبھ گیا کانٹا بیاباں کا

چبھونا: کسی نوکدار چیز کو جاندار کے جسم میں گڑونا۔ یہ متعدی مجازی معنوں میں استعمال نہیں ہوتا۔

ظالم تری نگہ نے کیا کام ہے تمام نشتر چبھوتے ہیں تو رگ جاں کو چھوڑ کر

چٹخنا: جسم کے جوڑ کا خود بولنا۔ کسی چیز کا سخت چیز پر گرا چٹنا۔ ترخنا۔ خفا ہو کر چل دینا۔ آپس میں اختلاف ہونا۔

فریاد داغ: ایسی بگڑی کہ آج تک نہ بنی ایسی چٹخی کہ آج تک نہ بنی

چٹکنا: کلی کا شق ہونا۔ کھِلنا۔ دہکتے وقت کوئلوں کا یا آگ پر ڈالتے وقت کالے دانے کا پھٹنا۔

مہتاب داغ: اس نزاکت پہ سُنے کیا وہ ہماری فریاد غنچہ چٹکے تو کہے سر میں دھمک ہوتی ہے

چرانا: کسی کا مال اس کی لاعلمی میں اٹھا لے جانا۔ فارسی میں دُزدیدن۔ اغماض کرنا۔ جیسے آنکھ چُرانا۔ کام سے بچنا جیسے جی چُرانا۔

گلزار داغ: نظر چُرا کے وہ یوں ہر بشر کو دیکھتے ہیں کسی کو یہ نہیں ثابت کدھر دیکھتے ہیں

گلزار داغ: نگاہِ دزدیدہ پر شرارت اور اس پہ دزدِ حنا ہے آفت مگر وہ عیار ہے قیامت کہ چور دیں اس کو دل چرا کر

گلزار داغ: ہر چند ہے افشائے محبت میں خرابی یاروں سے مگر آنکھ چُرائی نہیں جاتی

چڑانا رچڑھانا: کسی بات کی نقل کر کے یا بار بار کہہ کے غصہ دلانا۔ چھیڑنا۔ منہ چڑانا کے معنی دوسرے کی تحقیر کے لیے اپنے منہ اور ہونٹوں کو بگاڑ کر دکھانا۔ انگوٹھا چڑانا یعنی انگوٹھا ہلا کر دکھانا۔

گلزار داغ: اُڑایا جب سے تو نے چٹکیوں میں اس کو اے قاتل یہ زخم دل بھی ہنس کر منہ چڑھاتا ہے نمکداں کا

چڑنا رچڑھنا: بگڑنا۔ خفا ہونا۔ جھلّانا۔ کسی بات یا کسی کام یا کسی چیز سے ناخوش ہونا۔

آفتاب داغ: اپنی تعریف سے چڑتے ہو اگر جانے دو چشم بددور ہمارا ہی جمال اچھا ہے

چڑھنا: اُترنا کا نقیض۔ زمین سے اونچی زمین یا پہاڑ یا کسی بلند عمارت پا جانا یا زمین سے اٹھ کر اُدھر ہونا۔ فضا میں اوپر کی طرف جانا۔ اُڑنا۔ مراد بڑھنا۔ ترقی کرنا۔ مثلاً پانی کا طغیانی پر آنا۔ نرخ بڑھنا۔ ہاتھ چڑھنا۔ آواز کا بلند ہونا۔ نشہ چڑھنا وغیرہ۔ دھاوا کرنا۔ رفتار کا تیز ہونا جیسے سانس کا چڑھنا۔ نذر اور بھینٹ ہونا۔ کسی کے ذمہ کچھ واجب ہونا جیسے مہینہ چڑھنا۔ درج ہونا جیسے نام چڑھنا وغیرہ۔

گلزار داغ: چڑھے ذہن پر نہ زباں پر اب مرے چار حرف وصال جب
تو پھر آگے کہنے کا لطف کیا تمھیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

گلزار داغ: نشہ غالب ہونا۔

بے وقت کی چڑھی ہے نہ ہوگا اتار آج ہوتے ہیں تیرے مست کوئی ہوشیار آج

چڑھانا: اُتارنا کا نقیض۔ نیچے سے اوپر لے جانا۔ لادنا۔ سوار کرنا۔ برتن کا سارا پانی وغیرہ اک دم پی جانا۔ بلند کرنا۔ نذر لا کر بُت کے سامنے یا مزار پر رکھنا۔ اپنے یا دوسرے کے ذمہ واجب کرنا جیسے قرض چڑھانا۔

آفتاب داغ: کریں صبح قیامت بھی انتظار بہت کہ عادت آپ کو ہے دن چڑھا کے آنے کی

چکنا: ختم کرنا۔ معاملے کا یا قیمت کا طے ہونا۔ بیباق ہونا۔ فیصلہ ہو جانا۔ دہلی میں یہ مصدر فعل لازم ہونے کی صورت میں علیحدہ نہیں بولا جاتا بلکہ بطور تابع فعل کے یا تاکید فعل یا اتمام فعل کے لیے آتا ہے۔ جیسے کر چکنا۔ کھا چکنا۔ کہہ چکو۔ جا چکو۔ دے چکا۔ پڑھ چکا وغیرہ۔

گلزار داغ: بڑھایا ہم نے دل اس کا یہ کہہ کہہ کر دم بسمل لگا چُک تیغ اے قاتل کہیں قاتل بھی ڈرتے ہیں

گلزار داغ: گلی سے یار کی ہم اُٹھ کے چل چکے تھے مگر مچل گیا دل پُر اضطراب رستے میں

چکرانا: چکر کھانا۔ گردش کرنا۔ سر گھومنا۔ مراد گھبرانا۔ سٹپٹانا۔ سنسکرت میں چکرُ۔

گلزار داغ: خضر بھی تو اسی گرداب سے چکراتے ہیں ڈوب کر بحر محبت میں اچھلتا ہی نہیں

گلزار داغ: حیران ہونا۔

سنا کلام جو رندوں کا شیخ چکرایا وہاں تو بات کا چھینٹا بھی بے شراب نہ تھا

چکھنا: ذائقہ معلوم کرنے کے لیے، بہت تھوڑی سی کوئی چیز منہ میں رکھنا۔ قلیل کھانا۔ کسی کے مال کو چکھنے کی طرح کھا جانا۔

گلزار داغ: کچھ پیا خون جگر دل کا لہو کچھ چاٹا چکھتی پھرتی ہیں نگاہیں تری گھر گھر کے مزے

چکھانا: کوئی تھوڑی سی چیز دوسرے کو معلوم کرنے کے لیے کھلانا۔ تھوڑا سا ناشتہ کرانا۔

گلزار داغ: دل ترا آئے کسی پر تو یہیں ہوا نصاف عشق دنیا میں چکھا دے تجھے محشر کے مزے

چلاّنا: چیخنا۔ بہت بلند آواز سے قوت کے ساتھ بولنا۔ غل مچانا۔ مراد رونا دھونا۔ فریاد کرنا۔ غصے کے ساتھ بُرا بھلا کہنا۔

گلزار داغ: کون تھا مجھ سا تمنائی کہ برسوں میرے بعد قبر پہ آ آ کے چلائی پکاری آرزو

چلنا: پاؤں کے ذریعے سے ایک جگہ سے دوسری جگہ آنا، جانا (رفتار میں)۔ پہلا درجہ ٹہلنا ہے درمیانی درجہ چلنا۔ اس سے ذرا تیز لپکنا اور بہت تیز اور سریع درجہ دوڑنا۔ مراد سفر کی ابتدا کرنا۔ جیسے رات کو چل کر صبح پہنچے۔ حرکت کرنا جیسے ہوا یا چکی یا نبض کا چلنا۔ رواج پانا جیسے سکہ چلنا۔ رواں اور جاری ہونا جیسے نہر یا سڑک کا چلنا۔ قائم رہنا جیسے بیٹے سے نام چلتا ہے۔ پھٹنا جیسے انگرکھا کندھے پر سے چل گیا۔ آپس میں لڑائی ہونا جیسے ان کی اُن سے چل رہی ہے۔ دیرپا اور کارآمد ہونا جیسے یہ کپڑا چلنے والا ہے۔ یہ قلم خوب چلتا ہے۔ کسی چیز کا اپنے مقررہ کام کے لیے حرکت کرنا یا حرکت میں آنا جیسے توپ چل گئی، تلوار چل گئی، گھڑی چل رہی ہے، کارخانہ چل پڑا، دکان چل رہی ہے۔ مؤثر ہونا جیسے جادو چل گیا۔ گردش میں آنا جیسے جام کا چلنا۔

آفتاب داغ: حسرتیں لے تو چلی روح عدم کو لیکن اس مسافر سے یہ چلے گا نہ یہ سامان بہت

یعنی بھاری ہونے کی وجہ سے اٹھا کر لے چلنا مشکل ہے۔

گلزار داغ: کسی کی نرگس مخمور کچھ کہہ دے اشاروں میں مزہ ہے دن رات چلتی رہے پرہیز گاروں میں

یعنی منافست رہے۔

آفتاب داغ: بہت ہمارے پھڑکنے سے تنگ ہے صیاد کہ چار دن سے زیادہ قفس نہیں چلتا

یعنی ٹوٹ پھوٹ جاتا ہے

گلزار داغ: کوئی آگے نکل نہیں سکتا تجھ سے فتنہ بھی چل نہیں سکتا

جیت نہیں سکتا

گلزار داغ: زور قسمت سے چل نہیں سکتا دل سنبھالے سنبھل نہیں سکتا

بات مانی جانا۔ بات کا اثر ہونا۔

یادگارِداغ:	چل سکے پیغامبر کی کیا وہاں	غیر بھانجی مارتا ہے بول کر

کام دینا۔

یادگارِداغ:	پرانا دہرانا ہو ا رخت ہستی	چلے گا جنابِ خضر یہ کہاں تک

زور۔بس چلنا۔اختیار ہونا۔اثر۔

آفتاب داغ:	رکھا دل و دماغ کوتو روک تھام کر	اس عمر بے وفا پہ مرا زور کیا چلے

جھوٹ۔جھوٹی بات مانی جانا۔یقین ہوجانا۔

آفتاب داغ:	افسانۂ رقیب بھی تو بے اثر ہوا	بگڑے جو سچ کہے تھے وہاں جھوٹ کیا چلے

دوا۔اثر کرنا۔

آفتاب داغ:	بالیں سے میرے آج وہ یہ کہہ کے اٹھ گئے	اس پر دوا چلے نہ کسی کی دعا چلے

دعا۔اثر کرنا۔

آفتاب داغ:	بالیں سے میرے آج وہ یہ کہہ کے اٹھ گئے	اس پر دوا چلے نہ کسی کی دعا چلے

جانا۔منزل طے کرنا۔

آفتاب داغ:	یوں چلئے راہ شوق میں جیسے ہوا چلے	ہم بیٹھ بیٹھ کر جو چلے بھی تو کیا چلے

کام۔کاروائی ہونا۔مطلب نکلنا۔کام نکلنا۔

آفتاب داغ:	رکے جو کام تو بیداد رس نہیں چلتا	پرائے بس میں ہے کچھ اپنا بس نہیں چلتا

بس۔قابو ہونا۔

آفتاب داغ:	رکے جو کام تو بیداد رس نہیں چلتا	پرائے بس میں ہے کچھ اپنا بس نہیں چلتا

ساتھ۔رفاقت کرنا۔ساتھ دینا۔ساتھ کام کرنا۔

آفتاب داغ:	دکھائیں کوچۂ قاتل میں جاں نثاروں کو	ہمارے ساتھ کبھی بوالہوس نہیں چلتا

نفس۔سانس آنا جانا۔

آفتاب داغ:	ہمارے سینہ میں پہروں نفس نہیں چلتا	جب اس نے روک دیا کہہ کے بس نہیں چلتا

قفس۔پائدار ہونا۔مضبوط ہونا۔کام دینا۔

آفتاب داغ:	بہت ہمارے پھڑکنے سے تنگ ہے صیاد	کہ چار دن سے زیادہ قفس نہیں چلتا

چال۔رفتار۔ایک رفتار سے جانا۔حرکت کرنا۔

آفتاب داغ:	گذر گئے ہیں جودن پھر نہ آئیں گے ہرگز	کہ ایک چال فلک ہر برس نہیں چلتا

چمکانا: ہوشیار کردینا۔مشتبہ کردینا۔

ضمیمۂ یادگارِداغ:	وہ جب آگ ہوتے ہیں غصہ سے مجھ پر	تو بھڑکاتے ہیں اور چمکانے والے

چننا: کسی چیز کوایک ایک کرکے اٹھانا اور جمع کرنا۔چھانٹنا اوراٹھانا۔تعمیر کرنا جیسے دیوار چننا۔الگ الگ کرنا جیسے چاول چننا،یعنی کوڑا کرکٹ الگ کرنا۔ترتیب دے کر لگانا جیسے دسترخوان پر کھانا چُننا،یا اینٹوں کا چٹا لگانا۔کپڑے میں چٹکی یا کسی چپٹی چیز سے شکن یا سلوٹیں ڈالنا۔

یادگارداغ:	کدورت پر کدورت جم گئی ہے میرے سینے میں	چنی یہ عشق نے دیوار دیوار کیسی ہے

چنوانا:

گلزارداغ: نہ اُٹھیں کوچۂ قاتل سے لاشیں ناتوانوں کی فلک تنکے ہی چُنوائے نسیم صبح گاہی سے

چندھیانا: آنکھوں کا تیز روشنی سے خیرہ ہونا۔

مہتاب داغ: زاہد کو ہے پھر جلوۂ دیدار کی حسرت بجلی کی چمک دیکھ کے چندھیا گئیں آنکھیں

چوکنا: غیر متوقع طور پر بھول جانا۔ اچانک غلطی ہو جانا جس کا پہلے سے گمان نہ ہو۔ باز رہنا جیسے وہ بڑوں کے سامنے بھی نہیں چوکتا۔ نشانہ خطا ہو جانا۔

آفتاب داغ: میں ہی چوکا میں نے ظاہر کر دیے انداز عشق اس روش سے سیکڑوں ان پر فدا ہونے لگے

گلزارداغ: رستے پہ ترے چلی قیامت سچ ہے کہ بڑی ہی چال چوکی

گلزارداغ: کیا بچے ناوک نظر سے دل چُوکتی ہی نہیں شکار سے آنکھ

چونکنا: ڈر یا تعجب کی وجہ سے ایک دم جھجک پڑنا۔ غفلت یا انہماک یا نیند کی حالت میں ایک دم ہوشیار ہو جانا۔ مراد بدکنا۔ بھڑکنا۔

گلزارداغ: شراب غفلت سے داغ غش تھے دکھائے غفلت نے کیا تماشے
کہ سوتے سوتے جو چونک اٹھے مگر کوئی مگر کوئی تم نے خواب دیکھا

چومنا: بوسہ لینا۔

یادگارِداغ: کوہکن ہم تو نہیں ہیں جو سر اپنا پھوڑیں چوم کر چھوڑ دیا کرتے ہیں بھاری پتھر

چھانا: اوپر کسی چیز کا ہر چار طرف سے ہجوم کرنا۔ غالب آنا جیسے ابر کا چھانا۔ طاری ہونا جیسے رعب کا یا حیرت کا چھانا۔

آفتاب داغ: دیکھ کر قاتل کی آمد داغ دل میں شاد شاد اور غم خواروں کے منہ پر مردنی چھائی ہوئی

چھانٹنا: چننا۔ انتخاب کرنا۔ پسند کرنا۔ اختیار کرنا۔ کاٹنا۔ تراشنا۔ بیونتنا۔ کچھ حصہ کاٹ کر الگ کر دینا جیسے درخت کی شاخیں چھانٹنا۔

آفتاب داغ: کیا ہوا کس سخت جاں سے ہوگئی قاتل کو لاگ چھانٹ کر دس بیس میں جو ایک خنجر لے چلا

چھاننا: چھنی سے آٹا نکالنا۔ صاف کرنا۔ کپڑے سے پانی یا سیال چیز کو نکالنا۔ مراد جستجو کے لیے کونہ کونہ دیکھ ڈالنا۔ تحقیق کرنا۔ انتخاب کرنا۔

گلزارداغ: کہیں سودائیان عشق کو تفریح ہوتی ہے بہت چھانا ہوا ہے باغ فردوس وارم میرا

آفتاب داغ: مہرو وفا کا کب اُنھیں آتا ہے اعتبار جب چھانا ہوا ہے باغ فردوس وارمیرا

چھپنا: پوشیدہ ہونا۔ پنہاں ہونا۔ غائب ہونا۔ بچنا۔ آنکھ بچانا۔

گلزارداغ: پھر لیے تیر و کماں کوئی چلا آتا ہے خود چھپے یا چھپائے مجھے تربت میری

آفتاب داغ: مثال گنج قاروں اہل حاجت سے نہیں چھپتا جو ہوتا ہے سخی خود ڈھونڈ کر سائل سے ملتا ہے

چھپانا: پوشیدہ کرنا۔ پنہاں کرنا۔ غائب کرنا۔ ڈھانپنا۔ بچانا۔

آفتاب داغ: چھپائے سے کہیں چھپتی ہے اپنے دل کی بیتابی کہ ہر تارنفس اپنا رگ بسمل سے ملتا ہے

چھٹنا: چھوٹنا کا مخفف۔ رہا ہونا۔ روانہ ہونا۔ جاری ہونا۔ برطرف ہونا۔ الگ ہو جانا۔ باقی بچنا۔ سست ہونا جیسے نبض چھٹنا۔ بکھرنا۔ دغنا جیسے بندوق یا آتش بازی چھٹنا۔ ملی ہوئی یا چپکی ہوئی چیز کا الگ ہو جانا۔

گلزارداغ: جب چھٹا واں شست سے ناوک چلا پہلو سے دل یہ شکار اُڑ کر لپٹ جاتا ہے نوکِ تیر سے

گلزارداغ: جمع ہوتیرگی داغِ جگر ہی چھٹ کر کچھ سیاہی تو مرے دیدۂ پرنم میں رہے

چھٹانا: چھُڑانا۔ رہا کرانا۔ آزاد کرانا۔ ترک کرانا۔ موقوف کرانا جیسے دودھ چھڑانا یا نوکری چھڑانا۔ الگ کرنا۔

گلزارداغ: صدقے ایسی قید کے قربان اس زنجیر کے وہ کہے یہ تجھ سے جب جانیں چھٹا لے ہاتھ پانوں

چھٹنا: صاف ہونا۔ دُبلا ہونا۔ منتخب ہونا۔ قطع ہونا۔ ترشنا۔ جُدا ہونا۔ منتشر ہونا۔

گلزارداغ: چھٹ گئی سب بھیڑ مشتاقوں کی آج کر دیا سفاک نے میدان صاف

چھدنا: سوراخ دار ہونا۔ بِندھنا۔ (مادّہ چھِدر ہے جس کے معنی شگاف۔ سوراخ۔ بل وغیرہ)

گلزارداغ: چھدگئی سوزنِ مژگاں سے نقاب اس رخ کی رہ گیا گر کبھی پردے میں اشارہ ہوکر

چھکنا: سیر ہونا۔ دل بھرنا۔ نیت بھرنا۔ پیٹ بھرنا ایسا کہ پھر گنجائش نہ رہے۔ منہ پھر جانا۔

گلزارداغ: چھک گئے ہیں آج اک ساغر سے ہم ہاتھ دھو بیٹھے مئے کوثر سے ہم

چھلکنا: برتن میں پانی یا کسی مائع چیز کا بھر کر کناروں سے بہہ کر گرنا۔ یا ٹھیس لگ کر اچھل پڑنا۔

گلزارداغ: مری تشنگی دیکھ کر روزِ محشر چھلک جائے گا آبِ کوثر اُبل کر

گلزارداغ: دیوانے لگاتے ہیں عجب رنگ کی مہندی جب آبلوں میں خون چھلک آئے حنا ہو

چھِلنا: کسی چیز کا پوست اترنا۔ رگڑ لگ کر تھوڑی سی کھال کا اُدھڑنا۔

فریادِداغ: ضعف سے دونوں مل گئے پہلو چین بستر سے چھل گئے پہلو

چھلنا: فریب سے لے اُڑنا۔ دھوکا دینا۔ دیکھتے ہی دیکھتے غائب ہو جانا۔

فریادداغ: اک قیامت کی چال چل جانا دل چھلاوے کی طرح چھل جانا

چھننا: کسی چیز کا چھنّی سے یا کپڑے سے نکلنا۔ صاف کیا جانا۔ پانی کا ریت وغیرہ میں سے دوسری طرف پھوٹنا۔ مراد سوراخ سوراخ ہوجانا جیسے کپڑا پرانا ہوکر چھن گیا۔ کسی معاملہ کا ردوقدح سے منقح ہونا۔ کپڑے کے پردے میں سے روشنی کا پھوٹنا۔

گلزارداغ: بنتی ہیں تیری کمر کی کیا خیالی صورتیں چھنتی ہیں باریکیاں کیا مانی و بہزاد میں

چھننا: ان بن ہونا۔ ناموافقت ہونا۔

آفتابِ داغ: نگاہِ شوخ و چشمِ شوق میں در پردہ چھنتی ہے کہ وہ چلمن میں ہیں نزدیک ہم چلمن کے بیٹھے ہیں

چھوٹنا: ترک کردینا۔ چھوڑ دینا۔ نجات مل جانا۔ رہائی پانا۔ گرفت سے نکل جانا۔ باقی رہ جانا۔

عتاب سے چھوٹنا: درگزر ہوجانا۔ بچ جانا۔

ضمیمۂ یادگارِداغ: زہے نصیب وہ عاشق نصیب والا ہے جو تیرے قہر سے تیرے عتاب سے چھوٹا

انتخاب سے چھوٹنا: رہ جانا۔ فروگذاشت ہونا۔

ضمیمۂ یادگارِداغ: انھوں نے غور سے دیکھا جو میرے دیوان کو نہ کوئی شعر مرا انتخاب سے چھوٹا

مطالعہ کتاب سے چھوٹنا: ترک ہوجانا۔

ضمیمۂ یادگارِداغ: رہا نظارہ کسی چہرۂ کتابی کا مطالعہ نہ مرا اس کتاب کا چھوٹا

ہاتھ نقاب سے چھوٹنا: گرفت چھوڑ دینا۔

ضمیمۂ یادگارِداغ: ہمیں نے وصل میں مجبور پیش دستی کی جب ان کا ہاتھ نہ بند نقاب سے چھوٹا

عذاب سے چھوٹنا: سزا سے بچ جانا۔ مصیبت سے نجات مل جانا۔

ضمیمۂ یادگارِداغ: یہ عشق گر دلِ خانہ خراب سے چھوٹا بہشت میں بھی نہ میں اس عذاب سے چھوٹا

عہد شباب سے نہ چھوٹنا: ترک نہ ہونا۔

ضمیمۂ یادگارِداغ: وہ تاک جھانک کا اول سے تھا مجھے لپکا کہ آج تک بھی نہ عہد شباب سے چھوٹا

حساب سے چھوٹنا: باقی رہ جانا۔ شمار میں خلیل سے چھوڑ جانا۔

ضمیمۂ یادگارِداغ: شمار میں نے کیا جب تری جفاؤں کا عدد نہ ایک بھی میرے حساب سے چھوٹا

رنگ چھوٹنا: رنگ زائل ہو جانا۔ رنگ اتر جانا۔ اثر نہ رہنا۔

ضمیمۂ یادگارِداغ: مٹی جھلک نہ ذرا خون دل کی گریہ سے یہ رنگ کب مری چشم پرآب سے چھوٹا

دامن چھوٹنا: گرفت سے نکل جانا۔ ساتھ نہ رہنا۔

ضمیمۂ یادگارِداغ: ہمیشہ ساتھ رہا ہے اس آب و آتش کا کبھی نہ برق کا دامن سحاب سے چھوٹا

چھونا: مس کرنا۔ ہاتھ لگانا۔ چھیڑنا۔

مہتاب داغ: موت بھی چھو نہ سکی مجھ کو رہِ الفت میں میں نے پھر پھر کے اجل کو کئی منزل دیکھا

چھوڑنا: پکڑنا کا نقیض۔ ترک کرنا۔ رہا کرنا۔ آزاد کرنا۔ معاف کرنا جیسے قرض چھوڑ دینا۔ بندوق چلانا، فیر کرنا۔ بچانا جیسے رگ چھوڑ کر کاٹنا۔ واگزار کرنا۔ دوڑنا۔ حملہ کرنا جیسے شکار پر شکاری جانور کو چھوڑنا۔ باقی رکھنا جیسے ورثہ چھوڑنا۔ لٹکانا۔ (ہندی میں چھاڑنا ہے جس کی اصل چھڈ ہے)

گلزارداغ: دوش پر اپنے جو صیّاد نے زلفیں چھوڑیں اور جی چھوٹ گیا آج گرفتاروں کا

گلزارداغ: میں اور کروں دعویٰ خوں مجھ سے نہ ہوگا تم چھوڑ بھی دو ہاتھ کوئی سوچتے کیا ہو

دابنا: کسی چیز کو ہاتھوں کے زور سے نیچے بٹھانا۔ چپی کرنا۔ مٹّھیاں بھرنا۔ جسم دبانا۔ بھینچنا۔ دبوچنا۔ گاڑنا۔

گلزارداغ: شمع پر سینک کے تکیے بھی بغل میں دابے گرم جب بھی تو شبِ ہجر میں پہلو نہ ہوا

بغل میں داب کے چل عدم کو شیشۂ مے ملے گی داغ نہ تجھ کو شراب رستے میں

دبانا: گاڑنا۔ دفن کرنا۔ غصب کرنا۔ زبردستی پرایا حق مارنا۔ کسی چیز کو ہاتھوں کے زور سے نیچے بٹھانا۔ چپی کرنا۔ مٹّھیاں بھرنا۔ جسم دابنا۔ بھینچنا۔ دبوچنا۔ عاجز و مغلوب کرنا۔ شکست دینا۔ ساکن کر دینا۔ چھپانا جیسے بات کو دبانا، واردات کو دبانا۔

گلزارداغ: چلتے نہیں ہیں ساتھ مرے ہم سفر کے پانو ہر گام پر دبانے پڑے راہبر کے پانو

دبکنا: سہا ہوا ہونا۔

مہتاب داغ: ساتھ چلا اس کے دبکتا ہوا فتنۂ محشر نے تماشا کیا

دبنا: بوجھ کے نیچے آنا۔ دفن ہونا۔ ایک طرف کو ہٹ کر راستہ دینا۔ رُکنا جیسے تنخواہ دبنا۔ عجز و انکسار کرنا۔ لحاظ کرنا جیسے جتنا ہم دبتے ہیں اتنا سر چڑھتے ہو۔ بھنچنا جیسے چول میں ہاتھ دبنا۔ شرمانا۔ کترانا۔ کسی چیز کے اجزا کا متصل ہو کر ٹھوس ہو جانا۔ نیچے آنا۔ چھپ جانا جیسے گوٹ یا سنجاب کا دبنا۔ فرو ہونا۔ ساکن ہونا جیسے فتنہ کا دبنا۔

گلزارداغ: کیا فلک ٹوٹ پڑا بعد فنا بھی مجھ پر بیٹھی جاتی ہے دبی جاتی ہے تربت میری

آفتاب داغ: ڈرنا۔ جواب اس طرف سے بھی فی الفور ہوگا دبے آپ سے وہ کوئی اور ہو گا

دکھنا: درد کرنا۔ عربی وَجع''۔ اذیت ہونا۔ رنج ہونا۔

مہتاب داغ: غیر کی نعش اٹھائی تو نہو خواب میں بار کاکل سے نہ دُکھا کبھی سانہ تیرا

دلانا: دلوانا۔ عطا کرانا۔ (کشتی دلانا کے معنی پچھاڑنا۔ فتح پانا)

آفتاب داغ: دشمن کی ندامت نے انھیں پیار دلایا اے کاش مرے ذمہ بھی الزام نکلتا

حالیؔ: علم وادب رہے ہیں دَلُبے تیرے ہمیشہ ہر معرکے میں تو نے ان کو دلا کے چھوڑا

دلوانا: عطا کرانا۔ سپرد کرانا۔ قرض نکلوا دینا۔ جِتوانا۔

آفتاب داغ: میری تقدیر بکثرت مجھے دلوائے گی دل تمھارا جو کہے گا اسے غم ایک نہ دو

دہلنا: دل پر اچانک بہت زیادہ خوف وصدمہ طاری ہو جانا۔ (قافیہ مچلنا پگھلنا کے ساتھ)

گلزار داغ: اس قدر خوف ہے مجھ کو ستمِ پنہاں کا یک بیک لطف بھی کیجے تو دہل جاؤں گا

آفتاب داغ: گونج اُٹھے گنبد گردوں دہل جائے زمیں میکشوں کا نعرۂ مستانہ ایسا چاہیے

دیکھنا: آنکھوں سے کام لینا۔ نظر کرنا۔ فارسی میں دیدن۔ عربی میں بَصَارَۃ'' ۔شُہُوْدُ''۔ مراد توجہ کرنا۔ ڈھونڈنا۔ آزمانا۔ خبردار ہونا۔ سوچنا سمجھنا۔ (اس فعل میں بصارت اور بصیرت دونوں مفہوم ہیں) اس کا لازم ہے دکھائی دینا۔

گلزار داغ: سنتے ہی نالہ مرا وہ رہ گئے خنجر بکف کچھ سمجھ کر سوچ کر ڈر کر سنبھل کر دیکھ کر

آفتاب داغ: نہ دیکھو داغؔ کا دیوان دیکھو سمجھ میں یہ کتاب آئے نہ آئے

دھرنا: رکھنا۔ فارسی میں نہادن۔ ٹکانا۔ جمانا۔ سپرد کرنا۔ حفاظت میں دینا۔ گروی رکھنا۔ قبضہ کرنا۔

گلزار داغ: ہم ستم رسیدوں کو زندگی مصیبت ہے خضر پر دھرے احسان عمر جاوداں اپنا

گلزار داغ: پئے تعظیم اُٹھتی ہے قیامت کوئے جاناں میں اجل کہتی ہے بسم اللہ جہاں ہم پانو دھرتے ہیں

دھمکانا: زمین پر قدم کی ضرب لگا کر ڈرانا اور مارنے پیٹنے کا ارادہ ظاہر کرنا۔ ڈانٹنا۔

مہتاب داغ؛ جب اٹھی کوچۂ جاناں سے قیامت کوئی چلتے چلتے مرے دھمکانے کو للکار گئی

دھنسنا: دلدل جیسی زمین میں یا کسی نرم چیز میں پانو کا یا کسی سخت چیز کا گڑنا۔ نیچے بیٹھنا۔ داخل ہونا۔ پچکنا۔ (داغؔ نے بغیر نون غنہ باندھا ہے مگر اب با نون غنہ فصیح ہے)

مہتاب داغ: کہیں روتا تو ادھر سے نہیں گزرا مجنوں پانوٗ سے ناقہ لیلیٰ کے زمیں دھستی ہے

مہتاب داغ: چلتے چلتے جو ٹھہر جائے پڑے بوجھ ایسا ماہیِ زیرِ زمیں کا بھی تو دھس جائے شکم

دھونا: پانی صاف کرنا۔ پاک کرنا۔ فارسی میں شُستن وشوئیدن۔ مراد دور کرنا۔ زائل کرنا جیسے دل کی بات دھوڈالو۔

آفتاب داغ: داغؔ تم داغِ جدائی کے گلے کرتے ہو چار چھینٹوں میں وہ چلتے ہوئے دھو جائے گا

ڈانٹنا: دھمکانا۔ جھڑکنا۔ ڈرانا۔ سختی کے ساتھ منع کرنا۔ سخت سُست کہنا۔

مہتاب داغ: میں داورِ محشر سے بہت داد طلب تھا وہ ڈانٹ گئے مجھ کو برابر سے نکل کر

ڈسنا: سانپ کا کاٹنا۔

مہتاب داغ: زہر چڑھتا ہے تری زلف کے نظارے سے مار رکھتی ہے یہ ناگن یونہی کب ڈستی ہے

ڈھالنا: دھات کو پگھلا کر سانچے میں ڈال کر کوئی برتن یا پرزہ وغیرہ مُشکّل کرنا۔ مراد کسی شخص کو طنزیہ باتیں اس طرح سنانا یا چوٹ کرنا کہ اصل مقصود کسی اور کو سنانا ہو۔

مہتاب داغ: کیا کوئی اس کنایہ کو پہچانتا نہیں دیتے ہو گالیاں مجھے غیروں پہ ڈھال کر

گلزار داغ: تجھ سے کیا نسبت کہ تھے لیلیٰ کے کالے ہاتھ پانو حق نے تیرے نور کے سانچے میں ڈھالے ہاتھ پانو

فریاد داغ: عشق سب بل نکال دیتا ہے عشق سانچے میں ڈھال دیتا ہے

ڈھانکنا: کھولنا کا نقیض۔ چھپانا۔ کپڑے یا برتن وغیرہ سے کسی چیز کو چھپا دینا۔ ڈھک دینا۔ برتن کو اوندھانا۔ اسی معنی میں دوسرا لغت ڈھانپنا بھی ہے مگر متروک ہے۔

گلزارداغ: فلک پردہ بنا اہلِ زمیں کی پردہ پوشی کو مگر اس دشمنِ جاں نے کسی کا عیب کب ڈھانکا

مہتاب داغ: چھپ گئی سقفِ فلک یوں تہِ ایوان بلند تشتری ڈھانک دے جس طرح کوئی زیرِ لگن

مہتاب داغ: میں اپنی آنکھیں ڈھانک لوں میں ہاتھ اپنے باندھ لوں
ڈرتے ہو کیوں آ کر سنو کچھ پردۂ حائل کے پاس

ڈھانا: منہدم کرنا۔مسمار کرنا۔مراد زور شور اور قوت کے ساتھ کوئی کام کرنا جیسے ظلم ڈھانا،غضب ڈھانا۔مضمحل کرنا۔طاقت توڑنا۔

آفتاب داغ: صرف بنائے میکدہ اے شیخ کچھ نہ پوچھ اکثر اک اینٹ کے لیے مسجد کو ڈھا دیا

ڈھلنا: ڈھالا جانا۔سانچے یا قالب کے ذریعے بننا۔مراد عمدہ اشعار و مضامین کا تصنیف ہونا۔

گلزارداغ: ڈھلا سارا بدن سانچے میں گویا ذرا اُترا نہیں ظالم کہیں سے

ڈھلنا: بہنا۔ٹپکنا۔گرنا۔زوال پذیر ہونا۔گھٹنا۔اُترنا۔لٹک پڑنا۔جھول جانا۔

گلزارداغ: شبِ ہجر آخر ہوئے پر ہے اتنی بنی خضر کی عمر یہ رات ڈھل کر

گلزارداغ: دن ڈھلے آنے کا وعدہ ہے کسی سے لیکن آج یہ دن وہ قیامت ہے کہ ڈھلتا ہی نہیں

ڈھلنا: وزن کا ایک جانب سے دوسری جانب مائل ہونا۔نیچے جھکنا آگے بڑھنا۔لُڑھکنا۔پھسلنا۔

فریادداغ: دیکھ کر شہر کھل گئیں آنکھیں ماہرو یوں پہ ڈُھل گئیں آنکھیں

ڈھونا: بوجھ اٹھانا۔بوجھ کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لاد کر لے جانا۔

یادگارداغ: عدم کو چلے دل میں رکھ کر بتوں کو یہ پتھر ہیں دنیا سے ہم ڈھونے والے

ڈھونڈنا: تلاش کرنا۔کھوجنا۔(اس کا رسم الخط اور تلفظ ڈھونڈھنا بھی ہے)

گلزارداغ: ہوا ہے دردِ جگر سے یہ گھر مرا تاریک کہ موت ڈھونڈتی پھرتی ہے کوئی راہ ملے

گلزارداغ: فرقت کی شب یہ کام لیا دل کے داغ سے ڈھونڈا اجل کو تابہ سحر اس چراغ سے

رجھانا: موہ لینا۔

یادگارِداغ: وہ گانا بجانا رجھانا لبھانا سماں باندھتا ہے خوش الحاں کا سہرا

رچنا: سرایت کرنا۔سمانا۔موافق و سازگار ہونا۔رنگ کا کھل جانا جیسے مہندی کا رچنا۔بسنا۔معطر ہونا۔آراستہ ہونا،تیار ہونا،مرتب ہونا۔جیسے بیاہ رچنا،محفل رچنا۔منانا۔منعقد کرنا۔

یادگارِداغ: ہمارے غم کدۂ دل سے یہ برستا ہے کسی زمانے میں شادی یہاں رچی ہوگی

رکنا: مزاحمت۔اٹکاؤ۔تعرض۔ٹھہراؤ۔توقف۔کشیدگی۔رنجش۔رُکنا۔ٹھہرنا۔تھمنا۔ان تینوں میں فرق یہ ہے کہ رُکنا دراصل مطاوع ہے اور تاثُر کا مفہوم رکھتا ہے۔یعنی اس فعل میں قوتِ ارادی کو دخل نہیں ہے کسی کا مانع و مزاحم ہونا یا سدِراہ ہونا یا قوتِ حرکت کا ختم ہو جانا یا کسی دوسرے کی قوت کا مؤثر ہونا اس فعل کے وقوع کا سبب ہوتا ہے۔لیکن ٹھہرنا اور تھمنا میں یہ پابندی نہیں ہے۔مثلاً ایک شخص کسی راہگیر کو پکار کر کہتا ہے۔''ذرا رک جاؤ''اس کی جگہ تھم جاؤ،یا ٹھہر جاؤ۔کہنا چاہیے۔''احمد چلتے چلتے رک گیا''،غیر فصیح ہے۔ٹھہر گیا یا تھم گیا کہنا چاہیے۔رکو رکو یہ پانی نہ پیو غیر فصیح ہے۔کہنا چاہیے''ٹھہرو ٹھہرو یہ پانی نہ پیو''۔یا''تھم جاؤ یہ پانی نہ پیو''۔فصحائے دہلی''ٹھہرنے''کے معنی میں''رکنا''نہیں بولتے اور خطاب میں انسان کو''رک جاؤ''کبھی نہیں کہتے اور جب انسان سے یہ خطاب نہیں کیا جا سکتا تو پھر غیر ذی العقول سے بھی نہیں کیا جا سکتا۔جھجکنا ایسا فعل ہے جو غیر اختیاری طور پر صادر ہوتا ہے۔اس لیے کسی سے یہ کہنا کی ذرا جھجک جاؤ درست نہیں ہے۔رُک

رُک کر پڑھنا اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا، ان دونوں محاوروں کے معانی اور مواقع استعمال پر غور کیا جائے۔ دونوں کا فرق سمجھ میں آ جائے گا۔ مندرجہ ذیل اشعار میں بھی ''رُکنا'' کے مواقع استعمال دیکھیں:

گلزارداغ: قاتل نہ روک ہاتھ کہ رکتی ہے میری جاں — خنجر تو اور دم کا نگہبان ہو گیا
گلزارداغ: پیامبر کی زباں بات بات پر جو رُکی — شریک حال مرے دل کا اضطراب نہ تھا
گلزارداغ: دم مرے سینے میں جو رُکتا ہے آج — کون خدا جانے خفا ہو گیا
گلزارداغ: یہ سدّ راہ ہوا کس کا پاس رسوائی — رکے ہوئے ہیں مرے اشک کارواں کی طرح
گلزارداغ: دم رکتے ہی سینے سے نکل پڑتے ہیں آنسو — بارش کی علامت ہے جو ہوتی ہے ہوا بند
گلزارداغ: رُک جائے جو روکے سے وہ نالہ نہیں اپنا — محشر میں بھی ہوگا نہ یہ آزار ذرا بند
گلزارداغ: رکا جو ہاتھ دم ذبح اس ستم گر کا — نگاہ تیز سے چھریاں لگائیں خنجر پر
گلزارداغ: چھیڑ تھمتی ہے کوئی نالہ کوئی رکتا ہے — چارہ گر ناخن وحشت ہے یہ مضراب نہیں
گلزارداغ: مجھ کو امید ہے مشکل مری آساں ہو گی — جو رکاوٹ ترے دل میں ہے وہ خنجر میں نہیں
گلزارداغ: برباد کروں گا اسی کوچے میں وفائیں — کیوں رُکتی ہے آگے مرے اے باد صبا ہو
گلزارداغ: اس طرح سے قاصد نے تو رک رک کے کہا حال — جیسے کہ سبق پڑھ کے کوئی بھول گیا ہو
گلزارداغ: بھرا ہے رنج کا دفتر رکے کیونکر دل مضطر — جفائے یار کی اکثر شکایت ہو ہی جاتی ہے
گلزارداغ: کیا رُکے اس نگاہ شوخ کی چوٹ — آتے جاتے نظر نہیں آتی
گلزارداغ: رُکتی ہے دم ذبح کہیں عرض وفا پر — یہ آپ کا خنجر تو نہیں میری زباں ہے
گلزارداغ: کیوں آنکھ لڑے کیوں ہو یہ اس دل کی حقیقت — آفت میں پھنسے مجھ سے رُکے یار سے اُلجھے
گلزارداغ: کبھی چلنا کبھی رکنا کبھی ملنا کبھی کھنچنا — ترے خنجر کو ہر انداز معشوقانہ آتا ہے
گلزارداغ: ان کی شہرت نہ تھمی مجھ سے طبیعت نہ رُکی — جانے والے نہ کبھی اے دل ناشاد رہے
گلزارداغ: یار کا پاس نزاکت دل ناشاد رہے — نالہ رکتا ہوا تھمتی ہوئی فریاد رہے
گلزارداغ: کیا بات ہے خیر ہو الٰہی — رُکتی ہے زبان نامہ بر کی
گلزارداغ: موت آئی ہوئی ٹل جائے یہ آئی نہ رکے — الاماں داغؔ قیامت ہے طبیعت میری
گلزارداغ: نہیں رُکتا جو طفل اشک گھبرا کر نکلتا ہے — الٰہی خیر! گرتا ہے وہی جو دوڑ چلتا ہے
گلزارداغ: چکھا دیتے مزا منہ پھیر کر رُک رُک کے چلنے کا — جو بس چلتا تو اپنے ہاتھ سے خنجر کو سمجھاتے
گلزارداغ: جب رُکا خون بن گئی دم پر — چاک دل کو رفو کیے نہ بنی
گلزارداغ: دل کو روکوں کہ چشم گریاں کو — ایک ہی خوب کام ہوتا ہے
آفتاب داغ: روکے سے کوئی رکتی ہیں مژگان درفشاں — باندھے سے بھی نہ ہو کبھی دست کریم بند
آفتاب داغ: نالے رہ جاتے ہیں رُک رُک کے مرے سینے میں — تیر بیٹھا ہے ترا حلق کا درباں ہوکر
آفتاب داغ: ہزاروں حسرتیں وہ ہیں جو روکے سے نہیں رُکتیں — بہت ارمان ایسے ہیں جو دل کے دل میں رہتے ہیں
آفتاب داغ: پھر نہ رُکیے جو مدعا کہیے — ایک کے بعد دوسرا کہیے

رکنا (کسی کے): حجاب ہونا۔ بے تکلف نہ ہونا۔

گلزارداغ: کھلا میں ان سے تو وہ اور داغ مجھ سے رکے — خفا تو ان کو مری شرح آرزو نے کیا

رکھنا: دھرنا۔ٹکانا۔بچانا۔(جسے خدا رکھے اسے کون چکھے) محافظت کرنا۔جمع کرنا۔عائد کرنا جیسے الزام رکھنا۔ملتوی کرنا جیسے یہ کام کل پر رکھو۔قبر میں اتارنا۔گروی رکھنا۔کسی کا مال دبا لینا۔مقرر کرنا۔پیش کرنا۔مالک ہونا جیسے میں بھی منہ میں زبان رکھتا ہوں۔قبول کرنا۔منظور کرنا۔باقی رکھنا وغیرہ۔

غضب ہے جس کو وہ کافر نگاہ میں رکھے — خدا نگاہ سے اس کی پناہ میں رکھے
بُرا ہوں میں تو مجھے رکھیے اپنے پیش نظر — بُرے کو چاہیے انساں نگاہ میں رکھے
پنھایا ہار گلے کا پھر اس پہ یہ طرہ — کہ پھول غیر کی تم نے کلاہ میں رکھے
جو شیخ دیکھ لے اک بار کیف میخانہ — تو بھول کر نہ خانقاہ میں رکھے
اُسی سے تو دل بیتاب ٹھیک رہتا ہے — جو تجھ کو باندھ کے زلف سیاہ میں رکھے
یہ فقر فاقہ کی خوبی نہیں ہے اے زاہد — کہ تیس روزے اگر ایک ماہ میں رکھے
سر نیاز ہوا اس راہ میں قدم فرسا — جبیں سے پانو تری جلوہ گاہ میں رکھے
تلاش دیر و حرم میں عبث نہ کیونکر ہو — ترا ظہور ہی جب اشتباہ میں رکھے
خدا کے عشق میں اے داغ بت کی یاد رہی — ثواب ہم نے ملا کر گناہ میں رکھے

گلزار داغ:
بلا سے نامہ کو ثابت اگر نہیں رکھتے — وہ تیرے منہ پہ تو کچھ نامہ بر نہیں رکھتے
ہزار حیف ہوئے بے قرار جن کے لیے — وہ ہاتھ بھی دل بیتاب پر نہیں رکھتے
رہا اگر نہ مجھے ہوش عشق میں نہ رہا — تمھارا دل ہے کہاں؟ تم خبر نہیں رکھتے
اٹھائیں ان کے ستم کس طرح سے ہم اے داغ — کہ دل میں تاب و تواں اس قدر نہیں رکھتے

روٹھنا: ناراض و دل گرفتہ ہونا۔خفا ہونا۔

گلزار داغ: ناراض ہو خدا تو کریں بندگی سے خوش — معشوق روٹھ جائے تو کیونکر منائیں ہم

آفتاب داغ: یہ گستاخی یہ چھیڑ اچھی نہیں ہے اے دل ناداں — ابھی پھر روٹھ جائیں گے ابھی وہ من کے بیٹھے ہیں

روکنا: باز رکھنا۔مانع آنا۔مزاحم ہونا۔تعرض کرنا۔سدِّ راہ ہونا۔حائل ہونا۔بند کرنا۔اٹکانا۔ٹھیرانا وغیرہ۔

گلزار داغ: قاتل نہ روک ہاتھ کہ رُکتی ہے میری جان — خنجر تو اور دم کا نگہبان ہو گیا

گلزار داغ: رکھنا وہ روک روک کے لڑتی نگاہ کو — رہنا وہ تھام تھام کے دل محو دید کا

روکنا: منع کرنا۔کسی کام یا بات سے باز رکھنا۔

یادگارِ داغ: تمھیں داغ غیروں سے کیوں ملنے دیتا — بری بات سے کیا نہیں روکتے ہیں

رولنا: پھٹکنا۔چھانٹنا۔نیارا کرنا۔اوپرا وپر سے سمیٹنا۔اکٹھا کرنا۔خوب کمائی کرنا۔ملنا دَلنا جیسے گھوڑا اور پھوڑا جتنا رولوا تنا بڑھے۔

یادگار داغ: گرتے ہیں جو اے داغ زمیں پر گہر اشک — ان موتیوں کو خاک میں رولا نہیں جاتا

رونا: فارسی میں گریستن۔عربی میں بُکَاءٌ۔اس فعل کا لازمی نتیجہ آنسوؤں کا نکلنا ہے۔جو اندرونی صدمہ اور غم سے نکلتے ہیں۔آواز کا نکلنا ضروری نہیں ہے۔مراد مضطرب ہونا۔گلہ شکوہ کرنا۔مصیبت کو بیان کرنا۔چیخنا چلانا۔فریاد کرنا وغیرہ۔

آفتاب داغ: دنیا میں ایسے لوگ مصیبت زدہ کہاں — روئے ہم آج خوب گلے مل کے داغ سے

فریاد داغ: کسی سے مایوس ہو جانا۔ناامید ہونا۔

گرد بیٹھے طبیب روتے ہیں — مجھ کو میرے نصیب روتے ہیں

روندنا: کچل ڈالنا۔ پاؤں سے پیس ڈالنا۔

گلزار داغ: مانع رفتار ہو کیا اس کو پتھر زیر پا جس نے لاکھوں روند ڈالے کاسۂ سر زیر پا

رہنا: ٹھہرنا۔ ٹِکنا۔ بَسنا۔ قیام کرنا۔ باقی بچنا۔ دیر پا ہونا۔ برقرار ہونا۔ حال ہونا۔ واجبات کا ادا نہ ہونا اور باقیات کا وصول نہ ہونا۔ ناتمام ہونا یا چلتے چلتے ٹھہر جانا جیسے بات ہوتے ہوتے رہ گئی۔ پودا اتنا ہی ہوکر رہ گیا۔ معطل اور شل ہونا۔

گلزار داغ: یہ سخت جاں تو قتل سے ناشاد رہ گیا خنجر چلا تو بازو سے جلاد رہ گیا

یوں آنکھ ان کی کر کے اشارہ پلٹ گئی گویا کہ لب سے ہو کے کچھ ارشاد رہ گیا

ناصح کا جی چلا تھا ہماری طرف مگر الفت کی دیکھ دیکھ کے افتاد رہ گیا

سانا: تھوڑا پانی آٹے یا مٹی میں ملا کر مَسلنا۔ گوندھنے سے پہلے۔ آلودہ کرنا جیسے ہاتھ سان لیے۔ ملوث کرنا۔ تہمت لگانا۔ شریک کرنا جیسے اسے بھی اپنے ساتھ سان لیا۔ مبتلا کرنا۔ عیب دار کرنا۔

آفتاب داغ: چھوٹے گی حشر تک نہ یہ مہندی لگی ہوئی تم ہاتھ میرے خون سے کیوں سانتے ہو

مہتاب داغ: وہ جھگڑتے ہیں جب رقیبوں سے بیچ میں مجھ کو سان لیتے ہیں

سدھارنا: رخصت ہونا۔ روانہ ہونا۔ تشریف لے جانا۔ (محبت یا احترام کے موقع پر ''جانا'' کے بجائے سدھارنا بولتے ہیں)

آفتاب داغ: وہ سدھارے اپنے گھر مجھ کو رہی یہ کش مکش ضبط نے کھینچا ادھر دل سوئے دلبر لے چلا

مہتاب داغ: جانا۔ رخصت ہونا۔

کہا مجھ سے درباں نے ان کی خبر لو بڑی دیر سے وہ سدھارے ہوئے ہیں

سراہنا: تعریف و تحسین کرنا۔ معبود کی حمد و ثنا کرنا۔ مدح کرنا۔ ستائش کرنا۔ آفرین و مرحبا کہنا۔ احسان ماننا۔ داد دینا۔

گلزار داغ: دل میرا سرا ہو کہ تہ تیغ نہ اُف کی اک پھانس کی تکلیف اٹھائی نہیں جاتی

سسکنا: اکھڑا اکھڑا سانس لینا۔ نزع کی حالت میں ہونا۔ مراد کنجوسی کرنا۔

مہتاب داغ: مدعا یہ ہے تڑپتا ہی سسکتا ہی رہے گھول کر آب بقا میں مجھے سم دیتے ہیں

سکھانا: تعلیم و تربیت دینا۔ تلقین کرنا۔ بتانا۔ نصیحت کرنا۔ کسی راستے یا ڈھب پر لگانا۔

آفتاب داغ: کوئی سیکھے خاکساری کی روش تو ہم سکھائیں خاک میں دل کو ملانا کوئی تم سے سیکھ جائے

مہتاب داغ: سکھانا۔ پڑھانا۔ بہکانا۔ لگانا بجھانا۔

سکھانے پڑھانے کو ہیں دوست دشمن یہاں کیسے کیسے وہاں کیسے کیسے

سمانا: رچنا۔ بسنا۔ جیسے روح کا جسم میں فٹ ہو جانا۔ اندر بیٹھنا۔ کھپ جانا۔ بھانا، جچنا، گنجائش ہونا، متحد ہونا۔ اصل میں اَمانا تھا۔ الف، س سے بدل گیا۔

گلزار داغ: ترا غرور سمایا ہے اس قدر دل میں نگاہ بھی نہ ملاؤں جو بادشاہ ملے

آفتاب داغ: جب وہ آنکھوں میں سمائے مرے دل میں آئے بند ہوں ناصح نافہم یہ راہیں کیونکر

سمجھنا: کسی بات کو اپنے ذہن میں بٹھانا۔ بات کی تہ تک پہنچنا۔ واقف و آگاہ ہونا۔ جیسے سبق سمجھ لیا، تمھارا مطلب سمجھ گیا۔ خیال کرنا، یقین کرنا۔ سلوک کرنا جیسے جب تک وہ زندہ رہے غریبوں ناداروں کو سمجھتے رہے، وہ میرا کام کر دیتا ہے میں بھی اس کو سمجھتا رہتا ہوں۔ وصول کرنا جیسے اس کی مزدوری ان سے سمجھ لینا۔ سزا اور مار پیٹ سے ڈرانا جیسے بچ کر کہاں جائے گا ایسا سمجھوں گا کہ یاد کرے گا۔ پسند کرنا، قدر کرنا۔

آفتاب داغ: سمجھیں گے خوب اس بت نا آشنا سے داغؔ گر ایک بار اور خدا نے ملا دیا

فریاد داغ: انتقام لینا۔ تادیب کرنا۔

کبھی دھمکی یہ دی کہ سمجھیں گے کبھی گردن ہلی کہ سمجھیں گے

سننا: فارسی میں شنیدن۔عربی میں سمع''۔کانوں کے ذریعے سے آواز معلوم کرنا۔مراد توجہ کرنا،غور کرنا،فریاد رسی کرنا۔جیسے اے خدا میری سن لے! برا بھلا سُننا۔جیسے ایک کہو گے تو دس سنو گے۔اس کا لازم ہے سنائی دینا۔

یادگار داغ: کس طرح سنوں عذرِ ستم ان کی زباں سے کچھ شور قیامت میں سنائی نہیں دیتا

سنانا: گوش زد کرنا۔آگاہ کرنا، جتانا۔خبردار کرنا۔جیسے ان کو بھی سنا دینا میں نالش کیے بغیر نہیں رہوں گا۔بُرا بھلا کہنا۔آوازہ کشی کرنا۔

گلزار داغ: خط میں مجھے اول تو سنائی ہیں ہزاروں آخر یہی لکھا ہے کہ میں کچھ نہیں کہتا

سنبھالنا: تھامنا۔پکڑنا۔روکنا۔جیسے ٹوپی یا پگڑی سنبھالنا۔مدد کرنا۔سہارا دینا۔دستگیری کرنا۔بگڑی ہوئی چیز یا بگڑے ہوئے کام کو درست کرنا۔نگہبانی تیمارداری کرنا۔جانچ پڑتال کرنا۔قابو میں کرنا یا گرہ باندھنا جیسے ''جوکھوں سنبھالنا'' یا زبان سنبھال کر بولو۔ہاتھ میں اٹھانا جیسے تلوار سنبھالنا یا لکڑی سنبھالنا۔وغیرہ۔

داغؔ: ہم بھی جگر کو تھام لیں دل کو سنبھال لیں تھم تھم کے رُخ سے زلف چلیپا اُٹھایئے

آفتاب داغ: قاتل خدا کے واسطے اک زخم اور بھی تلوار پھر سنبھال نمکداں کو چھوڑ کر

سنبھلنا: تھمنا، رُکنا، گرنے سے بچنا۔ٹھیرنا۔ٹکنا، قائم رہنا، خبردار ہونا، چوکس ہونا، افاقہ ہونا۔پنپنا۔بحال ہونا۔درست ہونا۔خراب ہونے سے بچنا۔قابو میں آنا۔برداشت ہونا وغیرہ۔

گلزار داغ: جلوۂ یار ہے گو ہوش ربا اے ناصح میں تجھے لے کے گروں گا تو سنبھل جاؤں گا

گلزار داغ: شوق نے راہ محبت میں ابھارا لیکن ضعف نے ایک بھی گرتے کو سنبھلنے نہ دیا

گلزار داغ: دل کو بہلاؤں کہاں تک کہ بہلتا ہی نہیں یہ تو بیمار سنبھالے سے سنبھلتا ہی نہیں

سنگھانا: فارسی میں بویانیدن۔دوسرے شخص کی ناک کے قریب کوئی خوشبو یا بدبو والی چیز لانا۔

آفتاب داغ: باغ فردوس میں بھی بوئے وطن یاد رہے عطر مٹی کا دم مرگ سنگھا دو مجھ کو

سنوارنا: دُرست کرنا۔اصلاح کرنا، مرتب کرنا، آراستہ کرنا، سجانا۔اچھی تربیت دے کر مہذب بنانا۔

گلزار داغ: رہے برہم ہی تری زلف پریشاں کی طرح کام بگڑے ہوئے ہر چند سنوارے ہم نے

سنورنا: دُرست ہونا، اصلاح پزیر ہونا، مرتب و آراستہ ہونا۔سُدھرنا، مہذب ہونا۔بُننا۔

یادگار داغ: کام بگڑے ہوئے تھے سب اپنے بارے اب کچھ سنورتے جاتے ہیں

سوجھنا: خیال آنا۔

یادگار داغ: تھے ہم بغل عدو سے اس وقت یہ نہ سوجھی سن کر پتے کی ہم سے اب بغلیں جھانکتے ہو

سونا: نیند لینا۔فارسی خُفتن۔عربی نَوم''۔جاگنے کا نقیض۔مراد مطمئن اور مامون ہونا جیسے دشمن سوئے نہ سونے دے۔وفات پانا جیسے قبر میں جا سوئے۔سُن ہو جانا۔

آفتاب داغ: نامہ بر دیدۂ بیدار ہمارا لے جا یہ تو جاگے گا جو تو راہ میں سو جائے گا

آفتاب داغ: چین آئے اسے تکیہ ترے سر کا بن کر کاٹ ڈالوں گا مرا ہاتھ جو سو جائے گا

سونپنا: سپرد کرنا، تفویض کرنا، چارج دینا۔سنبھلوانا۔کسی کے اعتبار پر چھوڑنا۔امانت رکھنا۔

گلزار داغ: کیوں صبح شب وصل خدا کو مجھے سونپا دشمن ہی کو دیجے جو مرے حق کی دُعا ہو

یادگار داغ: سونپا تمھیں خدا کو چلے ہم تو نامراد کچھ پڑھ کے بخشنا جو کبھی یاد آئیں ہم

سونگھنا: وقت شامہ سے کسی چیز کی بو معلوم کرنے کے لیے ناک کے قریب لانا۔

آفتاب داغ: دل کو مسل مسل کے ذرا ہاتھ سونگھیے ممکن نہیں کہ خون تمنا کی بو نہ ہو

سہارنا: گوارا کرلینا۔ برداشت کرنا۔

گلزار داغ: چوٹ کیا کیا نہ لگی دل پہ ہمارے لیکن درد پر درد محبت کے سہارے ہم نے

سہنا: برداشت کرنا۔ بردباری کرنا۔ جھیلنا۔ بُھگتنا۔ صبر کرنا۔ گوارا کرنا۔

گلزار داغ: دم عشق میں گیا دل مجبور ری گیا صدمہ کسی سے اُٹھ نہ سکا کوئی سہہ گیا

مہتاب داغ: مزے لوں درد کے میں تھوڑے تھوڑے ظلم سہہ سہہ کر
ستم کیجے تو تھم تھم کر جفا کیجے تو رہ رہ کر

سہمنا: ڈرنا، خوف زدہ ہونا ایسی کیفیت کہ چیخنے چلانے اور مضطرب ہونے کی قوت بھی نہ رہے۔ (اگر خوف کی حالت میں آدمی مدد کے لیے پکار سکے اور اضطراب کا اظہار کر سکے نیز یہ کی حالت دیرپا نہ ہو تو وہ ڈرنا ہے۔ اور اگر خوف کا غلبہ اتنا شدید ہو کہ نہ زبان سے کچھ کہہ سکے نہ اضطراب کا اظہار کر سکے اور خوف دل میں بیٹھ جائے تو وہ سہمنا کہلاتا ہے)

گلزار داغ: سہم جاتی ہے خوشی ڈرتی ہے فرحت مجھ سے کبھی آتا ہے تو دزدیدہ تبسّم مجھ کو

سیکھنا: تعلیم پانا۔ کسی سے کوئی کام یا ہنر یا علم حاصل کرنا۔ دوسرے کی عادت اختیار کرنا۔

آفتاب داغ: غیر کو اپنا بنا لیتے ہیں ہم تو وقت پر دوست کو دشمن بنانا کوئی تم سے سیکھ جائے

شرمانا: لجانا، جھینپنا۔ شرمندہ و خجل ہونا۔ (ایضاً متعدی) دوسرے کو شرمندہ کرنا۔ جیسے ''خدا اسے شرمائے ہم کیا کہیں''۔

آفتاب داغ: اسے شرمائیں گے ذکر عدو پر یہ قسمت ہے حجاب آئے نہ آئے

فرمانا: حکم دینا، ارشاد کرنا، کہنا، بولنا (مرکب ہو کر محاورے میں) عمل میں لانا اور کرنا کے معنی بھی دیتا ہے۔ جیسے زحمت فرمانا۔ تکلیف فرمانا۔ ملاحظہ فرمانا۔ وغیرہ۔ (فارسی مصدر فرمودن سے ماخوذ ہے)

یادگار داغ: دیں گے جواب ہم تو نہ سن کر بُرا بھلا فرمائے جائیں آپ جو فرمائے جاتے ہیں

کاٹنا: (متعدی) دھار دار چیز سے کسی چیز کے ٹکڑے کرنا یا شگاف لگانا یا زخم پہنچانا۔ چاقو، چھری، تلوار، قینچی، آری سے، یا دانتوں سے کاٹنا۔ مراد ڈنک مارنا، چھوڑ نا یعنی قطع تعلق کرنا، گزارنا، بسر کرنا جیسے دن کاٹے نہیں کٹتے۔ قطع مسافت کرنا۔ بچ کر نکل جانا جیسے بلّی یا کُتّے کا راستہ کاٹ کر نکل جانا۔ ڈور کو ڈور کے گھسّے سے کاٹ دینا۔ قلم زد کرنا، منسوخ کرنا۔

گلزار داغ: شوق بھی ہے وہم بھی ہے کیا کروں اے نامہ بر کل جو لکھا کاٹ کر وہ آج دفتر رکھ دیا

گلزار داغ: وہ رستہ کاٹ کے چلتے ہیں اس لیے مجھ سے کہ کچھ کہے نہ یہ خانہ خراب رستے میں

کترنا: تراشنا قطع کرنا، کاٹنا، چھنٹنا۔ (کترنا اور کاٹنا میں یہ فرق ہے کترنا کپڑے اور کاغذ جیسی چیزوں کے لیے مخصوص ہے جو قینچی سے کاٹی جاتی ہیں اور کاٹنا عام اور وسیع ہے)

گلزار داغ: یہاں تک بدگماں ہیں میرے مرغِ نامہ بر سے وہ کہ پہلے ذبح کرتے ہیں تو پیچھے پَر کترتے ہیں

گلزار داغ: کھولتا کوئی تو چوری سے ترے دل کی گرہ ہم نے دیکھے ہی نہیں گانٹھ کترنے والے

کترانا: رستے سے الگ ہونا۔ سیدھے راستے سے بچنا۔ کسی شخص سے نفرت یا خفگی یا ادب کے باعث راستہ کاٹ کر جانا۔ بچ کر نکلنا۔

داغ: وہ کترا کے چلے ہیں میکدے سے حضرت زاہد بڑے مرشد ہیں ہاتھوں ہاتھ لانا ان کو یاروں میں
داغ: خضر کیونکر نہ رہ عشق میں کترا کے چلیں طائر سدرہ بھی اس رہ سے پرافشاں نکلا
داغ: غربت میں عادت ہوگئی صحرا نوردی کی مجھے کترا کے پھر جاتا ہوں میں آتا ہوں جب منزل کے پاس

کٹنا: دھاردار چیز سے کسی چیز کے ٹکڑے ہونا یا شگاف ہونا یا زخم لگنا۔ مراد دور ہونا، الگ ہونا جیسے پاپ کٹا۔ پانی کے بہاؤ سے زمین کا بہہ جانا۔ شرمندہ و خجل ہونا۔ خفیف ہونا۔ ذلیل ہونا۔ گزرنا۔ بیتنا۔ ساتھ چھوڑ دینا۔ قتل ہونا۔ رستے کا طے ہونا۔ وغیرہ۔

فریادداغ: بیتنا کاہش غم سے روح گھٹتی ہے آنکھوں آنکھوں میں رات کٹتی ہے
گلزارداغ: طے ہونا کس قدر کٹتی ہے راہ شوق جلد تیز چلتے ہیں ترے خنجر سے ہم

کراہنا: درد و اذیت سے مسلسل ہوں ہوں کی طرح آواز کا مضطربانہ اور غیر اختیاری طور پر نکلنا۔

داغ: دردمندوں سے کبھی ضبط فغاں ہوتا ہے چپکے چپکے ترے بیمار کراہیں کیونکر

کڑکنا: آسمانی بجلی کی سخت آواز آنا۔ کڑکنا اور گرجنا میں یہ فرق ہے کہ گرج آواز بھاری ہوتی ہے جو دل کو دہلاتی ہے اور کڑک کی آواز سخت اور شدید ہوتی ہے جو کانوں کے پردے پھاڑتی ہے۔ کڑک بجلی کے لیے اور گرج بادلوں کے لیے بولا جاتا ہے۔ اگر یہ فعل انسان کی طرف منسوب ہوتو۔ مراد معنی ہوں گے سخت آواز سے چیخ کر بولنا۔ نوبت کا بجنا۔ (مصدر کا ماخذ کڑا بمعنی سخت)

مہتاب داغ: کہیں بادل کی گرج ہے کہیں بجلی کی کڑک کہیں بوندوں کی پھواریں کہیں برسے چھم چھم

کسنا: کھینچ کر تانا۔ جکڑنا۔ مضبوط و چست کرنا۔ آزمانا۔ کسوٹی پر لگانا۔ ستانا۔ خوب بھوننا کہ پانی خشک ہو جائے۔ دوسرے افعال کی تاکید و تقویت کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔ جیسے کس کر باندھنا، کس کر تھپڑ لگانا، کس کر قیمت لینا۔ کس کر تولنا۔ آواز کسنا۔ یعنی پھبتی چُست کرنا۔ گاجر، مولی، گھیے وغیرہ کدوکس پر رگڑ کر لچھے یا ریشے بنانا۔

مہتاب داغ: ان کی محفل میں رقیبوں نے کسے آوازے بولتا میں تو گلا میرا دبایا جاتا

کسمسانا: بل کھانا۔ مسکوڑا لینا۔ مروڑی کھانا۔ انگڑائی لینا۔ کروٹ کے بل جنبش کرنا۔ پہلو بدلنا، کُلبُلانا۔ اپنے آپ کو چھڑانے کی کوشش کرنا۔ اُکتا جانا۔

مہتاب داغ: ہجر میں ہے خیال اس کا مجھے کسمسا جائے ہم نشیں نہ کہیں
یادگار داغ: حلقۂ آغوش ہے یہ حلقۂ گیسو نہیں کسمسا کر ہو نہ جائے گی رہائی آپ کی

کمھلانا: مُرجھانا۔ پژمردہ ہونا۔ مراد لاغر اور غمگین ہونا۔

یادگار داغ: ہوا سے مثل گل وہ نازنیں کمھلائے جاتا ہے نزاکت جس کی ایسی ہو تو اس کے دل میں گھر کیا ہو

کوسنا: بددُعا کرنا۔

داغ: مجھے کوسیں بلا سے گالیاں دیں مگر وہ نام لیں ہر بار میرا

کوندنا: بجلی کا بار بار چمکنا۔

گلزار داغ: گرتی تھی نشیمن پہ مرے کوند کے بجلی صیاد کے گھر آگ لگائی نہیں جاتی
گلزار داغ: نگاہ شوخ ہے حلقے میں چشم شرم آگیں کے تماشا ہے کہ بجلی کوندتی ہے آج ہالے میں

کہلوانا: دوسرے شخص سے بات ظاہر کرانا۔ کسی سے اقرار لینا۔ دوسرے شخص کے ذریعے کسی کو پیغام بھیجنا۔ دوبارہ سبق یاد کرنا۔ کوئی عبارت زبانی یاد کروانا یا پڑھوانا۔ کسی سے سفارش کرانا یا ضامن بنانا۔ (کہوانا بھی فصیح ہے)

مہتاب داغ: نہ کہا تھا کہ سچ نہ کہواؤ آپ کو انفعال ہو ہی گیا

مہتاب داغ: تو سہی حشر میں تجھ سے جو نہ یہ کہوا دوں دوست وہ ہوتے ہیں جو وقت پہ کام آتے ہیں

کھانا: فارسی میں خوردن۔عربی میں اَکل ''۔کسی چیز کو منہ کے ذریعے سے معدے میں پہنچانا۔نگلنا۔مراد برداشت کر لینا۔جیسے غم کھانا۔متاثر ہونا۔جیسے ترس کھانا۔غبن کرنا۔ستانا۔خرچ ہونا۔جیسے یہ عمارت بڑی رقم کھا گئی۔ترک کر دینا۔جیسے لکھنے پڑھنے میں کوئی لفظ کھا جانا۔برداشت کرنا۔جیسے جوتے کھانا۔خراب کر دینا جیسے لوہے کو زنگ کھا گیا یا لکڑی کو دیمک کھا گئی یا ٹڈیاں کھیت کو کھا گئیں۔فائدہ حاصل کرنا جیسے ہوا کھانا۔نقصان یا گزند اٹھانا جیسے چوٹ کھانا وغیرہ۔

آفتاب داغ: کھاتے ہیں دوست داغ مرے دل کے داغ سے سچ ہے چراغ ہوتا ہے روشن چراغ سے

آفتاب داغ: تازہ غم کھایا کیے ہم وہ ہیں پاکیزہ مزاج اور تم کھاتے رہے جھوٹی قسم کھائی ہوئی

کھبنا: سمانا، بھانا، دل نشیں ہونا، نگاہ پر چڑھنا۔چُبھنا، گڑ جانا۔مؤثر ہونا۔

داغ: جب لڑی ہیں وہ نگاہیں عاشقِ دلگیر سے چبھ گئی ہیں برچھیاں سی کُھب گئے ہیں تیر سے

یادگار داغ: جو تجھ میں ہے وہ روپ کہاں ہے گلِ تر میں جوبن بھی وہ جوبن ہے جو کُھب جائے نظر میں

یادگار داغ: عاشق کو نہ اچھے سے غرض ہے نہ بُرے سے جو آنکھ میں کھب جائے سما جائے نظر میں

کھٹکنا: کسی چیز کا جسم میں چبھ کر رہ جانا اور حرکت کرنے میں چبھنا اور مسلسل اذیت کا سبب ہونا۔جیسے پھانس چبھ کر کھٹکتی ہے۔آنکھ میں کوئی باریک تنکا یا خاک کا ذرہ یا پلک گر جائے یا آنکھ کے اندر کوئی باریک دانہ ابھرے تو پلک جھپکنے میں کھٹک ہوتی ہے۔سرمہ اگر دردرا ہو تو وہ بھی آنکھ میں کھٹکتا ہے۔ایسی صورت میں کہتے ہیں آنکھ میں کھٹک ہو رہی ہے۔مراد ناگوار گزرنا، بُرا لگنا جیسے۔ایک ہمارا ہی دم ان کو کھٹکتا ہے۔لڑائی ہونا، ان بن ہونا جیسے۔اِن کی اُن کی آپس میں کھٹک رہی ہے یا کھٹک گئی ہے۔بیزار ہونا، خائف و بدگمان ہونا۔تردد و اندیشے کے ساتھ کسی بات کا دل میں گزرنا، مؤثر ہونا۔(اس مصدر کا مادہ سنسکرت میں '' کھرَ '' ہے۔اس سے کھرنا بنا جو پوربی زبان میں کھٹکنا کا مترادف ہے۔پھر اس سے کھٹکنا بن گیا)

غم نے ترے نچوڑ لیا قطرہ قطرہ خوں تھوڑا سا درد دل میں کھٹکنے کو رہ گیا

داغ: وہ غنچہ ہوں شگفتہ دل رہا عالم کے خاروں میں وہ کانٹا ہوں نہ کھٹکا میں کسی کے گلعذاروں میں

داغ: دل مرا اہل وطن سے ہے بہت کھٹکا ہوا خار تک جس میں نہ ہو ویرانہ ایسا چاہیے

گلزار داغ: تیر تیرا بڑھ کے مژ گاں سے نہیں کچھ کھٹکتے ہیں اسی نشتر سے ہم

یادگار داغ: خلش ہونا۔ناگوار ہونا۔ڈرنا۔

دل سے پیوستہ ہے خارِ عشق وہ ہے نازنیں مجھ کو یہ کٹکا ہے کھٹکے گا یہاں آتے ہوئے

کھڑکنا: درخت کے سوکھے پتوں کا آپس میں ٹکرا کر بجنا۔دیگوں کا کھنکنا۔(مادہ کھنڈن)

مہتاب داغ: شحنۂ عدل کا وہ خوف ہے بازاروں میں نہیں ممکن کہ جو برتن سے بھی کھڑکے برتن

مہتاب داغ: پتّا کھڑک گیا تو وہ لپکا اسی طرف دیکھی تمام رات عجب پاسباں کی سیر

کھلانا: شگفتہ کرنا، وا کرنا۔کھیل کھیل یعنی دانہ دانہ جدا کرنا۔جیسے پکے چاولوں کو کھلانا۔کھِیلا کرنا، جیسے جوار باجرہ مکئی وغیرہ کو بھوننا جس سے دانے کِھل جائیں۔

گلزار داغ: اشک خونیں نے گل کھلائے ہیں آج آئی ہے کس بہار سے آنکھ

کھلنا: کلی کا چٹک کر پھول بننا۔مراد خوش ہونا، مُسکرانا، ہنسنا۔دانہ دانہ جدا ہونا۔جیسے چاولوں کا کھِلنا۔بھُربھُرا اور خستہ ہونا۔دیوار یا گنبد یا پھوٹ وغیرہ کا شق ہونا۔فضا صاف ہونے کی وجہ سے چاندنی کا خوب روشن ہونا۔رنگ کا شوخ ہونا اور

مناسب اور صاف وشفاف ہونا۔

گلزار داغ: اللہ رے جامہ زیب تری جامہ زیبیاں — پہنا جو تو نے رنگ وہی رنگ کھل گیا

گلزار داغ: غرق خون ہے مری مژگاں بھی ترا پیکاں بھی — رنگ کھلتا ہے مگر دیکھیے اچھا کس پر

گلزار داغ: دل کی کلی نہ تجھ سے کبھی اے صبا کھلی — چمپا کھلی گلاب کھلا موتیا کھلی

گلزار داغ: جام شراب ہاتھ سے ساقی نے رکھ دیا — جب مینہ برس کے دھوپ چمن میں ذرا کھلی

گلزار داغ: نالوں سے شق ہوا نہ جگر پاسبان کا — دیوار قید خانہ مگر بارہا کھلی(؟)

کلی کا پھول ہو جانا۔غنچہ چٹکنا۔

گلزار داغ: دل کی کلی نہ تجھ سے کبھی اے صبا کھلی — چمپا کھلی گلاب کھلا موتیا کھلی

چاند کی روشنی پھیلنا۔

گلزار داغ: بے خود شب وصال عدو میں وہ مست ہے — اب چاندنی اگرچہ کھلی بھی تو کیا کھلی

سورج کی روشنی پھیلنا۔

گلزار داغ: جام شراب ہاتھ سے ساقی نے رکھ دیا — جب مینہ برس کے دھوپ چمن میں ذرا کھلی

رونق ہونا۔اچھی فضا۔ہر طرف پھول کھلے ہونا۔

گلزار داغ: ہم تو اسیر دام ہیں صیاد ہم کو کیا — گلشن میں گر بہار بہت خوشنما کھلی

رنگ نکھرا ہوا نکل آنا۔

گلزار داغ: مہتاب پر گمان ہوا آفتاب کا — رنگت جو تیری اے مہ لقا کھلی

سورج چھپنے کے وقت افق پر سرخ رنگ نمودار ہونا۔

گلزار داغ: بہر دعا وہ دست حنائی جو اٹھ گئے — طرفہ شفق زمین پر روزِ جزا کھلی

کھلنا: گرہ یا کسی بندھی ہوئی چیز یا بند یا چھپی ڈھکی چیز کا کشادہ ہونا۔ظاہر ہونا۔پھٹنا،شق ہونا،بخیہ یا ٹانکے کا اُدھڑنا۔کسی دقیق مفہوم یا راز کا واضح ہونا،آزاد ہونا،اڑاس یا رکاوٹ کا ہٹ جانا۔جیسے موری کھل گئی۔کسی کام یا چیز کا شروع ہونا یا جاری ہونا جیسے دُکان کھُلی،نہر کھُلی۔شرم وحیا کا مرتفع ہونا۔فراغ و وسیع ہونا۔پھبنا،زیب دینا۔جیسے رنگ کا کھلنا وغیرہ۔محاورات میں آ کر بہت سے معانی ہو جاتے ہیں۔

آفتاب داغ: راہ پر ان کو لگا لائے تو ہیں باتوں میں — اور کھل جائیں گے دو چار ملاقاتوں میں

کُھلنا: معلوم ہونا۔انکشاف ہونا۔

مہتاب داغ: اے داغ وقت مرگ ہوا امتحاں ہمیں — اس وقت میں یگانہ و بیگانہ کھل گیا

کھنچنا: تننا،کسا جانا،جکڑا جانا،گھسیٹا جانا۔روٹھنا،کنارہ کش ہونا۔عرق کشید ہونا۔طول پکڑنا۔سلب ہونا۔عکس کا اُترنا۔تصور بندھنا۔جذب ہونا۔روانہ ہونا۔مہنگا ہونا۔مائل ہونا۔

گلزار داغ: جب کھنچے ان سے ہوئے اور زیادہ مضطر — مرض عشق کے پرہیز نے مارا ہم کو

گلزار داغ: تیری تلوار نے بھی چال اُڑائی تیری — کھنچ کے آتی ہے جب تا بگلو آتی ہے

کھنچنا: مکدر رہنا۔ملنے میں تامل کرنا۔

مہتاب داغ: اے داغ اپنی وضع ہمیشہ یہ ہی رہی — کوئی کھنچا کھنچے کوئی ہم سے ملا ملے

کھولنا: جوش میں آنا۔پک جانا۔

یادگارِ داغ: چھیڑ دو نشترِ مژگاں سے اسے   کھولتا دل کا ہے پکّا پھوڑا

کھونا: کھو دینا متعدی اور کھو جانا یا کھویا جانا لازم ہے۔ گم کرنا، گم ہونا۔ بھُلانا۔ گنوانا۔ ضائع کرنا۔ نکما اور معطل کرنا۔ دور کرنا۔ زائل کرنا۔ متحیر و بدحواس ہو جانا۔

آفتابِ داغ: کیوں نگہبان بنے آپ پرائے دل کے   مفت کا مال ہے کھو جائے جو کھو جائے گا

گلزارِ داغ: کھویا گیا ہوں دے کے پتا نامہ بر کو میں   اپنی خبر کو جاؤں الٰہی کدھر کو میں

مہتابِ داغ: اس کے ہجوم ناز میں کھو یا گیا ہے دل   جو اس طرح کی بھیڑ میں گم ہو وہ کیا ملے

کھینچنا: تاننا، کسنا، جکڑنا، جذب کرنا، مقطر کرنا، سمیٹنا، کسی بات یا کلام کو طول دینا۔ جلدی جلدی کوئی کام کرنا وغیرہ۔

گلزارِ داغ: سمیٹنا۔ غربت کے رنج فاقہ کشی کا ملال کھینچ (جھیلنا)   اے داغؔ پر زمانے سے دست سوال کھینچ

گلزارِ داغ: کشیدہ ہونا۔ نازک بہت ہے رشتۂ الفت نہ ٹوٹ جائے   اتنا نہ اپنے آپ کو اے مہ جمال کھینچ

گلزارِ داغ: گھسیٹنا۔ ہو جائے تو نہ طائر دل کی طرح اسیر   صیاد اپنی سمت کو آہستہ جال کھینچ

گلزارِ داغ: باہر نکال۔ ظالم کھینچ آئے گا مرا دل بھی سناں کے ساتھ   سینے سے دیکھ بھال کے برچھی کی بھال کھینچ

گلزارِ داغ: چڑھانا۔ قامت دکھا کے آج صنوبر کو کر قلم   سولی پہ سرو باغ کو اے نونہال کھینچ

گلزارِ داغ: عکس لینا۔ کھینچی تھی جب مصور فطرت نے دل کی شکل   کہتا یہ کون تو نہ اسے بے خیا ل کھینچ

گلزارِ داغ: لمبا سانس لینا۔ وہ ٹھنڈے ٹھنڈے چین سے گھر کو چلے گئے   لے اور آہ سرد دل پر ملال کھینچ

گلزارِ داغ: کمانا۔ ناصح قمار گاہ محبت میں جی نہ ہار   دل کو لگا کے نفع اٹھا خوب مال کھینچ

گلزارِ داغ: دامن کشی۔ اے داغ جذب عشق کی دیکھیں گے اب کشش   کی اس کشیدہ رونے تو ہم سے کمال کھینچ

گلزارِ داغ: لکیر بنانا۔ لے کے دشمن سے خط تقدیر کھینچ   یہ حصار اے دل پئے تسخیر کھینچ

گلزارِ داغ: پکڑنا۔ کیوں کھٹکتا ہے عبث اے خار عشق   یا نکل یا دامن تاثیر کھینچ

گلزارِ داغ: کشید کرنا۔ لے اڑے بو جس کی اے پیر مغاں   ایک ایسی تند و پُر تاثیر کھینچ

گلزارِ داغ: لکیر کھینچنا۔ تیرہ بختوں کا خط تقدیر دیکھ   آنکھ میں اس سرمہ کی تحریر کھینچ

گلزارِ داغ: سونتنا۔ سنگ مقناطیس ہیں ہم سخت جاں   کھینچ اے قاتل ذرا شمشیر کھینچ

گانا: آواز کے اُتار چڑھاؤ کے ساتھ کلام موزوں کو بآواز بلند پڑھنا۔ عربی میں تغنّی۔ فارسی میں سرودن۔ مراد بیان کرنا۔ مشہور کرنا۔ سراہنا۔ بدگوئی کرنا۔

فریادِ داغ: خیر نواب کی مناتے ہیں   جس کا کھاتے ہیں اس کا گاتے ہیں

گدگدانا: دوسرے شخص کو ہنسانے کے لیے ہاتھ سے اس کی گردن یا پیٹ وغیرہ میں چھو کر چُل پیدا کرنا۔ مراد اشتیاق پیدا کرنا۔ لطف بڑھانا۔ اُکسانا۔ اُبھارنا۔ تحریک کرنا۔ چھیڑنا۔

فریادِ داغ: کچھ طبیعت تو گدگداتی تھی   پر کسی سے نہ میل کھاتی تھی

آفتابِ داغ: جو مرے دل میں ہے کہتے ہوئے ڈرتا ہوں   گدگدا لوں تو کہوں پاؤں دبا لوں تو کہوں

گرنا: فارسی میں افتادن۔ عربی میں سُقُوط'۔ حطّ''۔ اوپر سے نیچے آپڑنا۔ جیسے پھل کا درخت سے ٹوٹ کر گرنا۔ کھڑے سے گر جانا۔ جیسے دیوار کا گرنا۔ مائل و نازل ہونا جیسے نزلہ کا گرنا یا پروانے کا شمع پر گرنا۔ ڈھلکنا، ٹپکنا، جیسے آنسو کا گرنا۔ بھٹکنا جیسے پرندے کا کسی غیر جگہ پر گرنا۔ انتہائے اشتیاق و اضطراب میں پانی یا دانہ پر پرندے یا مرغوب و دل پسند چیز پر انسان کا مائل ہونا۔ مضمحل و ناتواں ہونا۔ ہار جانا۔ نرخ کا اترنا۔ بے عزت ہو جانا وغیرہ۔

گلزارداغ: اس کی تصویر جو یوسف کے مقابل دکھ دوں دیکھیے گرتے ہیں پھر اہل تماشا کس پر

آفتاب داغ: گرے گی طور پر ایک اور بجلی چمکتا ہے رخ روشن کسی کا

گردانا: لپیٹنا۔سمیٹنا۔جز دان کے اندر رکھنا جیسے حافظ جی کے جاتے ہی قرآن شریف گردان کر رکھ دیا۔دوہرانا،تکرار کرنا،جیسے سبق گردانا۔قدر کرنا،پروا کرنا،معتبر سمجھنا،ماننا جیسے میں ان کی بات کو نہیں گردانتا۔صیغوں کے دوہرانے کو گردان کرنا کہتے ہیں۔

داغ: جب دیکھتے ہو مجھ کو چڑھاتے ہو آستیں دامن عدو کے قتل پہ گردانتے نہیں

آفتاب داغ:(کسی کو) ماننا۔خاطر میں لانا۔سمجھنا۔

سر بازو جاں نثار محبت وہ ہیں دلیر رستم بھی ہو تو کچھ اُسے گردانتے نہیں

گڑگڑانا: منت سماجت کرنا۔عاجزی سے التجا کرنا۔

یادگارِداغ: امتحاں میں دل کا بودا تھا عدو گڑ گڑا کر پاؤں سر پر رکھ دیا

گزرنا: فارسی میں گزشتن۔بیتنا،منقضی ہونا،تمام ہونا جیسے وقت کا گزرنا،عمر کا گزرنا۔دنیا سے جانا،مرنا۔چلتے چلتے کسی طرف وارد ہونا۔باز آنا،اعراض کرنا۔دست کش ہونا۔پیش آنا۔عبور کرنا۔

داغ:دست کش ہونا ناچار اختیار کیا شیوۂ رقیب کچھ بےحیا ہی خوب ہیں گزرے حیا سے ہم

گزارنا: ادا کرنا،حکم بجالانا۔چھوڑنا،ترک کرنا،مہلت دینا۔بسر کرنا،تمام کرنا جیسے رات گزارنا۔

گلزارداغ: خوب اب دیکھ لیے طور تمھارے ہم نے دن مصیبت کے گزارے سو گزارے ہم نے

گلزارداغ: اس گزرگاہ سے پہنچیں تو کہاں منزل تک جیسی گزرے گی گزاریں گے گزرنے والے

گلنا: کسی چیز کا گرمی پہنچ کر پک کر نرم ہونا جیسے چاول یا گوشت وغیرہ کا گلنا۔پگھلنا جیسے رانگ یا اور دھاتوں کا گلایا جانا۔سڑنا،بوسیدہ ہونا جیسے کپڑے یا اور کسی چیز کا پُرانا ہو کر کمزور ہو جانا۔پھل یا پان وغیرہ کا بگڑ جانا۔خراب ہو جانا۔سُن ہو جانا جیسے برف سے ہاتھوں کا گلنا۔اندر دھنسنا یا بیٹھنا جیسے کوٹھی یا گولہ کا گلنا۔ضائع ہونا،ہار جانا۔جیسے روپیہ گلنا۔داؤں گلنا۔

داغ: گرہ سے نقد دل کھوتے ہیں نقد عیش کی خاطر قمار عیش میں کیا کیا ہمارا مال گلتا ہے

گلزارداغ: کیا برف ہو گیا ہے دم سرد سے بدن دیکھی جو نبض ہاتھ طبیبوں کے گل گئے

(مادہ گل ہے،جس کے معنی پگھلنا،کھانا،نگلنا،ٹپکنا،گرنا وغیرہ)

گننا:شمار کرنا،حساب میں لگانا۔شامل کرنا۔خاطر میں لانا،اعتبار کرنا۔سمجھنا،گردانا۔

گلزارداغ: رکھیے اب بہرِ عیادت نہ قدم گن گن کر لے رہا ہے یہ مریض آپ کا دم گن گن کر

(علم سنسکرت میں علم حساب کو گنڑتھ کہتے ہیں۔اسی سے یہ گننا گنتی وغیرہ الفاظ نکلے ہیں)

گونجنا: آواز کا کسی بلند محیط مثلاً پہاڑ یا گنبد وغیرہ سے ٹکرا کر دیر تک ہوا میں چکرانا اور پُر ہونا۔اور بعض مرتبہ دوبارہ سنائی دینا جس کو صدائے بازگشت کہتے ہیں اس فعل کا اطلاق انسان کی قوی پُر ہیبت آواز،ڈھول اور دھونسے کی آواز،شیر کی گرج نیز کبوتر کے دم بھرنے وغیرہ پر بھی ہو سکتا ہے۔

آفتاب داغ: گونج اٹھے گنبد گردوں دہل جائے زمیں میکشوں کا نعرۂ مستانہ ایسا چاہیے

گہنا: چاند سورج کا گہن میں آجانا۔گہن لگ جانا۔نیز گاہنا کا مطاوع۔

گلزارداغ: بوسہ نہ دو اُٹھاؤ تو عارض سے اپنے زلف کیا چاندنی کا لطف ہے جب چاند گہہ گیا

مہتاب داغ: چھپایا زلف نے چہرہ تو شوخی نے کیا ظاہر ہزاروں بار نکلا وصل کی شب چاند گہہ گہہ کر

گھٹنا: کم ہونا، زوال پذیر ہونا۔تخفیف ہونا۔وزن، حجم، طول وعرض، قیمت، عزت، ترقی میں کمی واقع ہونا۔

داغ: میرا چاہا نہ خدا نے کبھی چاہا اے داغ غم تو بڑھتا ہے مگر عمر گھٹی جاتی ہے

گھٹانا: کم کرانا تخفیف کرنا، زائل کرنا، تفریق کرنا۔

یادگار داغ: طول شب ہجراں سے نہ گھبرا دل بیتاب اللہ کو کیا رات گھٹانی نہیں آتی

گھٹنا: خوب باریک پسنا۔جیسے دوا گھٹنا، بھنگ گھٹنا۔خوب گھل مل جانا۔یک جان ہو جانا۔جیسے حلیم کا گھٹنا۔رگڑا جانا، پالش ہونا۔صاف ہونا جیسے سر گھٹنا۔بھنچنا۔گھرنا۔دبائے جانے سے گلے میں پھندا پڑنے سے سانس کا بند ہونا۔بھرنا چھا جانا جیسے مکان میں دھواں گھٹنا۔پکی دوستی اور موافقت ہونا، گھل مل کر باتیں ہونا جیسے اِن کی اُن کی خوب گھٹتی ہے۔

گلزار داغ: اُس زلف کا بے طرح جما دل میں تصور اندھیر ہے اس گھر میں ہوا گھُٹ کے دھواں بند

گلزار داغ: تہ خنجر کہتا تھا ستمگر سے گلو اپنا
جو یوں کٹ کٹ کے لڑتے ہیں وہ کب گھٹ گھٹ کے مرتے ہیں

اس مصدر لازم کے دو متعدی ہیں۔ایک گھوٹنا، دوسرا گھونٹنا۔اور دونوں کے معنی میں فرق ہے۔اصل بات یہ ہے کہ پسنا او رگڑا جانا کے معنی میں گھٹنا مطاوع ہے گھوٹنا (بواوِ مجہول) کا۔

گھرنا: بند ہونا، گھیرے میں آنا محصور ہونا، چھانا، اُمنڈنا جیسے بادلوں کا گھر کر چھا جانا۔

گلزار داغ: وہ شرمائی ہوئی آنکھیں وہ گھبرائی ہوئی باتیں نکل کر گھر سے وہ گھرنا ترا امیدواروں میں

گھڑنا: بنانا، وضع کرنا۔ہیولیٰ تیار کرنا۔جیسے گھڑے کمھار بھرے سنسار۔تراشنا جیسے اینٹ کو بسولی سے گھڑنا۔سونے چاندی کا زیور بنانا۔جھوٹی بات یا جھوٹی کہانی یا جھوٹی خبر بنانا۔مارنا، پیٹنا۔(سنسکرت میں اس کی اصل گھٹ ہے۔اُردو میں ٹے کوڑے سے بدلا گیا)

یادگار داغ: گھڑی ہے دل سے جو تو نے بات تیری ہے کہ اس کے منہ کی تو اے نامہ بر نہیں چھپتی

گھسنا: رگڑ کھانا۔فرسودہ اور پرانا ہونا۔کام میں آتے آتے پتلا اور کم ہو جانا۔

یادگار داغ: آخر تھکی زبان گھسیں اپنی اُنگلیاں اک اک گھڑی گنی جو ترے انتظار میں
(گھسنا گھسٹنا گھسیٹنا کا مادہ ''گھر ش'' ہے)

گھلانا: پگھلانا، پلپلا کرنا، نرم کرنا، متحد و آمیز کرنا، تحلیل کرنا، لاغر کرنا۔ختم کرنا، غائب کرنا۔

گلزار داغ: تری محبت نے مار ڈالا ہزار ایذا سے مجھ کو ظالم رُلا رُلا کر گھلا گھلا کر جلا جلا کر مٹا مٹا کر

گھورنا: ٹکٹکی باندھ کر دیکھنا۔نگاہ جما کر دیکھنا۔نگاہ قہر سے ہیبت ناک طور پر یا نفس پرستی یا غایت شوق سے نگاہ جما کر دیکھنا۔

(گھورنا اور تکنا میں ذرا سا فرق ہے۔تکنا میں اُمید اور آسرا ہے۔گھُورنا میں عمومیت اور جذبات کی شدت ہے۔تاکنا الگ مفہوم رکھتا ہے۔گھورنا، گھرکنا، غرانا، تینوں کا ایک ہی مادہ ہے)

مہتاب داغ: ارادہ قتل کا ہے یا ہیں شکل کے مشتاق وہ گھورتے ہیں بہت سامنے بلا کے مجھے
(کسی کو) آنکھیں نکال کر دیکھنا۔غصّہ کی نظر سے دیکھنا۔نگاہ جما کر دیکھنا۔

یادگارِ داغ: وہ قہر کی نگہ سے جب ہم کو گھورتے ہیں لے لے کے ہچکیاں ہم کیا کیا بسورتے ہیں

گھونٹنا: دبانا۔بھینچنا۔گلا دبانا، اس طرح کہ سانس بند ہو جائے۔عورتوں کے محاورہ میں تنگ کرنا، ستانا۔بند کرنا۔کسی سے حال بھی نہ کہنے دینا۔(اس کا مطاوع گھٹنا ہے)

یادگارداغ: جو گھونٹ گھونٹ کے رکھا تو دل کو کیا رکھا مصیبت اتنی نہ تھی روک تھام سے پہلے

لبھانا: پرچانا، اپنی طرف مائل کرنا۔ (اس کا ماخذ لوبھ بمعنی لالچ)

یادگارداغ: عدو کے غم میں منایا لُبھا لُبھا کے مجھے تسلیاں بھی تو کر دیں الگ بٹھا کے مجھے

لپیٹنا: فارسی میں پیچیدن اور نوردیدن۔ گول تہ کرنا، موڑ باندھنا۔ کسی چیز کو کسی چیز پر محیط کرنا۔ آلودہ کرنا۔ ملوث کرنا۔ ساتھ لینا۔ الجھانا۔ فریب میں لانا۔ دام میں لانا۔ چھپانا۔ آمادہ کرنا۔

گلزارداغ: میت پہ آئیں گے وہ یاں دم ہے مجھ میں باقی یارو لپیٹ دینا زندہ مجھے کفن میں

لپکنا: جھپٹنا یعنی تیز تیز چلنا۔ اُچکنا یعنی نیچے نہ گرنے نہ دینا۔ جیسے گیند لپکنا یا لپک لینا یعنی جلدی سے قدم بڑھا کر لے لینا۔ پھوڑے میں جلدی جلدی ٹیس اٹھنا۔ علاوہ ازیں جتنے معانی ہیں سب میں تیزی سے قدم بڑھانے کا مفہوم ہے۔ پورب میں بجلی چمکنے کو کوندا لپکنا کہتے ہیں۔

مہتاب داغ: پتا کھڑک گیا تو وہ لپکا اسی طرف دیکھی تمام رات عجب پاسباں کی سیر

(اس کا مادہ سنسکرت میں لپ ہے۔ جس کے معنی خواہش وطلب)

لتاڑنا: لاتیں مار کر بھگا دینا۔ ٹھکرانا۔ مراد ملامت کرنا، آڑے ہاتھوں لینا۔ پھٹکارنا۔ برا بھلا کہنا۔ دھتکارنا۔ اب اُردو میں صرف مجازی معنی میں بولا جاتا ہے اگرچہ اصل میں ''لات'' اس کا ماخذ ہے۔

یادگارداغ: لتاڑ ڈالوں گا میں ٹھوکروں میں اس کی طرح چلا ہے فتنۂ محشر کہاں جگا کے مجھے

داغ: کہاں اس میں تیری سی محشر خرامی لتاڑا ہوا تیرا کبک دری ہے

لٹانا: زمین پر گرانا، پٹکنا۔ تڑپانا، پھڑکانا۔ ہنسانا کہ ہنستے ہنستے لوٹنے لگے۔ خوش کرنا۔

داغ: کھائی ہے وعدۂ فردا پہ قسم کیا جھٹ پٹ آج اس حرفِ تسلی نے لٹا رکھا ہے

گلزارداغ: کوئی کلمہ بھی مرے منہ سے نکلنے نہ دیا وہ لٹایا مجھے قاتل نے سنبھلنے نہ دیا

یادگارِداغ: بیقرار کرنا۔ در دلدار پہ کیا کیا نہ پچھاڑیں کھائیں دل بیتاب نے کیا کیا نہ لٹایا ہم کو

لٹنا: مُسنا، لوٹ لیا جانا۔ تباہ وبرباد ہونا۔ ٹھگا جانا، خرید وفروخت میں نقصان اٹھانا۔

آفتاب داغ: حسرتوں کی ہے تباہی سی تباہی دل میں جس جگہ قافلے لٹتے ہیں یہ منزل ہے وہی

لٹوانا: کسی سے نقصان کرانا۔

گلزارداغ: فلک نے لوٹ کے لٹوا دیا حسینوں سے سمجھ لیا کسی مردے کا اس نے مال مجھے

لرزنا: کانپنا۔ تھرتھرانا۔ خوف زدہ ہونا۔ (فارسی مصدر لرزیدن اس کا ماخذ ہے)

لگانا: تحریک کرنا۔ اشغلہ چھوڑنا۔ آمادہ کرنا۔

فریادداغ: یہ لگایا بلاؤ تو ان کو تم کبھی آزماؤ تو ان کو

لگنا: ملنا، جُڑنا، سلنا، چپکنا، چمٹنا، شامل ہونا، قریب ہونا، جمنا، جڑ پکڑنا، اُگنا، چُنا، نمایاں ہونا۔ پیدا ہونا۔ نصب ہونا۔ تعلق ورشتہ ہونا۔ ضرب واقع ہونا جیسے چانٹا جوتا لاٹھی تلوار گولی وغیرہ کا لگنا۔ ٹکرانا۔ بھڑنا۔ لمس ہونا چھوا جانا۔ محسوس ہونا۔ ہمسر اور لگ بھگ ہونا۔ صرف میں آنا، کام میں آنا۔ وابستہ ہونا۔ مؤثر وکارگر ہونا۔ رچنا، پچنا، رکھا جانا۔ مشغول ومنہمک ہونا۔ وغیرہ۔

داغ: آراستہ ومرتب کیا بھیڑ میکدے کے ہے در پر لگی ہوئی پیاسو سبیل ہے سر کوثر لگی ہوئی

کارفرما ہے یہ کس کی لو ہے اے دل مضطر لگی ہوئی اک آگ سی ہے سینے کے اندر لگی ہوئی

وابستہ ہے گر زندگی خضر ومسیحا ہوئی تو کیا ہے ہے موت سب کے ساتھ مقرر لگی ہوئی

آشنا ہے | بیشک ہے کچھ لگاؤ جو کرتا ہے یہ گریز | زاہد سے دخت رز ہے مقرر لگی ہوئی

مطیع ہے | جب میں نے آہ کی ہے قیامت اٹھائی ہے | آواز پر ہے شورش محشر لگی ہوئی

چسپاں ہے | میں آشنا نہیں بت نا آشنا سے داغ | تہمت یہ مفت کی ہے مرے سر لگی ہوئی

گلزارداغ: | بچیں گے حضرت زاہد کہیں بغیر پٹے | ہمارے ہاتھ لگے ہیں جناب برسوں میں

گلزارداغ: | اچھی کہی اچھا نہیں کچھ دل کا لگانا | یہ لگ گئی اے ناصح ناداں مرے دل کو

یہ فعل جب دوسرے افعال کے ساتھ مرکب ہوکر (آخر میں) آتا ہے تو آغاز فعل کے معنی دیتا ہے۔

لگانا: جوڑنا، ملانا۔ سینا۔ چپکانا۔ چمٹانا۔ شامل کرنا۔ قریب کرنا۔ جمانا۔ اُگانا۔ نصب کرنا۔ تعلق ورشتہ کرنا۔ مارنا جیسے چانٹا جوتا وغیرہ لگانا۔ بھڑانا۔ چھوانا۔ صرف کرنا۔ کام میں لینا۔ وابستہ کرنا۔ ترتیب سے رکھنا۔ مشغول کرنا۔ عیب منسوب کرنا۔ بہتان دھرنا۔ عائد کرنا۔ جیسے ٹیکس لگانا وغیرہ۔

گلزارداغ: | ناقے کو قیس کیا نہ لگا لائے راہ پر | لیلیٰ کا راز دار اگر پاسباں نہ ہو

مہتاب داغ: | لگائیں لاش پہ تلواریں اس نے مقتل میں | جو میرے بعد بھی آیا مرا ہی وار آیا

للچانا: لالچ کرنا۔ طمع کرنا۔ ہوکا کرنا۔ اپنی ضرورت سے زائد چیز کی طلب وخواہش کرنا۔

مہتاب داغ: | وہ آئی گھٹا جھوم کے للچانے لگا دل | واعظ کو بلاؤ کہ چلی ہاتھ سے توبہ

للکارنا: بہت گرج دار آواز سے دشمن کو مقابلے کی دعوت دینا۔ پکار کر ہوشیار کرنا۔ نعرہ لگانا۔ زور سے چیخنا۔ کڑک کر بولنا۔ شیر کو ہوشیار کرنا۔

مہتاب داغ: | جب اٹھی کوچۂ جاناں سے قیامت کوئی | چلتے چلتے مرے دھمکانے کو للکار گئی

یادگارداغ: | مے خانہ کو جاتا تھا چھپے چوری سے زاہد | للکار کے میں نے بھی کہا دیکھ لیا ہے

لوٹنا: کروٹیں بدلتے ہوئے زمین پر یا فرش پر یا خاک پر لڑھکنا۔ تھکن اتارنے کے لیے یا درد یا اضطراب کی وجہ سے یا نشہ اور بے خودی کی حالت میں یا ضد کرنے اور مچلنے کی حالت میں یا کمال مسرت و وجد سے یا بے انتہا ہنسی کی وجہ سے یا کمال اشتیاق کی وجہ سے زمین پر یا فرش پر یا خاک پر کروٹیں بدلتے ہوئے لڑھکنا یا جھومنا۔ مچلنا۔

گلزارداغ: | کبھی بیٹھے کبھی اُٹھے کبھی لوٹے کبھی تڑپے | تماشا دید کے قابل ہے تیرے بے قراروں کا

لوٹنا: پھرنا، واپس ہونا، پلٹنا۔ الٹ دینا۔ (دینا کے ساتھ متعدی بن جاتا ہے جیسے لوٹ دینا)

یادگارداغ: | یاد آتی ہے جب تری شوخی | لوٹ جاتی ہے اضطراب کے ساتھ

مانگنا: چاہنا، طلب کرنا، سوال کرنا، کوئی چیز کسی سے عاریت یا ادھار لینا۔ تقاضا کرنا۔

گلزارداغ: | دعا مانگے دل غمگین کہاں تک | کہوں میں دم بدم آمین کہاں تک

گلزارداغ: | ڈرتے ہیں چشم و زلف ونگاہ وادا سے ہم | ہردم پناہ مانگتے ہیں ہر بلا سے ہم

گلزارداغ: | مانگی نہ ہوگی خضر نے یوں عمر جاوداں | کیا اپنی موت مانگتے ہیں التجا سے ہم

ماننا: تسلیم کرنا، قبول کرنا، منظور کرنا۔ تعمیل حکم کرنا۔ فرض کرنا۔ محسوس کرنا۔ متاثر ہونا۔ بزرگی اور علم یا کسی کمال کی وجہ سے کسی شخص کی عزت کرنا۔ منت یعنی نذر کی نیت کرنا۔

گلزارداغ: | گر ایک بھی ہزار میں وہ مان جائیں گے | ہم اے پیامبر ترے قربان جائیں گے

مٹانا: ناپید اور نیست و نابود کرنا۔ محو کرنا۔ مٹی میں ملا دینا۔ رگڑ کر یا کھرچ کر یا چھیل کر کسی چیز کو کسی چیز پر سے زائل کرنا۔ کھونا، برباد کرنا۔ منسوخ کرنا، رد کرنا۔

گلزارداغ: تری محبت نے مار ڈالا ہزار ایذا سے مجھ کو ظالم رُلا رُلا کر گھلا گھلا کر جلا جلا کر مٹا مٹا کر

مٹنا: مٹی میں مل جانا۔ بے نشان اور معدوم ہوجانا۔ زائل ہونا۔ محو ہونا۔ برباد و تباہ ہونا۔ فریفتہ و عاشق ہونا۔

گلزارداغ: دیکھیں تو پہلے کون مٹے اس کی راہ میں بیٹھے ہیں شرط باندھ کے ہر نقش پا سے ہم

گلزارداغ: بعد میرے کیوں نوید وصل یار آنے کو تھی وہ چمن ہی مٹ گیا جس میں بہار آنے کو تھی

مچلنا: ضد یا کمال اشتیاق کی وجہ سے بلکنا، بے قابو ہونا۔ کسی چیز کے چھین لینے پر بگڑ جانا۔ (اس کا مادہ بھی مچ ہے)

گلزارداغ: مرے دل کو باتوں میں بہلائے رکھنا قیامت کرے گا یہ فتنہ مچل کر

گلزارداغ: چھین لیتا اسے میں حشر کے دن ضد کر کے کیا کروں مجھ کو فرشتوں نے مچلنے نہ دیا

گلزارداغ: بیزار جس سے تھے یہ وہی دل ہے میری جاں اب کیا ہوا کہ دیکھتے ہی تم مچل گئے

گلزارداغ: گلی سے یار کی ہم اٹھ کے چل چکے تھے مگر مچل گیا دل پر اضطراب رستے میں

گلزارداغ: دیکھنا حشر میں جب تم پہ مچل جاؤں گا میں بھی کیا وعدہ تمھارا ہوں کہ ٹل جاؤں گا

مرجھانا: سبزے کا یا پھول کا کُمھلانا۔ تری و تازگی کا غائب ہوجانا۔ لاغر ہونا۔ خشک ہونا۔ غم واندوہ کی وجہ سے چہرہ کا پژ مردہ ہونا۔

داغ: کہا غنچہ سے مرجھا کر یہ گل نے ہمیشہ کب رہا جوبن کسی کا

مرنا: زندگی کا ختم ہوجانا۔ جسم میں سے روح کا نکل جانا۔ مراد عاشق و فریفتہ ہونا۔ مائل ہونا۔ خواہش مند ہونا۔ جان کو جوکھوں میں ڈالنا۔ بے حد مشقت میں مبتلا ہونا۔ مُرجھانا۔ کُمھلانا۔ مضمحل اور افسردہ ہوجانا۔ رقم کا ڈوبنا۔ دواؤں کا کشتہ ہوجانا۔ چلا جانا۔ دفع ہوجانا۔ بے انتہا شرم اور غیرت کا طاری ہونا۔ مجبور ولاچار ہونا۔

گلزارداغ: جگر سے کم نہیں اے چارہ گر داغ جگر مجھ کو جو پیدا کی ہو مر کر وہ دولت رائیگاں کیوں ہو

مڑنا: ٹیڑھا ہونا۔ بل کھانا۔ رُخ پھیرنا۔ سیدھے راستے چلتے میں کوئی دوسری سمت اختیار کرنا۔ مثلاً دائیں طرف یا بائیں طرف مڑ جانا۔

مہتاب داغ: ہو بھی جائے جو سواری میں ترے اسپ سے شرط پیچھے مُڑ مُڑ کے کرے باد صبا پر تاکید

مسلنا: ہاتھوں سے کسی چیز کو ملنا۔ رگڑنا۔ پاؤں سے کچلنا۔ پائمال کرنا۔ دبانا۔ پیسنا۔

گلزارداغ: کیا دل کا جو رنگ غم نے مسل کر کسی پھول کو دیکھ چٹکی میں مل کر

مکرنا: اپنے قول سے پھرنا۔ عہد شکنی کرنا۔ جھوٹ بولنا۔ انکار کرنا۔

گلزارداغ: غضب ہے انتظار وعدۂ حشر یہیں کہہ کر مکر جائے تو اچھا

ملنا: دو چیزوں کا باہم متصل ہونا۔ قریب ہونا۔ مرکب ہونا۔ مُلاقی ہونا۔ شامل ہونا۔ منسلک ہونا۔ متحد و متفق ہونا۔ جُڑنا۔ پیوست ہونا۔ صلح ہونا۔ حاصل ہونا۔ وصول ہونا۔ مطابق ہونا۔

گلزارداغ: اثر کہاں سے ملے جب یہ پھوٹ ہو باہم الگ الگ رہے دونوں نہ حرف آہ ملے

ملنا: مسلنا۔ رگڑنا۔ تیل یا دوا وغیرہ لگانا۔ لیپ کرنا۔ چُورنا، ملیدہ کرنا۔ مانجھنا صاف کرنا۔ روندھنا۔

گلزارداغ: کیا دل کا جو رنگ غم نے مسل کر کسی پھول کو دیکھ چٹکی میں مَل کر

گلزارداغ: محبت نے کی جب مری دستگیری مقدر بھی رورو دیا ہاتھ مل کر

گلزارداغ: اس کے ہاتھوں نہ ہو جب تک کسی مظلوم کا خون اپنے ہاتھوں میں حنا ول کبھی ملتا ہی نہیں

منانا: عاجزی و خوشامد الحاح والتجا کر کے روٹھے ہوئے کو راضی کرنا۔ کسی مقررہ پروگرام کے مطابق یادگاری رسوم اجتماعاً خوشی

یا غم کا اظہار کرنا۔ جیسے جشن منانا۔ سوگ منانا۔ تیوہار منانا۔ مراد اگر تنہا ایک شخص کے لئے بولا جائے تو مراد ہوگی ’’خوشی یا غم کی کیفیت کو اپنے اوپر کچھ عرصہ تک طاری کرنا‘‘۔ جیسے گھر میں پڑے پڑے کب تک سوگ مناتے رہو گے۔ آؤ ذرا میرے ساتھ باغ چلو۔

یادگار داغ: یہ جان تم نہ لو گے اگر، آپ جائے گی — اس بے وفا کی خیر کہاں تک منائیں ہم

داغ: رہتا ہے دم خفا مرے سینے میں ہر گھڑی — روٹھے ہوئے کو ہائے کہاں تک منائے دل

داغ: خدا کا ملنا بہت ہے آساں بتوں کا ملنا ہے سخت مشکل — یقیں نہیں گر کسی کو ہمدم تو کوئی لائے اُسے منا کر

یادگارِ داغ: راضی کرنا۔ ملاپ کرنا۔

روٹھے کو مناتے ہیں وہ پیار سے یہ کہہ کر — تیری تو یہ عادت ہے ناحق کا گلا کرنا

منا: خفگی دور کر دینا۔ صلح کر لینا۔ راضی ہو جانا۔ (منا، منانا، ماننا سب کی اصل من یا مان ہے)

آفتاب داغ: یہ گستاخی یہ چھیڑ اچھی نہیں ہے اے دل ناداں — ابھی پھر روٹھ جائیں گے ابھی وہ من کے بیٹھے ہیں

نباہنا: وفاداری کرنا۔ محبت میں ثابت قدم رہنا۔ تکلیف ہو یا راحت ہر حال میں گذران کرنا۔ مراسم دوستی پر صبر و تحمل سے قائم رہنا۔

گلزار داغ: جب کہی دار پہ منصور نے اپنی ہی کہی — میں نے تا روز جزا بات نباہی تیری

آفتاب داغ: نہ دلاسا نہ تسلی نہ تشفی نہ وفا — دوستی اس بتِ بدخو سے نباہیں کیونکر

نبیڑنا: کسی چیز کو ختم کرنا۔ کسی کام کو پورا کرنا۔

گلزار داغ: یاں تو نباہے جاتے ہیں عشق بتاں کے ساتھ — زاہد نبیڑ لیں گے وہاں کی وہاں کے ساتھ

نبھنا: آپس میں تعلقات اچھے رہنا۔

گلزار داغ: نبھی ہے عمر بھر کس کی یہ ہے دل کی غلط فہمی — عداوت کیا نہیں ہوتی عداوت ہو ہی جاتی ہے

آفتاب داغ: بوئے وفا بھی آئے تو ہوتا ہے دردسر — کیونکر نبھے گی اُس بت نازک دماغ سے

یادگارِ داغ: ہاتھ سے دامن ہمارا چھوڑیئے — پاؤں پوجے نبھ چکی بس آپ سے

نچوڑنا: دبا کر یا بھینچ کر عرق یا پانی ٹپکا دینا۔ مروڑ کر رس نکالنا۔ یا کپڑوں میں سے پانی سوتنا۔ مراد سب کچھ خرچ کروا کر یا لے کر نادار کر دینا۔ چوس لینا۔

فریاد داغ: تپ دوری نچوڑتی ہے مجھے — دمبدم روح چھوڑتی ہے مجھے

نکلنا: اصل میں نکسنا تھا۔ سین کو لام سے تبدیل کیا گیا۔ زمین سے بیج کا پھوٹنا۔ اپجنا۔ رسنا۔ جھرنا۔ گزرنا۔ ظاہر ہونا۔ پیدا ہونا۔ باہر آنا۔ صادر ہونا۔ ایجاد ہونا۔ ثابت ہونا۔ قرار پانا۔ برآنا با مراد ہونا۔ دور ہونا۔ دفع ہونا۔ شروع ہونا۔ بڑھ جانا۔ یعنی افضل ہونا یا سبقت لے جانا۔

گلزار داغ: نالہ ہر اک بشر کے جگر سے نکل گیا — جی ہی نکل گیا وہ جدھر سے نکل گیا

گلزار داغ: عالم میں ایک تو نظر آیا نظر فریب — عالم تمام اپنی نظر سے نکل گیا

گلزار داغ: اللہ رے اس کا حسن ترقی بلا کی ہے — ہر موئے زلف موئے کمر سے نکل گیا

گلزار داغ: تاثیر سر زمین سے بنا فتنہ وہ غبار — جو مل کے تیری راہ گزر سے نکل گیا

گلزار داغ: کچھ ہوگا مجھ کو نالۂ شب گیر سے حصول — کچھ مدعا دعائے سحر سے نکل گیا

گلزار داغ: جس دل پہ وہ نگاہ پڑی دل کے پار تھی — یہ نیمچہ ہزار سپر سے نکل گیا

گلزارداغ: وہ داغ بے وفا تو نہ ہو آج دھوم ہے کوئی غلام آپ کا گھر سے نکل گیا
سہل ہونا مری مشکل کا بہت مشکل ہے کام دشوار وہ نکلا جسے آساں سمجھا
داغ: پڑا تھا ہائے کس کم بخت کے ہاتھ کہ ہے نکلا ہوا دامن کسی کا

نکالنا: ایجاد کرنا۔ پہلے پہل کرنا۔

گلزارداغ: تم سے کیا شکوہ ہے گلہ اس سے جس نے رسمِ وفا نکالی ہے

خارج کرنا۔ دور کرنا۔

گلزارداغ: شب غم کا گذارنا کیا تھا گھر سے اپنے بلا نکالی ہے

ظاہر کرنا۔

گلزارداغ: نام نکلا جہاں میں پردہ نشیں یہ کہاں کی حیا نکالی ہے

نکلنا: زبان سے کہنا۔

ضمیمۂ یادگارِداغ: کون دنیا میں باوفا نکلا یہ تمھاری زباں سے کیا نکلا

ثابت ہونا۔

ضمیمۂ یادگارِداغ: کون دنیا میں باوفا نکلا یہ تمھاری زباں سے کیا نکلا

اتفاق سے آجانا۔

ضمیمۂ یادگارِداغ: وہ ادھر بھول کر جو آ نکلا میں نے جانا کہ مدعا نکلا

مراد پوری ہونا۔ آرزو برآنا۔

ضمیمۂ یادگارِداغ:ض ی وہ ادھر بھول کر جو آ نکلا میں نے جانا کہ مدعا نکلا

شوق پورا ہونا۔

ضمیمۂ یادگارِداغ: اس نے کی مجھ پر انتہا کی جفا جور کرنے کا حوصلہ نکلا

تمنا پوری ہونا۔ آرزو کی تکمیل ہونا۔

ضمیمۂ یادگارِداغ: جان نکلی مریض فرقت کی اب تو ارمان آپ کا نکلا

مفید ہونا۔

ضمیمۂ یادگارِداغ: ستیاناس ہو ترا اے دل تو ہمارے نہ کام کا نکلا

بُرا ثابت ہونا۔ نتیجہ مخالف ہونا۔

ضمیمۂ یادگارِداغ: پھر بھی اچھا کہوگے غیر کو تم امتحاں میں اگر بُرا نکلا

شہرت ہونا۔

آفتاب داغ: ارمان بھرے دل کا نہ یوں نام نکلتا ناکامیِ جاوید سے بھی کام نکلتا

نتیجہ پیدا ہونا۔

آفتاب داغ: معلوم نہ تھا یوں تری باتوں میں ہیں گھاتیں آغاز میں کیا عشق کا انجام نکلتا

مطلب پورا ہونا۔

آفتاب داغ: پیغام بر اس شوخ کو لایا مجھے لے چل خالی تری باتوں سے نہیں کام نکلتا

ظاہر ہونا۔ پیدا ہونا۔

آفتاب داغ: گھبرا کے نکلتا نہ ترا ناوک دل دوز پہلو میں اگر گوشۂ آرام نکلتا

قرار پانا۔

آفتاب داغ: اے داغ سناتے غزل اس شوخ کو ہم بھی گر شعر کوئی قابل انعام نکلتا

خطا ظاہر ہونا۔

مہتاب داغ: گھر سے تم کیوں نکالے دیتے ہو کیا قصور اس غلام کا نکلا

مفید ہونا۔

مہتاب داغ: دل مکدر مدام کا نکلا کب یہ آئینہ کام کا نکلا

صورت نکلنا۔

مہتاب داغ: گالیاں سنتے ہیں دعا دے کر خوب پہلو کلام کا نکلا

نکلوانا: خارج کرانا۔معلوم کرانا۔جیسے نام نکلوانا وغیرہ۔

یادگار داغ: آج کیا ہے جو نکلوائے گئے گھر سے رقیب اور دربانوں سے پھکوا دیئے بستر باہر

نکھرنا: صاف اور اجلا ہونا۔میل اور کثافت کا بالکل دور ہو جانا۔روپ اور رونق آنا۔جیسے آنولوں سے بال خوب نکھرتے ہیں۔

گلزار داغ: غسل میت کی شہیدوں کو ترے کیا حاجت بے نہائے بھی نکھرتے ہیں نکھرنے والے

نگلنا: کوئی چیز منہ اور حلق کے ذریعے سے معدے میں پہنچانا۔اور بطور تحقیر بھکوسنا،ٹھونسنا کی جگہ بولتے ہیں۔غبن کرنا۔تغلب کرنا۔جیسے چھوڑ نا اور ہاتھی نگلنا۔

گلزار داغ: اُن سے پوچھوں گا کسی پردے میں احوال زہر کے گھونٹ نگلتے ہیں نگل جاؤں گا رقیب

ہارنا: شکست کھانا۔مغلوب ہو جانا۔ناکام ہو جانا۔عاجز و درماندہ ہونا۔(جیتنا کا نقیض)(مادہ اس کا ''ہا'')

مہتاب داغ: صدمے سہنے کے لئے بھی ہے توانائی شرط اب طبیعت غم فرقت سے بہت ہار گئی

داغ: عشق آخر کو مسلط ہوگیا دل مرا ہارے نہ ہارے ذوق وشوق

ہارنا: مقابلے میں کوئی چیز دے بیٹھنا۔شرط ہارنا۔جان ہارنا۔رقم ہارنا۔قول ہارنا۔ہمت ہارنا۔

یادگار داغ: یقیں ہے وہ آخر کو کچھ لے رہیں گے ترے ہاتھ پر دل جو ہارے ہوئے ہیں

ہچکچانا: جھجکنا۔شک وشبہ کرنا۔متردد ہونا۔کسی کام کو کرتے ہوئے خوف کرنا۔ڈرنا۔

گلزار داغ: اے داغ ہچکچاتے ہو ذلت سے عشق کی دنیا میں ہو تمھیں تو بڑے آبرو پسند

فریاد داغ: تامل کرنا۔پس و پیش کرنا۔

چاہتے ہیں تو اڑ کے کے آئیں گے ورنہ ہر طرح ہچکچائیں گے

ہرنا: بازی کا ناکام رہنا۔داؤں کا بے اثر رہنا۔مقابلے میں کسی چیز کا ہاتھ سے چھن جانا۔

گلزار داغ: محبت میں اے دل نہ ڈر سر پہ کھیل وہ بازی نہیں یہ کہ ہر جائے گی

ہنسوانا: مخالفین کو خوش ہونے کا موقع دینا۔

یادگار داغ: کہیں گے سب تمھیں نادان اور کیا ہوگا یہی نا؟ اپنے پہ ہنسواؤ گے رُلا کے مجھے

ہونا: فارسی میں شدن۔بودن۔ہستن۔عربی میں ''کَوْن''۔وجود میں آنا۔نیست سے ہست ہونا۔پیدا ہونا۔ظاہر

ہونا۔ واقع ہونا۔ کیا جانا۔ موجود رہنا۔ حاضر ہونا۔ مکمل ہونا۔ کسی چیز کی حقیقت و ماہیت یا شکل وصورت کا تبدیل ہو جانا۔ جیسے پانی بھاپ ہو گیا۔ برف پانی ہو گئی۔ پیش آنا۔ عارض ہونا۔ لاحق یا طاری ہونا۔ حاصل ہونا۔ بننا۔

گلزارداغ: جو ہو سکتا ہے اس سے وہ کسی سے ہو نہیں سکتا — مگر دیکھو تو پھر کچھ آدمی سے ہو نہیں سکتا
مرا دشمن بظاہر چار دن کو دوست ہے تیرا — کسی کا ہو رہے یہ ہر کسی سے ہو نہیں سکتا
نہ رونا ہے طریقے کا نہ ہنسنا ہے سلیقے کا — پریشانی میں کوئی کام جی سے ہو نہیں سکتا
غضب میں جان ہے کیا کیجے بدلہ رنج فرقت کا — بدی سے کر نہیں سکتے خوشی سے ہو نہیں سکتا
خدا جب دوست ہے اے داغ کیا دشمن سے اندیشہ — ہمارا کچھ کسی کی دشمنی سے ہو نہیں سکتا

مفرد فعل حرف نفی کے ساتھ:

نہ نکلنا: مال برآمد نہ ہونا۔ مال نہ ملنا۔

ضمیمۂ یادگارِداغ: وہ اس لیے آئے تھے کہ ہم داغ کو لوٹیں — ہر چند ٹٹولا کئے کچھ مال نہ نکلا

چکر دور نہ ہونا۔ بڑی دور نہ ہونا۔

ضمیمۂ یادگارِداغ: اک آن میں خم زلف کا شانے سے نکالا — قسمت کا مری پیچ کئی سال نہ نکلا

ظاہر نہ ہونا۔

ضمیمۂ یادگارِداغ: آئے تھے عیادت کے لئے غیر کو لے کر — پچھتائے وہ میرا جو بُرا حال نہ نکلا

شیشہ میں جو دراڑ پڑ جاتی ہے وہ نہیں جاتی۔

ضمیمۂ یادگارِداغ: دل چوٹ جو کھاتا ہے تو رہتا نہیں ثابت — اس شیشہ میں جس وقت پڑا بال نہ نکلا

افعال مرکبہ: لفظوں کے جوڑوں میں سے ایسے مرکب افعال کو الگ کیا جا سکتا ہے۔

(آلیا: مراد گھیر لیا) (بتایا ہوتا: مراد بتانا تھا) (پکانا ریندھنا: مراد کھانا پکانا) (تاک جھانک: مراد تاک میں رہنا۔ نظر بازی) (جان پہچان: مراد واقفیت) (جوڑ توڑ: مراد داؤں۔ پیچ۔ تدبیر۔ سازش) (چھین جھپٹ: مراد چھین کر لینا) (چیخ پکار: مراد چیخنا۔ چلاّنا) (چیخم دھاڑ: مراد شور۔ غُل) (دیکھا دیکھی: مراد دیکھ کر) (رہتا سہتا: مراد باقی) (کیا ہوا: مراد کہاں گیا) (مرتے جیتے: مراد جیسے بھی ہو سکا) (بننا سنورنا: مراد سنورنا۔ سجنا)

بھولے بھٹکے: اتفاق سے۔ بے ارادہ۔

گلزارداغ: چلتے پھرتے بھولے بھٹکے بارہا پہنچے ہیں ہم — ہائے ظالم غیر کے گھر میں ترا دل دیکھ کر

روکنا ٹوکنا: پوچھنا۔ منع کرنا۔

یادگارِداغ: وہ کیوں ان کو روکے وہ کیوں ان کو ٹوکے — رقیبوں سے دربان کی بلول ملی ہے

کٹ کھنی: کاٹ کھانے والا۔ ڈراؤنی۔

یادگارِداغ: نقشہ بگڑا رہتے رہتے غصہ ناک — کٹ کھنی قاتل کی صورت ہو گئی

لگی لگائی: سوز محبت۔

مہتاب داغ: دل اُڑاتا ہے دل لگی کے مزے — پوچھنا کیا لگی لگائی کا

لگی ہوئی بجھنا: محبت زائل ہونا۔

ضمیمۂ یادگارِداغ: دل کی لگی ہوئی بھی کوئی دل لگی ہوئی — بجھتی نہیں بجھائے سے ایسی لگی ہوئی

ہنستے بولتے: خوش وخرم۔ہوش حواس میں۔

یادگارِداغ: دن گذارے عمر کے انسان ہنستے بولتے جان بھی نکلے تو میری جان ہنستے بولتے

مفرد فعل حالیہ کی شکل میں:

روٹھا: خفا۔ناراض۔کشیدہ خاطر۔دل گرفتہ۔

گلزارداغ: دل مہجور کو آزردہ جو پاتا ہوں میں اپنے روٹھے کو شب و روز مناتا ہوں میں

امدادی افعال: (ڈھنڈیا پڑی: مراد تلاش کرنے لگے)

اُتری ہوئی: چھوئی ہوئی۔استعمال کی ہوئی۔

گلزارداغ: تیری اتری ہوئی مہندی، جو اسے ہاتھ لگے یدِ بیضا کا نشاں پنجۂ مریم میں رہے

بھر چلے: جگر ختم ہونے پہ آجانا۔

مہتاب داغ: دل جگر سب آبلوں سے بھر چلے مر چلے اے سوزِ فرقت مر چلے

پڑنا: تھکا ہوا ہو کر۔درماندگی کے ساتھ۔

گلزارداغ: (قصیدہ) آکر ترے زمانے میں اس کے کھلے نصیب مدت سے کھنچتا تھا پڑا انتظار عیش

ٹٹولا کیئے: تلاش کرتے رہے۔

ضمیمۂ یادگارِداغ: وہ جس لیے آئے تھے کہ ہم داغ کو ٹو میں ہر چند ٹٹولا کیئے کچھ مال نہ نکلا

چبھتی ہوئی: اصلی بات جو ناگوار ہو۔

یادگارِداغ: اور ناصح کو کڑی میں نے کہی ایک جب چبھتی ہوئی وہ سہ گیا

چلتا ہوا فتنہ: کارگرفتہ۔جلد اثر کرنے والا۔

گلزارداغ: آسماں پاؤں پڑا ہے کہ قیامت ظالم یوں تو چلتا ہوا ہر فتنۂ رفتار نہ تھا

چلتی ہوئی: تیز۔کارگر۔

گلزارداغ: تجھ کو مشکل دلِ بیتاب بتا کونسی ہے ایسی چلتی ہوئی وہ تیغ ادا کونسی ہے

چلتے ہوئے فقرے: خوب پھب جانے والے۔چسپاں ہو جانے والے فقرے۔

فریاددداغ: شعبدے لاکھ لاکھ آفتکے فقرے چلتے ہوئے قیامت کے

گلے پڑی: بلاوجہ سر پڑی ہوئی۔

گلزارداغ: تمھارے تیغ و تبر خاک کام کرتے ہیں گلے پڑی ہی کے سودے مدام ہوتے ہیں

لگانے والے: برائیاں کرنے والے۔

فریاددداغ: ہو بُرا ان لگانے والوں کا جھوٹی سچی سکھانے والوں کا

ہو چکا!: ہو گیا۔آگیا۔مر گیا۔ختم ہو گیا۔

مہتاب داغ: گر یہی قسمیں ہیں تو مجھ کو یقین آپ کے سر کی قسم بس ہو چکا

ہو چکی: نہیں ہو سکتی۔

آفتاب داغ: دیکھ کر آئینہ آپی آپ وہ کہنے لگے شکل یہ پریوں کی یہ حوروں کی صورت ہو چکی

افعالِ ناقص:

(سلام ہے: مراد باز آئے، معاف رکھیے) (غنیمت ہے: مراد کافی ہے، بہتر ہے)

افعال کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ فعل کے ساتھ "نا" نہ آئے۔ جیسے

(اُڑتی بات: مراد افواہ، غیر معتبر بات) (ادھیڑ بُن: مراد ادھیڑنا، بننا، غور وفکر، الجھن و تدبیر، پریشان حالی) (آنکھوں دیکھی: مراد آنکھوں سے دیکھی ہوئی) (جب مانوں: مراد تب مانوں) (جوتی جانے: مراد پروا نہ ہونا) (دن گئے: مراد وقت گزر گیا) (کٹا چھنی: مراد جھگڑا، لڑائی)

اب آئے!: ابھی آتے ہیں۔ ذرا سی دیر میں آنے والے ہیں۔

یادگارِ داغ: وہ آئے اور اب آئے یہ آئے بشارت دی مجھے بادِ صبا نے

اُچکی ہوئی تقدیر: خوش قسمت۔ بلند تقدیر۔

گلزارِ داغ: گر رسائی چاہتی ہے اور تو اپنا عروج اے دعا مل جا کسی اچکی ہوئی تقدیر سے

اُچٹتی ہوئی باتیں: سرسری باتیں۔

مہتابِ داغ: ان اچٹی ہوئی باتوں کے نہیں ہم قائل کرے انکار باندازہ پیان کوئی

اُڑی پھر: دور رہنا۔

گلزارِ داغ: آئی اترائی ہوئی کس کی گلی سے یارب کہ نسیمِ سحری ہم سے اُڑی پھرتی ہے

اچھی کہی: طنز وتعریض کا کلمہ ہے مراد یہ ہے کہ یہ بات اچھی نہیں کہی اس کو ہم نہیں مانتے۔

ضمیمۂ یادگارِ داغ: اچھی کہی کہ مجھ کو بُرا کہہ کے چھوٹ جاؤ کب مانتا ہوں میں بھی برابر کہے بغیر

آئی کا: موت کا۔

گلزارِ داغ: جان لے جائے گا آنا شبِ تنہائی کا کون اب روکنے والا ہے مری آئی کا

آئی ہے (جس کی۔ کسی کی): موت کا وقت آجانا۔

آفتابِ داغ: اس کے در تک کسے رسائی ہے وہ ہی جائے گا جس کی آئی ہے

بڑے آئے: طنزیہ کہنا کہ تمہاری کیا حقیقت ہے۔ تم کون ہو۔

یادگارِ داغ: کہا عرضِ مطلب یہ اس نے بگڑ کر بڑے آئے یہ مدعا کہنے والے

بڑی رات گئے: بہت زیادہ رات گزار کر۔

آفتابِ داغ: نیند آئی ہے بڑی رات گئے آئے ہو سرخ آنکھوں میں بھلا نشۂ صہبا کیسا

بس ہو چکا: یعنی نہیں ہوگا۔

مہتابِ داغ: گر یہی قسمیں ہیں تو مجھ کو یقین آپ کے سر کی قسم بس ہو چکا

مراد ہے انتہا ہوگئی اب جانے دو۔ ایسا نہ کرو۔

مہتابِ داغ: غیر پر لطف و کرم بس ہو چکا ہو چکا ہم پر ستم بس ہو چکا

بیٹھی ہوئی آواز: گلا پڑا ہوا۔

یادگارِ داغ: چیخ کر آیا وہاں سے نامہ بر بات کی بیٹھی ہوئی آواز سے

پھوٹی ہوئی قسمت: نہایت بری تقدیر۔

یادگارِ داغ: عاشقوں میں کوئی بد بخت نہ دیکھا ایسا جیسی فرہاد کی پھوٹی ہوئی قسمت دیکھی

حسرت ہے: افسوس ہے۔ رشک ہے۔

گلزارداغ: ہو کے ظاہر تو کیا عشق نے اک حشر بپا حسرت اس دل پہ کہ جس دل میں یہ پنہاں ہوگا

نہ بنی۔ نہ بننا: نہ ہوسکی۔ ممکن نہ ہوا۔

گلزارداغ: شوق نے ہم کلام کر ہی دیا اس سے بے گفتگو کئے ہی بنی

ہاتھ لا!: ہاتھ ملانا۔ دادطلبی کے موقع پر کہتے ہیں۔

مہتاب داغ: تو بھی اے ناصح کسی پر جان دے ہاتھ لا استاد کیوں کیسی کہی

محاورے کے بھی بعض اوقات ایک سے زائد مرادی معنی ہوسکتے ہیں، اس کا بھی کوئی نام ہونا چاہیے۔

چھوڑ دینا: آزاد کر دینا۔ رہا کرنا۔

مہتاب داغ: یہ تلوّن مرے صیاد کا دیکھے کوئی کہ ادھر دل کو پھنسایا تو ادھر چھوڑ دیا

ترک کر دینا۔

مہتاب داغ: غیر کے حال سے مطلب جو ہمارا نکلا اس نے وہ ذکر جو تھا آٹھ پہر چھوڑ دیا

درگزر کرنا۔ صاف کر دینا۔

مہتاب داغ: کام سب خانہ خرابی کے ہوئے ہیں تجھ سے رحم کھا کر تجھے اے دیدۂ تر چھوڑ دیا

حوالے ہونا: نسبت دینا۔

یادگارِداغ: وفاداروں میں غیروں کے حوالے پر حوالے ہیں ہمارے جانے بوجھے ہیں ہمارے دیکھے بھالے ہیں

سپرد کرنا۔ سونپ دینا۔

یادگارِداغ: چلا ہے نامہ بر کے ساتھ دل بھی جانب دلبر یہ بے چارے مسافر یا خدا تیرے حوالے ہیں

خبر لینا: پوچھنا۔ مدد کرنا۔

گلزارداغ: خدا کے واسطے لو داغ کی خبر جلدی ہم اس کا حال نہایت تباہ دیکھتے ہیں

اپنے گریبان میں منہ ڈالنا۔ اپنی حالت دیکھنا۔

آفتاب داغ: اس کے ہاتھوں سے یہ ہی ذلت وخواری ہوگی غیر اپنی تو خبر لیں مجھے کیا کہتے ہیں

تنبیہہ کرنا۔ برا بھلا کہنا۔

ضمیمۂ یادگارِداغ: جناب واعظ اکثر دوں کی لیتے ہیں منبر پر مگر اب کوئی رند آ کر خبر حضرت کی لیتا ہے

دم لینا: جان لینا۔

گلزارداغ: دم مرا لے کے ستم گار کرے گا تو کیا یہ رہے گا نہ ترے خنجر براں میں کبھی

سانس لینا۔ آرام لینا۔ ستانا۔

آفتاب داغ: کھڑے ہوں زیر طوبیٰ وہ نہ دم لینے کو دم بھر بھی جو حسرت مند میرے سایۂ دامن کے بیٹھے ہیں

دم نکلنا: مرنا۔ جان نکلنا۔

گلزارداغ: میں نہ تڑپا جو دم ذبح تو وہ کہتے ہیں دم تو نکلا مرے کشتہ کا پہ آساں نکلا

بے حد خوف ہونا۔ اس قدر ڈرنا کی جاں پہ نوبت آجانا۔

فریادداغ: عشق سے کس کا زور چلتا ہے اس سے رستم کا دم نکلتا ہے

دم ہونا: جان ہونا۔

گلزارداغ: پہنچا ہوں لب گور تو میں اے غمِ الفت — اب چھوڑ کہ مجھ میں نہیں دم اور زیادہ

کچھ پڑھ کر پھونکنا۔

گلزارداغ: جو کہتا ہوں کہ مرتا ہوں تو فرماتے ہیں مر جاؤ — جو غش آتا ہے تو مجھ پر ہزاروں دم بھی ہوتے ہیں

حوصلہ۔گنجائش یا طاقت ہونا۔

مہتاب داغ: ہاں پیو بادہ کشو دیکھیں تو کتنا دم ہے — خود ہے ساقی کی طرف سے یہ ہی تاکید اکید

دم دینا: دھوکہ دینا۔فریب دینا۔

مہتاب داغ: صاف کب امتحان لیتے ہیں — وہ تو دم دے کے جان لیتے ہیں

جان دینا۔

مہتاب داغ: مجھ سے وہ کہتے ہیں پروانے کو دیکھا تو نے — دیکھ یوں جلتے ہیں اس طرح سے دم دیتے ہیں

دن پھرنا: اچھا وقت آنا۔

گلزارداغ: پھریں گے داغ نہ دہلی کے دن یقیں مانو — نہیں ہے چرخ میں دولاب چاہ کی گردش

قسمت جاگ اٹھنا۔

آفتاب داغ: ہمیشہ تم کو مبارک ہو داغ روزِ نشاط — پھریں ہمارے بھی جیسے پھرے تمھارے دن

رکھا ہونا: کچھ موجود ہونا۔طاقت ہونا۔

مہتاب داغ: کچھ ترا شوق کچھ تری حسرت — اور رکھا ہی کیا ہے اب ہم میں

قائم ہونا۔باقی رہنا۔

گلزارداغ: کھائی ہے وعدۂ فردا پہ قسم کیا جھٹ پٹ — آج اس حرف تسلی نے لٹا رکھا ہے

(کیا رکھا ہے): کچھ نہ ہونا۔باقی نہ ہونا۔

گلزارداغ: شانہ ہے گل ہے کہ دل ہے مجھے معلوم نہیں — دیکھ لو زلف گرہ گیر میں کیا رکھا ہے

رہنے دینا: قائم رکھنا۔

یادگارِداغ: غضب کی بات ہے یہ مشورہ دیتے ہیں وہ مجھ کو — رقیبوں سے بھی تم صاحب سلامت اپنی رہنے دو

طنزیہ یہ فقرہ ہے یعنی اپنے ہی پاس رکھو مجھے نہیں چاہیے۔

یادگارِداغ: بظاہر مہربانی ہے تو دل میں بدگمانی ہے — سلام ایسی عنایت کو عنایت اپنی رہنے دو

رہ جانا: ارادہ ملتوی کرنا۔خواہش ترک کرنا۔

گلزارداغ: ناصح کا جی چلا تھا ہماری طرح مگر — الفت کی دیکھ دیکھ کے افتاد رہ گیا

کمی ہونا۔ناغہ ہونا۔کسر ہونا۔

مہتاب داغ: محفل میں غیر سے بھی تو کرتا تھا التفات — یہ ہم سے چوک ہوگئی یہ ہم سے رہ گیا

زانو بدلنا: اٹھنے کا ارادہ کرنا۔نشست بدل کر۔

گلزارداغ: نہ اٹھنے دیا دل نے اس انجمن سے — کیا قصد سو بار زانو بدل کر

پہلو بدلنا۔نشست کی صورت بدلنا۔

گلزارداغ: وہ خلوت دوست ہوں گھبرا کے میں تعظیم دیتا ہوں — اگر دشمن بھی اس کی بزم میں زانو بدلتا ہے

سوا ہونا: زیادہ ہونا۔

ضمیمۂ یادگارِداغ: معذرت چاہیے کیا جرمِ وفا کی اس سے کہ گنہ عذر بھی ہے اور گناہوں کے سوا

علاوہ ہونا۔

ضمیمۂ یادگارِداغ: نہ سنے داورِ محشر تو کروں کیا اے داغ سب سے اظہار ہوئے میرے گواہوں کے سوا

شرط ہونا: بازی لگانا۔ ہار جیت پر کچھ مقرر کرنا۔

یادگارِداغ: ادھر اڑتی ہے مے، گھلتی ہے افیوں، بھنگ گھٹتی ہے ادھر پینے کی شرطیں ہو رہی ہیں نشہ بازوں میں

لازم ہونا۔

مہتاب داغ: جوش رحمت کے واسطے زاہد ہے ذرا سی گنہگاری شرط

صاف ہونا (دیوان یا کتاب): دوبارہ نستعلیق اور صحیح لکھا جانا۔

گلزارداغ: مشغلہ ہے یہ جناب داغ کا ہو رہا ہے آج کل دیوان صاف

دل میں کوئی کدورت نہ ہونا۔

گلزارداغ: کیوں نہیں تم مجھ سے میری جان صاف چاہیے انسان سے انسان صاف

غم کھانا: صدمہ اٹھانا۔ رنج سہنا۔

گلزارداغ: کیجئے فکر سخن خاک وہ دل ہی نہ رہا داغ فرصت ہی نہیں روز کے غم کھانے سے

ہمدردی کرنا۔

ضمیمۂ یادگارِداغ: مجھے کھائے جاتے ہیں اب طعنے دے کر مرے حال پر تھے جو غم کھانے والے

قیامت اٹھانا: شوروشغب کرنا۔ ہنگامہ برپا کرنا۔

گلزارداغ: کوچے میں اس کے ہم تو قیامت اٹھائیں گے انصاف اپنا یا نہ ہوا آج یا ہوا

بے حد ستم کرنا۔ ہل چل مچا دینا۔

یادگارِداغ: کس قیامت کی ہے اٹھان تری یہ قیامت اٹھائے گی اک دن

کام ہوجانا: ضرورت پیش آجانا۔ مصروفیت ہوجانا۔

مہتاب داغ: اب صبر کس طرح سے دل بدگماں کو ہو کیوں یہ کہا کہ شب کو ہمیں کام ہو گیا

ختم ہوجانا۔

ضمیمۂ یادگارِداغ: دل جو ناکام ہوا جاتا ہے شوق کا کام ہوا جاتا ہے

کٹ جانا: لفظی معنی دور ہوجانا۔ تراش دیا جانا۔ یہاں مراد ہے شرما جانا۔ خفیف ہونا۔

یادگارِداغ: اس کا قامت دیکھ کر سب کٹ گئے بڑھ چلے تھے سرو بھی شمشاد بھی

گزر جانا۔

ضمیمۂ یادگارِداغ: کٹ گیا ماہ صیام اچھی طرح کیجئے شراب مدام اچھی طرح

گرم ہونا: ناراض ہونا۔ غصّہ ہونا۔

گلزارداغ: معشوق کس طرح نہ کرم کی عوض ہوں گرم ہے ان کی سرنوشت میں لفظ کرم غلط

عروج ہونا۔ خوب مشتعل ہونا۔ زور پر ہونا۔

گلزارداغ: بے طرح ہے نگاہ سے دل کی کٹی چھنی بے ڈھب ہے گرم معرکۂ کارزار آج

لیتے جانا: ساتھ لے جانا۔ لینے کے بعد جانا۔

ضمیمۂ یادگارِ داغ: نکل کے جلد نہ جا اس قدر توقف کر دعائے خیر دل بے قرار لیتا جا
لے کر جانا۔
ضمیمۂ یادگارِ داغ: وہ مجھ سے کہتے ہیں جب بن سنور کے بیٹھے ہیں بلائیں ہاتھ سے تو بار بار لیتا جا
حاصل کرتا رہنا۔لیتا رہنا۔ لینا جاری رکھنا۔
ضمیمۂ یادگارِ داغ: مزہ جبھی ہے کہ بھر بھر کے داغ جام شراب وہ دیتے جائیں تو اے بادہ خوار لیتا جا
مات ہونا: کمتر ہونا۔ نیچا ہونا۔ ذلیل ہونا۔
مہتاب داغ: چمپئی رنگ پھر اس رنگ میں بجلی کی چمک مات کندن ہے ترے رنگ سے سونا کیا ہے
مزاج ملنا: طبیعت کا رنگ معلوم ہونا۔ مزاج پہچاننا۔
مہتاب داغ: ہوسکیں ہم مزاج داں کیوں کر ہم کو ملتا ترا مزاج نہیں
موافقت ہو جانا۔
مہتاب داغ: نا اتفاق نہیں پیام و سلام تک جب مل گئی نظر سے نظر مل گیا مزاج
منہ کو لگنا: خوشگور معلوم ہونا۔ مزا محسوس نہ ہونا۔
یادگارِ داغ: اس قدر روزے کی گرمی ہے مجھے منہ کو لگتا نہیں ٹھنڈا پانی
چاٹ لگنا۔ چسکا پڑنا۔
گلزار داغ: لیتا ہوں بوسہ ہائے خطِ سبز کے مزے ہے زہر ان دنوں مرے منہ کو لگا ہوا
نام ہو جانا: مشہور ہو جانا۔ نام پڑ جانا۔
گلزار داغ: جائیں جو لے کے داغ جنوں وحشیانِ عشق ہوجائے نام گلشنِ فردوس داغ داغ
تہمت لگنا۔
مہتاب داغ: میں ہر طرح سے موردِ الزام ہوگیا تقصیر کی کسی نے میرا نام ہو گیا
شہرت ہو جانا۔
ضمیمۂ یادگارِ داغ: باعثِ شہرت ہمارا عشق ہے نام دنیا میں تمھارا ہو گیا
نکل جانا: چلا جانا۔
گلزار داغ: احباب ڈھونڈتے ہیں پریشان ہیں رفیق کیا جانے آج داغ کدھر کو نکل گئے
سبقت لے جانا۔
گلزار داغ: جس دل پہ وہ نگاہ پڑی دل کے پار تھی یہ نیمچہ ہزار سپر سے نکل گیا
ہاتھ پڑنا: آ لگنا۔ چھو جانا۔
مہتاب داغ: ایسے نشہ کے کیوں نہ ہوں قربان ہات ان کا مری کمر میں پڑا
پالے پڑنا۔ اختیار میں ہونا۔
مہتاب داغ: حوروں کے ہاتھ پڑ گئے جنت میں ہم غریب کیا آدمی کا بس ہے جو اپنا مکاں نہ ہو

کتابیات

کتب ودواوین:

۱۔ آفتاب داغ، داغ دہلوی، مطبع انوار محمدی لکھنؤ،۱۳۰۲ھ

۲۔ حیات داغ، سیماب صدیقی، اسلامیہ سٹیم پریس، لاہور، س۔ن

۳۔ داغ کے اہم تلامذہ، اسعد بدایونی، لیتھو کلر پرنٹرس، علی گڑھ، ۱۹۸۶ء

۴۔ زبان داغ، مرتبہ سید رفیق مارہروی، نسیم بک ڈپو لکھنؤ، ۱۹۵۶ء

۵۔ فریاد داغ، داغ دہلوی، مطبع مطلع العلوم واخبار نیّر اعظم، مراد آباد، ۱۸۸۵ء

۶۔ فریاد داغ، نواب مرزا خان داغ، مطبع مطلع العلوم مراد آباد، ۱۹۱۳ء

۷۔ فریاد داغ، نواب مرزا خان داغ، مطبع منشی امجد علی خان مراد آباد، ۱۸۹۹ء

۸۔ گلزار داغ، داغ دہلوی، نیّر پریس پاٹا نالہ لکھنؤ س۔ن

۹۔ مطالعہ داغ، ڈاکٹر سید محمد علی زیدی، کتاب نگر دین دیال روڈ لکھنؤ، ۱۹۷۴ء

۱۰۔ مہتاب داغ، داغ دہلوی مرتبہ: سید سبط حسن، مجلس ترقی ادب، لاہور، ۲۰۰۸ء

۱۱۔ مہتاب داغ، داغ دہلوی، مطبوعہ عزیز دکن، ۱۳۱۰ھ

۱۲۔ یادگار داغ، داغ دہلوی، مرتبہ احسن مارہروی، اسلامیہ سٹیم پریس، لاہور

۱۳۔ یادگار داغ، نواب مرزا داغ دہلوی، مرتبہ: کلب علی خاں فائق، مجلس ترقی ادب، لاہور، ۱۹۸۴ء

جامعاتی تحقیقی مقالات:

۱۴۔ اجمل حمید، فرہنگ کلام فیض، اجمیر

۱۵۔ ام ہانی اشرف، شمالی ہند کے اردو قصائد کی فرہنگ، علی گڑھ

۱۶۔ جاوید یونس، فرہنگ آب حیات، پنجاب

۱۷۔ حسین حارث، نوطرز مرصع میں عربی اور فارسی کی فرہنگ، جواہر

۱۸۔ خورشید انور، دکنی اردو قصائد کی توضیحی فرہنگ، علی گڑھ

۱۹۔ ذکاءالدین، اٹھارھویں صدی کی اردو شاعری کی فرہنگ، علی گڑھ

۲۰۔ سمیرا مختار، فرہنگ کلام ذوق (اردو)، پنجاب

۲۱۔ صادق علی، فرہنگ کلیات اقبال، راجستھان

۲۲۔ صباحت قمر، فرہنگ کلیات سودا (اول، دوم)، پنجاب

۲۳۔ صفیر صدف، فرہنگ کلیات راشد، پنجاب

۲۴۔ ضیاءالدین، شمالی ہند کی اٹھارھویں اور انیسویں صدی کی مثنویوں کی فرہنگ، علی گڑھ

۲۵۔ عبدالرشید صدیقی، فسانہ آزاد کی تہذیبی فرہنگ، علی گڑھ

۲۶۔ مجاہدالاسلام، فرہنگ قصیدہ سودا، جواہر

۲۷۔ عمر فاروق اعظم، اردو تنقید کی فرہنگ (۱۸۵۷ء تا ۱۹۴۷ء)، دھلی

۲۸۔ فرید احمد برکاتی، فرہنگ کلیات میر مع مقدمہ، راجستھان

۲۹۔ قدیر انجم، فرہنگ کلیات میراجی، جی سی یو لاہور

۳۰۔ کرن الطاف،فرہنگ کلیات سودا (سوم، چہارم)، پنجاب

۳۱۔ مجاہدالاسلام،فرہنگ کلیات سودا، جواہر

۳۲۔ محمد نعیم خان،فرہنگ کلیات میر حسن، راجستھان

۳۳۔ محمد نعیم فلاحی، فرہنگ کلیات سودا، راجستھان

۳۴۔ مسعود احمد،فرہنگ کلیات مومن، پنجاب

۳۵۔ مسعود حسن،فرہنگ لفظیات مصحفی، مگدھ

۳۶۔ مظہر اقبال،فرہنگ خطوط غالب، پنجاب

۳۷۔ نثار انجم،فرہنگ قلی قطب شاہ، سندھ

۳۸۔ نذر ارشاد، رانی کیتکی کی کہانی کی فرہنگ، جواہر

۳۹۔ نسیم بیگ،فرہنگ نظیر اکبرآبادی، کراچی

۴۰۔ نکہت سلطانہ،طلسم ہوشربا کی فرہنگ، علی گڑھ

لغات وفرہنگیں:

۴۱۔ احمد،کلیم الدین،۱۹۷۸ء،''فرہنگ ادبی اصطلاحات''، دہلی: ترقی اردو بیورو

۴۲۔ اردو دائرہ معارف اسلامی،۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء، لاہور: پنجاب یونیورسٹی پریس

۴۳۔ اردو لغت، ۱۹۷۷ء،''اردو لغت (تاریخی اصول پر)''، کراچی: ترقی اردو بورڈ

۴۴۔ اشفاق احمد، اکرم چغتائی، فضل قادر فضلی (مرتبین)،۱۹۷۴ء،''ہفت زبانی لغت''، لاہور: مرکزی اردو بورڈ

۴۵۔ اصغر، راجیسورراوء، راجا،س ن''ہندی اردو لغت''، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان

۴۶۔ امروہوی، نسیم،۱۹۸۴،''فرہنگ اقبال''، لاہور: اظہار سنز

۴۷۔ انجم، خلیق،۱۹۶۰ء''اردو ہندی لغت''، دھلی: انجمن ترقی اردو

۴۸۔ بدخشانی، مقبول بیگ،۲۰۰۴ء''فیروز اللغات (فارسی۔اردو)''، کراچی: فیروزسنز

۴۹۔ برکاتی، فرید احمد، ڈاکٹر،۱۹۸۸ء،''فرہنگ کلیات میر''، گورکھ پور: آفسٹ پریس

۵۰۔ پلیٹس، جان،۱۹۷۴ء''A Dictionary of Urdu Classical Hindi and English''لندن: آکسفورڈ یونی ورسٹی پریس

۵۱۔ تفہیمی، ساجد اللہ،۱۹۹۶ء،''فرہنگ اصطلاحات علوم ادبی''، اسلام آباد: مرکز تحقیقات فارسی ایران

۵۲۔ جالبی، جمیل، ڈاکٹر،س ن''قومی انگریزی اردو لغت''اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان

۵۳۔ جین، گیان چند، ڈاکٹر،۱۹۷۳ء''لسانی مطالعہ''، نئی دہلی: ترقی اردو بیورو

۵۴۔ حقی، شان الحق،۲۰۰۳ء،''فرہنگ تلفظ''، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان

۵۵۔ خان، رشید حسن،۲۰۰۳ء،''کلاسیکی ادب کی فرہنگ''، نئی دھلی: انجمن ترقی اردو ہند

۵۶۔ رچرڈسن، جان،۱۹۸۴ء''Persion,English and Arabic dictionary''، لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز

۵۷۔ سرن کیف، سرسوتی،۲۰۰۴ء،''فرہنگ ادب اردو''، دہلی: ساہتیہ اکادمی

۵۸۔ سمیع الدین، عابدہ،۲۰۰۷ء،''Encyclopedia Dictionary of Urdu Literature''، دہلی: گلوبل وژن پبلشنگ

۵۹۔ سیداحمد دہلوی،۱۹۷۴ء ’’فرہنگ آصفیہ‘‘ دہلی: ترقی اردو بورڈ
۶۰۔ شاہینہ،تبسم،۱۹۹۳ء، ’’فرہنگ کلام میر‘‘ ،نئی دھلی: معیار پبلی کیشنز
۶۱۔ عبدالحق، ۱۹۷۷ء، ’’لغت کبیراردو‘‘ ،کراچی: انجمن ترقی اردو پاکستان
۶۲۔ عبیداللہ خان،س ن ’’پریم چند۔ان کا عہداورفن‘‘ ،لاہور: پنجاب یونی ورسٹی
۶۳۔ عتیق اللہ،۱۹۹۵ء ’’ادبی اصطلاحات کی وضاحتی فرہنگ جلداول‘‘ ،دہلی: اردو مجلس
۶۴۔ فیروزالدین،مولوی، ۱۹۶۷ء ’’فیروزاللغات‘‘ ،لاہور: فیروزسنز
۶۵۔ قریشی،اکبرحسین،ڈاکٹر،۱۹۹۵ء ’’فرہنگ طلسم ہوشربا‘‘ ،اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان
۶۶۔ قریشی،اکبرحسین،ڈاکٹر،۱۹۹۵ء ’’فرہنگ فسانہ آزاد‘‘ ،اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان
۶۷۔ منہاج الدین،شیخ، پروفیسر،۱۹۶۵ء، ’’قاموس الاصطلاحات‘‘ ،لاہور: مغربی پاکستان اردو اکیڈمی
۶۸۔ نارنگ، پروفیسر گوپی چند (مرتب)،۱۹۸۱ء، ’’اردو افسانہ روایت اور مسائل‘‘ ،دہلی: ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس
۶۹۔ نارنگ، پروفیسر گوپی چند (مرتب)،۱۹۸۵ء، ’’لغت نویسی کے مسائل‘‘ ،دہلی: لبرٹی آرٹ پریس
۷۰۔ نقوی حسین، نائب،۱۹۷۵ء، ’’فرہنگ انیس‘‘ ،دہلی: پ۔ن
۷۱۔ نیر،مولوی نورالحسن،۱۹۸۵ء ’’نوراللغات۔جلداول تا چہارم‘‘ اسلام آباد: نیشنل بک فاؤنڈیشن